ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوّت

ملتان

شعبان ۱۴۲۵ھ | 10 | اکتوبر 2004ء

پرویز بادشاہ کے یوٹرن کا ٹرن آؤٹ

بیاد

سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ

قرآن فہمی کیلئے بھی مغرب کی شاگردی؟

اخبار الاحرار

مرزا قادیانی

کی حیرت انگیز تحریریں

وزیراعظم جناب شوکت عزیز کی خدمت میں

پیوٹن بش بھائی بھائی

نورِ ہدایت

القرآن

''(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) نازل ہوا۔ جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔''

(البقرہ:۱۸۵)

الحدیث

''حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور (نفلی روزوں کے بارے میں) یہ تھا کہ آپ (کبھی کبھی) مسلسل بلا ناغہ روزے رکھنے شروع کرتے، یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب ناغہ ہی نہیں کریں گے اور (کبھی اس کے برعکس ایسا ہوتا کہ) آپ روزے نہ رکھتے اور مسلسل بغیر روزے کے دن گزارتے، یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ بلا روزے کے ہی رہا کریں گے ......اور فرماتی ہیں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ ...... میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں، اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوں (اسی حدیث کی بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ آپ شعبان کے (قریباً) پورے مہینے ہی کے روزے رکھتے تھے۔'' (صحیح مسلم)

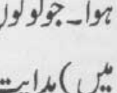

الآثار

''ہر چیز کا غلط طریقۂ استعمال اس کی عظمت کو کھو دیتا ہے۔ سیرت کی اپنی ذاتی عظمت کو تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہلا سکتی۔ اس لیے کہ صاحب سیرت ﷺ کے دم قدم سے دنیا کی عزت و عظمت قائم ہے۔

اگر علماء حق اکابرِ امت میں سے ایسے لوگ نہ ہوتے جو سیرت کو صحیح معنوں میں بیان کرتے اور بیان کرنے سے پہلے سیرت کے متعلق اپنے وجود کو سیرت کے ساتھ مطابقت نہ دیتے یعنی سیرت کے حال میں خود نہ ڈھل جاتے سیرت کو اپنے اوپر مسلط نہ کر لیتے۔ صاحب سیرت کے انوار اور آپ کی برکات کو اپنے وجود میں سمو نہ لیتے تو کبھی بھی آج نہ کوئی سیرت سنتا اور نہ بیان کرتا۔ جب نمونہ بیان کرنے والا ہی کوئی نہ ہوگا تو پھر نبی کی سیرت کیسے سمجھ آئے گی جو شخص بھی ذکر نبی ﷺ سے پہلے خود اتباع نبی کا نمونہ بن جائے گا، اسے دیکھ کر لوگوں کے لیے سیرت النبی ﷺ کو سمجھنا اور سمجھ کر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور اس طرح سیرت کی عظمت خود بخود دل و دماغ کو تسخیر کر لے گی۔''

{ جانشین امیر شریعت سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ
اقتباس خطاب: حاصل پور۔ ۲۶ر اپریل ۱۹۷۵ء }

ماہنامہ

نقیبِ ختم نبوت ملتان

REGD.M#32

جلد 15 / شمارہ 10 / اکتوبر 2004ء / شعبان ۱۴۲۵ھ

ISSN 1811-5411

بیاد: سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

معاون مدیر

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

رفقاء فکر

چوہدری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر احمد

عبداللطیف خالد چیمہ، سید یونس الحسنی

مولانا محمد مغیرہ، محمد عمر فاروق

آرٹ ایڈیٹر

الیاس میراں پوری

i4ilyas1@hotmail.com

سرکولیشن منیجر

محمد یوسف شاد

زرِ تعاون سالانہ

اندرون ملک: 150 روپے

بیرون ملک: 1000 روپے

فی شمارہ: 15 روپے

ترسیل زر بنام: "نقیبِ ختم نبوت"

اکاؤنٹ نمبر: 1-5278

یو بی ایل چوک مہربان ملتان

تشکیل

دل کی بات:	پرویز بادشاہ کے یوٹرن کا ٹرن آؤٹ	مدیر	2
مکتوب:	بنام صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان	عبداللطیف خالد چیمہ	5
افکار:	قرآن فہمی کیلئے بھی مغرب کی شاگردی؟	مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی	7
//	پیوٹن بش بھائی بھائی	سید یونس الحسنی	12
//	وزیر اعظم جناب شوکت عزیز کی خدمت میں	پروفیسر خالد شبیر احمد	15
انتخاب:	جدت پسندی اور اعتدال کے خوشنما عنوانات	حافظ حقانی میاں قادری	19
دین و دانش:	درس قرآن	محمد احمد حافظ	20
//	درس حدیث	یحییٰ نعمانی	23
//	خلافت و ملوکیت (قسط: ۷)	قاضی طاہر الہاشمی	26
شاعری:	حمد باری تعالیٰ (شورش کاشمیریؒ) نعت (طفیل ہوشیار پوری)		32
	نظمیں: نوابزادہ نصر اللہ خان ناصر مرحوم پروفیسر خالد شبیر احمد		
	حاصل تمنائی، پروفیسر اکرام تائب، شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی		
شخصیات:	بیاد: سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ	الیاس میراں پوری	39
//	جواں فکر شورش	پروفیسر نعیم مسعود	43
ماضی کے جھروکے سے:	ایک یادگار اشتہار	ادارہ	45
ردِّ قادیانیت:	مرزا قادیانی کی حیرت انگیز تحریریں	مولانا محمد مغیرہ	46
روشنی	قادیانیوں کا قبولِ اسلام	ادارہ	48
طنز و مزاح:	زبان میری ہے بات اُن کی	عینک فریمی	49
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	50
آخری صفحہ:		ساغر اقبالی	64

مقام اشاعت: دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

ای میل ایڈریس: majlisahrar@hotmail.com, majlisahrar@yahoo.com

فون 061-511961

تحریک تحفظ ختم نبوۃ شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

دل کی بات

پرویز بادشاہ کے یوٹرن کا ٹرن آؤٹ

۱۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد پرویز بادشاہ نے جو یوٹرن لیا تھا' اس کے نتائج ہمہ گیر تباہی و بربادی کی صورت میں بالاقساط ہویدا ہو رہے ہیں۔ امارتِ اسلامی افغانستان کے سقوط اور زوالِ عراق کے بعد ایران اب امریکہ بہادر کے نشانے اور شامِ تباہی کے دہانے پر ہے۔ کنگ آف فرنٹ لائن سٹیٹ نے جب یوٹرن لیا تھا تو قوم سے اپنے خطاب میں کہا تھا کہ:

''ہمارے سامنے دو ہی راستے ہیں، ہم اپنے سابقہ موقف پر ڈٹے رہیں یا اقوام عالم کے شانہ بشانہ سفر کریں۔ اگر ہم پہلی صورت اختیار کرتے ہیں تو ہمیں اپنی ایٹمی قوت سے ہاتھ دھونے پڑیں گے اور ہمارا ہمسایہ ملک بھارت ہم پر حملہ کر دے گا۔ لہٰذا ہم وسیع تر ملکی و قومی مفاد میں دوسری صورت اختیار کر رہے ہیں۔''

یوں قوم کو ڈرا دھمکا کر چپ کرا دیا گیا اور جو راستہ اختیار کیا وہی دراصل ملک کی جغرافیائی، نظریاتی، تہذیبی اور اعتقادی بربادی کا راستہ تھا۔ لوگ ڈرے اور سہمے ہوئے ہیں کہ کہیں القاعدہ کے دہشت گرد قرار دے کر پکڑ نہ لیے جائیں۔ سیاسی قیادت نیب کے خوف سے منقار زیرِ پر ہے۔ اس پرویز شاہی میں جو شاہ کے مفادات کا نوکر ہے، وہ وزیر ہے۔ جو نہیں وہ اسیر ہے حالانکہ مجرم سبھی ہیں اور صورت یہ ہے کہ:

جنہوں نے کل چمن کے پھول پتے روند ڈالے تھے
وہی پھر آج اس اجڑے چمن کے باغباں ٹھہرے

جب پرویز بادشاہ نے یوٹرن لیا تھا تب عالم اسلام کی نظریں پاکستان پر تھیں لیکن شاہ پرویز کے گھومنے سے سارا عالم گھوم گیا۔ ہم اگر غور کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ تین سال قبل ہم کس ہمالہ پر کھڑے تھے اور آج کس پاتال میں پڑے ہیں۔ نہ جانے زوال کے ان گڑھوں میں ہمیں کب تک گرتے رہنا ہے اور یہ سزا کب ختم ہو گی؟

پرویز بادشاہ کے یوٹرن کا ٹرن آؤٹ یہ ہے کہ:

(۱) ہم نے سام بادشاہ کے حکم پر روز مؤقف بدلا نتیجتاً مسئلہ کشمیر (شہ رگ پاکستان) پر اب پاکستان کا اپنا کوئی موقف نہیں رہا جبکہ بھارت اپنے سابقہ موقف پر ڈٹا ہوا ہے اور ہمیں روز دراندازی کے طعنے دیتا ہے۔

(۲) ایٹمی پروگرام کے حوالے سے ہم غیر محفوظ ہو گئے ہیں یا یہ پروگرام محفوظ ہاتھوں میں نہیں رہا۔ امریکہ نے بھارت سے ایٹمی آلات کی برآمد پر پابندیاں ختم کر دی ہیں اور پاکستان میں سینٹ سے ایٹمی ٹیکنالوجی کی برآمد پر پابندی کا بل منظور ہو گیا ہے۔

(۳) امریکہ، بھارت کو اس خطے کا چودھری بنانے اور پاکستان کو اس کا طفیلی ملک بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

(۴) فرنٹ لائن سٹیٹ بننے کے باوجود ہم پر دہشت گردی، دراندازی، بنیاد پرستی، شدت پسندی اور مذہبی اقلیتوں سے ناروا سلوک کے الزامات حالیہ امریکی رپورٹ میں موجود ہیں۔

(۵) وطن عزیز پاکستان کے محبِّ وطن شہری اور محبِّ وطن افواج وانا، وزیرستان اور بلوچستان میں آمنے سامنے ہیں۔ اور اب دہشت گردی کے خاتمے کی جنگ ہم اپنے شہریوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

(۶) ان دنوں شاہ پرویز اور پردھان منتری من موہن سنگھ امریکہ یاترا پر ہیں۔ شاہ پرویز نے الفاظ کے الٹ پھیر کے ساتھ اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے اور من موہن سنگھ بھارت کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنانے کی سرتوڑ کوششیں کرنے میں مصروف ہیں۔

اس یوٹرن نے ہمیں کچھ ایسی صورت حال سے دوچار کر دیا ہے کہ

رستہ نظر آتا ہے تو منزل نہیں ملتی
منزل نظر آتی ہے تو رستہ نہیں ملتا

شیخ راحیل احمد (سابق قادیانی لیڈر، جرمنی) کی پاکستان آمد

جرمنی کی قادیانی جماعت کے سابق سرکردہ رہنما' جنہوں نے گزشتہ سال قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا ۲۱ ستمبر کو ایک ماہ کے دورے پر پاکستان تشریف لائے ہیں مجلس احرار اسلام اور تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے لاہور ائرپورٹ پر ان کا پرتپاک استقبال کیا وہ پروگرام کے مطابق دو روز دفتر مرکزیہ لاہور میں قیام پذیر رہے اور یہاں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات اور سرکردہ علماء کرام کے علاوہ میڈیا کے نمائندوں نے ان سے ملاقاتیں کیں، شیخ راحیل احمد خاندانی طور پر قادیانی تھے اور اندر کے رازدان کی حیثیت سے وہ سب کچھ جانتے تھے جو ایک پیدائشی اور ذمہ دار قادیانی جان سکتا ہے ان کی پیدائش قادیان کی ہے اور آٹھ سال کی عمر میں سائق (سالار) اطفال الاحمدیہ ربوہ مقرر ہوئے۔ بتدریج جماعتی ذمہ داریاں سنبھالتے رہے تا آنکہ ۱۹۸۴ء میں جرمنی چلے گئے اور وہاں بھی قادیانی جماعت کے رکن رہے قادیانی جماعت "ہیومنٹی فرسٹ" نامی ذیلی تنظیم میں اہم کردار ادا کیا، چند سال پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''رائل فیملی'' اور قادیانیت سے بیزار ہونا شروع ہو گئے اور ۲۳ راگست ۲۰۰۳ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے رہنما مولانا مشتاق الرحمٰن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اپنے بیوی، بچوں اور داماد سمیت مسلمان ہو کر دنیا بھر میں شہرت پائی۔ وہ مسلسل قادیانی دجل و تلبیس کا پوری استقامت اور جرات کے ساتھ پردہ چاک کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ قادیانیوں پر حقیقت آشکار ہو، اللہ تعالیٰ ان کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی سعادت سے نوازیں اور قادیانیوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔

پولیس چوکی چناب نگر کی بحالی

۶ رستمبر ۲۰۰۴ء کو حکومت پنجاب نے چناب نگر پولیس چوکی سابقہ جگہ پر بحال کرنے کے فیصلے کا اعلان کیا۔ اگلے روز ۷ رستمبر کو مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام لاہور میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہو رہی تھی اور اسی روز انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کے زیر اہتمام اور ۹ رستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہو رہی تھیں۔ حکومت پنجاب نے بروقت اور مستحسن فیصلہ کر کے ملک بھر کے مسلمانوں میں پائے جانے والے اضطراب اور تشویش کو ختم کیا۔

۱۷، ۱۸ رجولائی کی درمیانی شب مرزائیوں اور بعض پولیس افسران کی ملی بھگت سے پولیس چوکی چناب نگر اور اس سے ملحق مسجد کے بعض حصوں کو مرزائیوں نے بلڈوز کیا۔ چناب نگر اور چنیوٹ کے علماء نے اس سانحے کا فوری نوٹس لیا۔ قائد احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور مولانا عبدالوارث نے اپنی تمام تر مصروفیات منسوخ کر کے پولیس چوکی اور مسجد کی بحالی کے لیے جدوجہد شروع کر دی۔ ۲۰ رجولائی کو دفتر مجلس احرار، دار بنی ہاشم ملتان میں علماء اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں کے اجلاس میں صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ ۲۴ رجولائی کو دفتر احرار چیچہ وطنی میں احتجاجی اجلاس منعقد ہوا، ۳۱ رجولائی کو دفتر مرکزیہ مجلس احرار اسلام لاہور میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۴ راگست کو جامعہ قاسمیہ فیصل آباد میں علماء اور سیاسی رہنماؤں کا اجلاس ہوا۔ ۶ راگست کے جمعہ کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا، ۸ راگست کو دفتر احرار لاہور میں مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں مشاورت ہوئی۔ اس کے علاوہ چنیوٹ اور چناب نگر کے علماء متفقہ طور پر اس تحریک کو زندہ رکھے ہوئے تھے۔

قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا عبد الوارث، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد حسین چنیوٹی، مولانا محمد مغیرہ، مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا خلیل احمد، حافظ محمد ابوبکر، مولانا مسعود سروری، قاری محمد ایوب چنیوٹی، محمد صادق مجاہد، شیخ نسیم الٰہی اور بے شمار گمنام کارکن جو اس تحریک میں سرگرم رہے سب خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ خصوصاً مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور مولانا عبدالوارث چنیوٹی نے ہر مرحلے پر نہایت اہم کردار ادا کیا۔

مجلس احرار اسلام، انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان شریعت کونسل، جماعت اہل سنت، جمعیت اہل حدیث، مسلم لیگ (ن) اور ہر طبقہ فکر کے نمائندوں نے متحد ہو کر اس اہم مسئلے کو حل کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ چوکی مسمار ہونے کے بعد اس وقت پولیس وہاں ٹینٹ لگا کر بیٹھی ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اس طرف بھی توجہ فرمائیں ۔ چوکی کے لیے فوری طور پر عمارت کی تعمیر شروع کی جائے اور مسجد کے شہید ہونے والے حصے بھی دوبارہ تعمیر کئے جائیں۔

بخدمت جناب صدر صاحب اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ایوانِ صدر اسلام آباد

عنوان: درخواست بابت صدور احکام برائے کئے جانے منصفانہ وغیر جانبدارانہ تحقیقات بابت مقدمہ ایف آئی آر تھانہ رسول پور تارڑ تحصیل پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد

جناب عالی!

میں آپ کی توجہ پاکستان کے مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی افسوسناک اور چونکا دینے والی ایک خبر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔اس خبر کی تفصیل کچھ اس نوعیت کی ہے کہ تھانہ رسول پور تارڑ کی حدود میں ''را'' کا ایک قادیانی ایجنٹ مبشر احمد مقامی پولیس نے گرفتار کیا ہے جو دشمن ملک کے ایماء پر ملک دشمن تخریبی سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا ہے اور اس نے متعلقہ اے ایس پی کے روبرو اقرار جرم بھی کیا ہے اور یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ بھارتی تخریب کار ایجنسی ''را'' کے لیے اپنے قادیانی بہنوئی حبیب احمد کے توسط سے پاکستان میں تخریبی سرگرمیوں میں سرگرم عمل ہے۔مبشر احمد مذکور اور اس کے جملہ خاندان کا تعلق قادیانی جماعت سے بیان کیا گیا ہے (روزنامہ ''خبریں'' لاہور بابت ۵ر ستمبر ۲۰۰۴ء میں طبع شدہ خبر کی فوٹو کاپی ہمراہ ہے)

جناب عالی!

ملک کی دینی وسیاسی جماعتیں قادیانیوں کی اکھنڈ بھارت پالیسی اور پاکستان مخالف ذہنیت اور کارکردگی کی طرف حکمرانوں اور پاکستانی عوام کی توجہ مسلسل مبذول کرواتی رہی ہیں۔

جناب عالی!

اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے اور کئی سال پہلے تک ایک طویل عرصہ چناب نگر (سابق ربوہ) میں قادیانی قبرستان میں نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) اور مرزا بشیر الدین محمود کی بیوی کی قبروں پر مرزا بشیر الدین محمود کے حسب ذیل فرمودات کا بورڈ آویزاں رہا۔ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ''جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے، حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (مرزا قادیانی کے گھر والے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے جا کر دفن کریں چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے۔اس میں حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود کہ دفن کی پیش گوئی ہے، اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔'' ایک اور موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ ''ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔''

(روزنامہ ''الفضل'' قادیان۔۱۷ر مئی ۱۹۴۷ء)

جناب عالیٰ!

ہمارے سابقہ حکمرانوں نے قادیانی جماعت کی ملک دشمن اور بھارت نواز سرگرمیوں کی طرف کوئی توجہ نہ دی ‘اس لیے ان کا احتساب اور گرفت نہ ہو سکی اور عامۃ الناس میں یہ خدشات پائے جاتے ہیں کہ تھانہ رسول پور تارڑ میں درج ہونے والے مذکورہ عنوان مقدمہ کسی دباؤ یا تحریص کی بنیاد پر دبا نہ دیا جائے اور اکھنڈ بھارت کے لیے بھارت کی تخریب کار ایجنسی ’’را‘‘ کے لیے ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث قادیانیوں کے جال کا سراغ لگا کر اسے منظر عام پر آنے سے کہیں روک نہ دیا جائے۔

التماس ہے کہ پولیس کے اعلیٰ حکام اور پاک فوج کی متعلقہ ایجنسیوں کو ہدایت کی جائے اور حکم صادر فرمایا جائے کہ مقدمہ ایف آئی آر تھانہ رسول پور تارڑ کی بغیر کسی دباؤ یا جانبداری کے منصفانہ طور پر تفتیش کی جائے اور اس کے پس منظر اور پس منظر اور پس پردہ کارفرما تمام عوامل اور افراد کو تفتیش کے دائرہ میں لایا جائے تاکہ یہ بات منظر عام پر آسکے کہ قادیانی بحیثیت جماعت اپنے مذہبی عقیدے کی روشنی میں اکھنڈ بھارت کے خواب کو پورا کرنے کے لیے وطن دشمن سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں۔

والسلام

العارض

عبداللطیف خالد چیمہ
مرکزی سیکرٹری اطلاعات‘ مجلس احرار اسلام
دفتر مرکزیہ۔69 سی‘ نیو مسلم ٹاؤن
وحدت روڈ لاہور۔فون:042-5865465

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی (لندن)

قرآن فہمی کے لیے بھی مغرب کی شاگردی؟

ایک طرف یہاں مغرب سے نفرت کے علمبردار، وہ نام نہاد مبلغین اسلام ہیں جو اسلام کے نام پر نوجوانوں کو سبق دیتے ہیں کہ ''غیر مسلم کی جان کی کوئی قیمت نہیں اور ان کا شہری، غیر شہری، قصوروار، بے قصور سب برابر ہیں۔'' (دی نیوز لندن ۲۰/اپریل ۲۰۰۴ء کی رپورٹ ''شیخ'' عمر بکری کے حوالہ سے) دوسری طرف مغرب کے لیے کشادہ دلی کی یہ انتہا بھی کہ اب قرآن سمجھنے کے لیے بھی ہم مغرب کی شاگردی قبول کریں تو کام بنے گا۔ اگر پہلی بات کے لیے ایک ''شیخ'' کی جہالت سے کم تر کوئی تعبیر موزوں نہیں ہوسکتی تو دوسری بھی کم المناک نہیں ہے اور اس کی تازہ مثال ۲۸/اپریل ۲۰۰۴ء کے ''جنگ'' کا مضمون ''عقل والوں کے لیے اشارے'' ہے۔ مصنف نے فرنچ ڈاکٹر موریس بکائے کی شہرت یافتہ کتاب کے حوالہ سے جو کچھ لکھا ہے، وہ یہی تاثر دینے والا ہے کہ قرآن کو موریس کی طرح ایک سائنسدان کی نظر سے دیکھا جائے، تب اس کی گہرائیاں قاری پر روشن ہوسکیں گی۔

کتاب اللہ کی گہرائیوں تک پہنچنے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دینے کا جذبہ نہایت خوش آئند اور قابل تحسین ہے مگر یہ وادی بہت سنبھل کر قدم رکھنے کی ہے۔ قرآن جب یہ کہتا ہے کہ ''اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں'' تو وہ یہ بھی بتانا جانتا ہے کہ کونسی عقل کی بات ہورہی ہے۔ آیا یہ وہ عقل ہے، جس کی طرف ہمیں سائنس دانوں کی طرف دیکھنا چاہیے یا یہ کوئی اور ہی عقل ہے؟ مثلاً تیسری سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوا ہے:

ترجمہ: ''بے شک آسمانوں اور زمین کی خلقت اور رات اور دن کی آمدورفت میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں، وہ کہ جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے خدا کو یاد کئے رہتے ہیں اور غور کیا کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کی خلقت پر، ان کی دعا ہوتی ہے کہ اے ہمارے رب! تو نے یہ کارخانہ بے مقصد نہیں بنایا۔ تو اس سے پاک ہے کہ کوئی عبث کام کرے۔ سو تو ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ اے ہمارے رب! جس کو تو نے آگ میں ڈالا۔ بے شک تو نے اس کو رسوا کردیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا ایمان کی دعوت دیتے کہ اے لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہماری برائیوں کو ہم سے دور کردے اور ہمیں موت اپنے وفادار بندوں کے ساتھ دے۔ اے ہمارے رب! ہمیں بخش وہ کچھ جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ فرما۔ تو بیشک اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا۔ (آیات ۱۹۰ تا ۱۹۴)

یہ وہ عقل ہے جسے دین کی اصطلاحی زبان میں ''عقلِ معاد'' (فکرِ آخرت والی عقل) کہا جاتا ہے۔ اور یہ ان

اصحاب ایمان کو حاصل ہوتی ہے جنہیں سوتے جاگتے اللہ رضا و نارضا اور آخرت کا عذاب و ثواب اور پروردگار سے رحم و کرم کی التجا کرنا یاد آیا کرتا ہے لیکن اگر یہ عقل میسر نہ ہو بلکہ وہ عقل حاوی ہو جسے ''عقلِ معاش'' (فکرِ دنیا والی عقل) کہتے ہیں تو کتابِ کائنات کے مطالعہ ہی میں نہیں خود قرآن میں بھی عین اس جگہ پر جہاں آخرت یاد دلائی جا رہی ہے سائنس اور ٹیکنالوجی کے فارمولے بیان ہوتے نظر آسکتے ہیں۔ ڈاکٹر مورس بکائے کو اگر سورۂ رحمٰن (آیت نمبر ۳۳) میں اِلَّا بِسُلْطَان کے الفاظ میں یہ سائنسی اشارہ نظر آیا کہ ٹیکنالوجی کی طاقت سے انسان خلا کی ہر مزاحمت کو توڑ سکتا اور ستاروں پر کمند ڈال سکتا ہے' جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہو رہا ہے تو یہ ''فہمِ قرآن'' نری عقلِ معاش ہی کا کرشمہ ہے۔ ورنہ سورۃ کی آیت ۳۱ سے بالکل آخری آیت تک صرف اور صرف حشر نشر اور جنت دوزخ کا بیان ہو رہا ہے اور اس بیان کے کسی جملہ میں سائنس کے فارمولے پڑھنا سوائے ایک ایسے شخص کے جو خدانخواستہ عقلِ معاد سے بالکل ہی محروم ہو' کسی اور کے لیے تو بالکل ممکن نہیں۔

ہمارے یہاں نومسلموں کی گرم جوش پذیرائی کی روایت تو قدیم ہے مگر اس کا یہ رخ بالکل نیا ہے کہ ان میں کوئی قرآن فہمی کی طرف متوجہ ہوا ہے تو ہم اسے امام بنالیں! بالخصوص جب کہ وہ یورپ سے تعلق رکھتا ہو مگر یہ نہ قرآن کے ساتھ انصاف ہے نہ اپنے ساتھ۔ جرمن نومسلم محمد اسد صاحب مرحوم جو ایک اسلامی اسکالر کا درجہ پا گئے تھے' انہوں نے بھی جب فہمِ قرآن کو انگریزی ترجمہ اور تشریح کی شکل میں پیش کیا تو بعض مقامات پر ان کی بھی مغربیت اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہ سکی ہے اس کی بہت واضح مثال قرآن کی انیسویں سورہ مریم پر موصوف کے تشریحی نوٹ ہیں۔ یہ سورۃ اللہ کی کچھ خاص معجزانہ تخلیقات کا ایک باب سامنے لاتی ہے۔ مگر جدید مغربی ذہن جو کسی مادی مظہر (Effect) کے لیے مادی علت (Cause) کے ''عقیدہ'' کا اسیر ہے' اس لیے معجزوں کی بات نہایت کڑوا گھونٹ ہیں۔ چنانچہ جو دیکھنا چاہے وہ اس سورہ کے نوٹس میں کھلی آنکھوں دیکھ سکتا ہے کہ محمد اسد صاحب نے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ (علیہما السلام) کی پیدائش کے قرآنی بیانات کی معجزانہ نوعیت کو قبول کرنے سے بچنے کے لیے کیسی کیسی ذہانت آزمائی ہے اور ذہین تو وہ تھے ہی۔ مگر یہ وہی ذہانت ہے جس کا تعلق' عقلِ معاش سے ہے۔ جبکہ قرآن فہمی کے لیے عقلِ معاد سے حصہ چاہئے۔ یہ جو قرآن کھولتے ہی ہمارے سامنے اس کتاب ہدایت کے بارے میں آتا ہے ''اس میں تقویٰ والوں کے لیے ہدایت ہے''، تو یہ ''تقویٰ والے'' کون لوگ ہیں، کہ قرآن پڑھنے سے پہلے ہی وہ متقی ہوگئے؟ یہ وہی خوش نصیب ہیں کہ یومِ ازل میں' عقلِ معاش کے ساتھ جو عقلِ معاد بھی عطا کی گئی تھی' وہ انہوں نے ضائع نہ ہونے دی۔ ورنہ پورا تقویٰ تو قرآنی ہدایات سے سیراب ہونے پر ہی میسر آتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ سورۃ رحمٰن کی آیت میں ٹیکنالوجی کی طاقت کا اشارہ پانے کی بات تو عقلِ معاد ہی نہیں' عام عقل کے پہلو سے بھی بس ''سائنس زدگی'' ہی کہی جاسکتی ہے۔ ان آیات کا سادہ ترجمہ پڑھنے سے بھی اس بات کا اندازہ کیا جا

سکتا ہے کہ آیت کا لہجہ ایک زوردار چیلنج کا لہجہ ہے، نہ کہ کچھ سکھانے اور پڑھانے کا۔ دوسرے یہ کہ اس آیت میں انسان کے ساتھ جنات کو بھی خطاب کیا گیا ہے۔ تو جنات کا ٹیکنالوجی سے کیا تعلق؟ اور انہیں اس کی کیا حاجت؟ بالکل سیدھی سی بات ہے۔ اوپر کی آیت (۳۱،۳۲) میں جنّ وانس کو آگاہی دی گئی ہے: وہ وقت قریب ہے جب اللہ ﷻ کی عدالتِ حساب و کتاب برپا ہوگی۔ پھر اگلے فقرہ ۳۳ میں فرمایا گیا کہ: نافرمانی کے عادی جنّ وانس اگر اس بھول میں ہوں کہ وہ اس وقت خدا کے سامنے سے بچنے کے لیے زمین وآسمان کی حدود (یعنی خدا کی خدائی) سے بھی کہیں باہر نکل بھاگیں گے تو اس بھول میں نہ رہیں، یہ ناممکن اگر ممکن ہوسکتا ہے تو صرف خدا کی دی ہوئی طاقت سے ہوسکتا ہے۔ (**''لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطَان''**) اور ظاہر ہے کہ کم از کم مجرموں کو تو یہ طاقت بخشی نہ جائے گی۔ یہاں یہ ایک اور نکتہ بھی قابل لحاظ ہے کہ قرآن میں جہاں بھی جنّ وانس کا ذکر یکجا آیا ہے۔ ان میں یہی واحد جگہ ہے کہ جنّ کا لفظ پہلے اور انس کا بعد میں ہے۔ خود اسی سورہ رحمٰن کے اندر چار جگہ یہ ذکر ہے اور اُن سب کا بھی وہ حال ہے تو اس ترتیب بدلنے کا آخر راز کیا ہے؟ اصل راز تو اللہ ہی جانے لیکن ایک کھلی ہوئی بات یہ ہے کہ جنّات کو جو پل بھر میں مشرق ومغرب کے فاصلے ناپنے کی طاقت ملی ہوئی ہے، اس بنیاد پر یہ غرّہ اصلاً انہیں ہوسکتا تھا کہ ارض وسماء کے حدود بھی پھلانگ جائیں۔ انسانوں میں ایسے خال خال ہی نکلیں گے اور اس پہلو سے یہ آیت گویا اصلاً جنات ہی سے متعلق ہوجاتی ہے، جن کو کسی بھی ٹیکنالوجی کے سبق کی حاجت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اپنی ملت کی پسماندگی کا راز اپنی اس ''کوتاہی'' میں کیوں سمجھنے لگے ہیں کہ ہم نے قران کو سائنسی نظر سے نہیں پڑھا۔ آج جو قومیں سائنس کے میدان میں امامت کررہی ہیں کیا یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ ان کو ان کی مذہبی کتاب سے سائنس کی تعلیم اور تلقین ملی؟ یہ تو وہی کتاب ہے جس کے اینٹی سائنس ہونے نے ڈاکٹر مورس بکائے کو قرآن کے حلقۂ عقیدت میں داخل کردیا۔ واقعہ یہ ہے کہ نہ ہماری پستی میں اس بات کا کوئی دخل ہے اور نہ ہی قرآن سائنس سکھانے پڑھانے کے لیے آیا۔ ان علوم دنیا کے لیے تو اللہ نے انسان کو عقلی صلاحیت بخشی ہے اور جو قومیں آج اس میدان میں ترقی کررہی ہیں وہ عقلی صلاحیت سے کام لے کر کررہی ہیں۔ ان دونوں باتوں کو سمجھنے کے لیے یہاں صرف ایک حدیث کا حوالہ بالکل کافی ہونا چاہیے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے جو چار اصحابِ نبوی ﷺ کے حوالہ سے ان کے اپنے اپنے الفاظ میں آئی ہے۔ حاصل سب کا ایک ہے۔ بتایا گیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آگئے تو ایک دن آپ ﷺ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ کچھ لوگ کھجوروں کے درختوں پر چڑھے کچھ کررہے ہیں۔ آپ ﷺ کے وطنِ مقدس مکہ معظّمہ میں تو باغ ہوتے نہ تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہورہا ہے؟ بتایا گیا کہ درختوں میں نر و مادہ ہوتے ہیں، تو نر کا شگوفہ مادہ میں ڈالا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلا اس کی کیا ضرورت؟ لوگوں نے جو یہ سنا تو بس اس عمل کو ترک کردیا اور پھر جو فصل آئی تو ناقص تھی۔ آنحضرت ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: میں جب دین کے بارے میں تم سے کچھ

کہوں تو اسے لازم جانو، اور اگر بات امور دنیا کی ہو تو ''اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ''(ان امور کے معاملات کو تم اپنے تجربے کی وجہ سے زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہو۔ کتاب الفضائل، باب ۳۸) یہ ''امورِ دنیا'' صرف وہی امور ہیں جن میں صحیح راہِ عمل کی دریافت کے لیے اللہ نے انسانی عقل اور تجربہ کو کفایت بخشی ہے۔ اور اس کو دوسرے الفاظ میں اس قسم کے سائنسی امور ہی کہہ سکتے ہیں جن کی ایک مثال یہ ایگری کلچرل سائنس والا معاملہ تھا جس میں آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ اس میں انسان کا رہنما اس کا تجربہ اور اس کی تحقیق ہے۔ ورنہ ہمیں کتنے ہی امورِ دنیا نظر آتے ہیں جن میں قرآن اور سنت نبوی کے ذریعہ ہماری رہنمائی کی گئی ہے۔ اور اس کی پیروی لازم۔ یہ وہ امور ہیں جن کے ساتھ ہماری اخلاقی و روحانی زندگی کا کوئی پہلو وابستہ ہے۔ یہی وہ میدان ہے جس میں انسان وحی کا محتاج ہے۔ اور اسے اس کی رائے پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔

قرآن کو ایک سائنسی گائیڈ بنانے کے اس رجحان کے حق میں ایک بات بڑے زور شور سے کہی جاتی ہے کہ قرآن میں احکامات کی آیتیں کم اور کائنات فطرت پر غور وفکر کی دعوت زیادہ ہے' بجا ہے۔ مگر ان مقامات میں کوئی جگہ بھی تو ایسی نہیں جہاں صاف صاف یہ ظاہر نہ ہو رہا ہو کہ یہ دعوتِ غور وفکر تمام تر اللہ کی ربوبیت، انسان کی ممنونیت اور توحید و آخرت کے دلائل کی طرف رہنمائی کے لیے ہے۔ ان دلائل کی یافت سے اگر قوانین فطرت کی طرف بھی کچھ رہنمائی ہو جاتی ہے تو بہت خوب، مگر اس ضمنی فائدہ کو اصل مقصدِ قرآن بنالینا، قرآن میں اپنی خواہشات پڑھنے کے ہم معنی ہے۔ اور نتیجہ کے اعتبار سے وہی چیز ہے جسے قرآن کہتا ہے ''وَیُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ'' (یہ لوگ پھیر دیتے ہیں باتوں کو ان کے اصل موقع سے (المائدہ، آیت ۱۳) اور یہ ہیر پھیر ہمارے سائنسی زاویۂ نظر کے ماتحت کس حد تک جا سکتا ہے؟ اس کا عبرت انگیز نمونہ ڈاکٹر بکائے اور ''اِلَّا بِسُلْطَانٍ'' کا قصہ ہے! یہ تو بے شک حق ہے کہ قرآن اور سائنسی حقائق میں کہیں ٹکراؤ نہیں۔ اور اس کے لیے اگر ڈاکٹر مورس وغیرہ کی کتابوں سے تفصیلی دلائل وشواہد ملتے ہیں تو ضرور استفادہ کیا جائے۔ لیکن اگر یہ کتابیں اس اندازِ فکر کی طرف لے جاتی ہیں کہ ''جو قوانین فطرت نہیں جانتا وہ قرآن کو کیا سمجھے گا۔'' تو بزبانِ اکبر الہ آبادی کہنا پڑے گا کہ...... ''ہم ایسی سب کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں!''

نئے آنے والوں کو خوش آمدید ضرور کہا جائے۔ مگر اپنے دینی فہم کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں ''گئے آمد وگئے پیر شدی'' کے مشہور مقولے کے باوجود دے دینا اس بات کی علامت تو ہے ہی کہ ہم ذہن وادراک کی قوت کے لحاظ سے اپنی پستی وفروتنی کے قائل ہیں، ساتھ ہی یہ ایک اس سے خطرناک تر بات کی بھی علامت ہے کہ ہم اندرونی طور پر اب تک اپنے دین کی حقیقت کے بارے میں کچھ ڈھُل مل یقین تھے۔ ڈاکٹر مورس جیسے لوگ اپنے خیالات میں معذور ہو سکتے ہیں۔ وہ آئے ہی اس دنیا سے ہیں' جہاں قوانین فطرت کی تلاش وجستجو ہی سب کچھ ہے۔ وہ ایسا کہہ کر اپنے خیال میں قرآن کی اصل مرتبہ شناسی ہی کا ثبوت دے رہے ہوں گے۔ مگر واقعہ میں یہ غلط فہمی ہے۔ قوانین فطرت پر آگاہی اور دسترس کے لیے

اللہ نے عقل اور جستجو کا خود کفیل مادہ آدمی کو دیا ہے۔ قرآن خالق فطرت کی معرفت عطا کرنے اور کائنات کا اس کے ساتھ تعلق بتانے کو اُترا ہے' جو بغیر وحی کے انسان کے اپنے بس کی بات نہ تھی۔ مظاہر فطرت اور قوانینِ فطرت کی طرف جو اشارے قرآن میں جابجا آتے ہیں وہ خالقِ کائنات کی ذات اور ان صفات پر استدلال کے لیے آتے ہیں جن کے عقیدہ کی طرف انسان کی رہنمائی اللہ کو منظور ہے اور جس رہنمائی کو قبول کرنے پر اس کی ابدی صلاح وفلاح کا انحصار ہے۔ یہی تو چیز ہے جس کی بنا پر قرآن اپنے پیام بر کو "نذیر وبشیر" کا ٹائٹل دیتا ہے۔ لیکن آدمی اگر ان اشاروں سے ان مظاہر ہی میں الجھ کر رہ گیا تو افسوس اس کی نافہمی وناشناسی پر! کیا خوب نصیحت شاعر مشرق نے چھوڑی ہے:

اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں
قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بو پر
چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

کتاب: اشرف الاصول تالیف: حضرت مولانا عبداللطیف

ملنے کا پتا: مولانا خلیل احمد' مدیر جامعہ عربیہ چنیوٹ

علم اصول حدیث پر اردو زبان میں مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کا رسالہ خیر الاصول ایک جامع رسالہ ہے جس سے بلا مبالغہ لاکھوں طلبہ وعلماء فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ خیر الاصول کی مقبولیت وافادیت کے باوجود اس کے اردو زبان میں ہونے کی وجہ سے ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ خیر الاصول کی طرز پر عربی زبان میں ایک رسالہ ہو جس میں معتمد علیہ کتب سے اصطلاحات کی عربی تعریفات نقل کی جائیں اور طلباء کو یاد کرائی جائیں۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جامعہ عربیہ چنیوٹ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللطیف مدنی مدظلہ العالی فاضل جامعہ علوم اسلامیہ کراچی و جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے یہ رسالہ مرتب کیا ہے۔ مولانا عبداللطیف مدظلہ نے اپنے طویل تدریسی تجربات کی روشنی میں اس رسالہ کو مختصر اور جامع مانع انداز میں مرتب کیا ہے کہ بجا طور پر اسے سہل ممتنع کہا جاسکتا ہے۔ رسالہ کے آخر میں حدیث کی مختلف اقسام کا ایک نقشہ بھی دیا گیا ہے جو انتہائی مفید ہے۔ (تبصرہ: مولانا مشتاق احمد)

سید یونس الحسنی

پیوٹن بش بھائی بھائی

امریکی صدر بش نے دہشت گردی کے خلاف عالمی سطح پر جنگ کا جو ڈھونگ ۹/۱۱ کے بہانے رچایا تھا' افغانستان اس کا سب سے پہلا شکار تھا جسے کارپٹ بمباری کے ذریعے کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا، ہزاروں بے گناہوں کی جانیں تلف ہوئیں۔ طالبان کی امارت اسلامی کے خاتمے کے ساتھ ہی پورا ملک امریکہ اور اس کے خونی اتحادیوں کا تابع مہمل ہو کر رہ گیا۔ تاہم حریت پسندوں کی شدید مزاحمت ہنوز جاری ہے۔ پھر عراق کو تاراج کیا گیا جہاں اتحادیوں نے اپنی پوری قوت داؤ پر لگا رکھی ہے۔ نتیجتاً انسانی جانوں کا اتلاف تادم تحریر اندازوں سے باہر ہے البتہ ایک انہونی ضرور ہوئی ہے کہ اتحادیوں کی خوش فہمیوں کے بالکل برعکس اہل عراق نے انہیں لوہے کے چنے چبانے پر مجبور کر دیا ہے۔ مرتاب طاغوتی اپنے مربھنگے لیڈر سمیت یہ حقیقت تسلیم کرنے لگے ہیں کہ کبھی رات بڑی ہوتی ہے کبھی دن۔ یہی وجہ ہے کہ سرزمین عراق پر بارود برکھا میں تیزی آ گئی ہے۔ دراصل یہ دیے کی لو بھڑکانے کا اشارہ ہے انہیں اپنے لش پش ہونے کا احساس بری طرح ستانے لگا ہے۔ انہی سوچوں سے ان کی کپکپی چھوٹنے لگی ہے۔ اس سب کچھ کے باوجود یہ سچائی اپنی جگہ ہے کہ دنیا بھر میں پیشگی حملوں کے بش ڈاکٹرین نے ہمہ جہت خوف و ہراس کی فضا پیدا کر رکھی ہے۔ ہر گوشے میں آگ کا کھیل دھڑلے سے کھیلا جا رہا ہے جس نے نوعِ انسان کو بدامنی اور ہلاکتوں کے نامسعود تحفے کے سوا کچھ نہیں دیا۔ نوے فیصد ممالک کی مخالفت بالائے طاق رکھ کر امریکہ نے جو رویہ اختیار کیا اور جو راستہ اپنایا ہے وہ صرف محرومیوں اور بدحالیوں کا قطب نما ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر چھوڑے گئے اس شوشے نے اس دھرتی کا سکھ چین چھین کر اسے افسردگیوں کے بحر قلزم میں ڈبو دیا ہے۔ معلوم نہیں اس شیطانی فلسفے کے اثرات بد کب تک ظاہر ہوتے رہیں گے اور نسل آدم ان سے دوچار ہوتی رہے گی۔

کس قدر مجبوریاں ہیں اس کی قسمت میں ابھی
کیسے بتلاؤں کہ خود مجھ کو بھی اندازہ نہیں

تاریخ نے ایک اور سیاہ ورق الٹا ہے جس پر دھماکے، وبال، خودکش حملے، بربادیاں، تباہ کاریاں اور خون ریزیاں لکھی ہیں۔ روسی صدر ولادی میر پیوٹن بھی حاطف نکلا ''میں کیوں پیچھے رہوں'' کے نظریے پر عمل پیرا ہو کر اس نے بھی اعلان داغ دیا ہے کہ:

''چونکہ دنیا میں دہشت گردوں پر پیشگی حملوں کا اعلان پہلی ہی کیا جا چکا ہے۔اس لیے روس بھی ساری دنیا میں دہشت گردوں کے خلاف پیشگی حملے کرے گا۔اس مقصد کے لیے 5.4 بلین ڈالرز رقم مختص کر دی گئی ہے تا کہ یہ جنگ انتہائی موثر انداز سے شروع کی جا سکے۔''

روس کو اس لقندر پنے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوئی جب چند چیچن جانبازوں نے گزشتہ دنوں بسلان کے سکول پر قبضہ کر لیا اور سیکورٹی فورسز کی آپریشنل حماقتوں سے سینکڑوں طلباء و طالبات ہلاک ہو گئے تھے۔ہماری دیانت دارانہ رائے ہے کہ خود مسٹر پیوٹن کی غلط روش نے یہ گل کھلائے ہیں ورنہ مجاہدین تو صرف چیچنیا کی آزادی چاہتے ہیں جمہوریہ چیچنیا کسی زمانے میں آزاد خود مختار ریاست تھی جس پر روسی سوشل سامراج نے کمیونسٹ انقلاب کے بعد دیگر ریاستوں سمیت قبضہ کر لیا تھا۔اب جبکہ قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، آذربائیجان، کرغیزستان وغیرہ آزاد ہو چکے ہیں تو صرف چیچنیا ہی کیوں زیرِ عتاب ہے؟ یہ ایسا سوال ہے جس کا روس کے پاس کوئی معقول جواب نہیں۔اہل مغرب نے عجیب منطق گھڑی ہے، کشمیری آزادی مانگیں تو مداخلت کار، فلسطینی حقوق طلب کریں تو تخریب کار، چیچن نعرۂ حریت بلند کریں تو دہشت گرد، عراقی استخلاص وطن کا مطالبہ کریں تو قابل گردن زدنی اور افغان ہمارا وطن خالی کرو پکاریں تو تباہی کے سزاوار آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا کیا جا رہا ہے؟ پہلے سے پھیلا ہوا امریکی شر ہی کیا کم تھا اور کونسی کسر باقی رہ گئی تھی جسے پورا کرنے کا بیڑا اولادی میر پیوٹن نے اٹھایا ہے۔امریکی انتظامیہ بے پناہ غارت گری کے باوصف بڑی ڈھٹائی سے اپنی ہٹ پر قائم ہے۔اب روسی صدر بھی اس کی پیروی پر کمربستہ ہے۔اس کے بعد صرف اندازے قیافے کی بات ہی کی جا سکتی ہے کہ پیشگی حملوں کا گشٹ دنیا کو تباہی کی کس انتہا تک لے جائے گا۔اس معاملے کا نیا توجہ طلب پہلو یہ ہے کہ برطانیہ نے روسی اعلان کی پرزور حمایت کی ہے جبکہ یورپی یونین اور خود امریکہ نے اس کی سخت مخالفت کی ہے۔شاید پیوٹن نہیں جانتے کہ کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات پھر نہیں آتے۔انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر دوسرے ممالک بھی اپنی قوت حرب و ضرب اسی ڈاکٹرائن کے پس منظر میں استعمال کرنے کی ٹھان لیں گے تو ہر طاقتور ملک نسبتاً کمزور ملک پر چڑھ دوڑے گا اور کبھی ختم نہ ہونے والی بین الملکی جنگیں شروع ہو جائیں گی۔فوری ضرورت اس امر کی ہے کہ سلامتی کونسل عالمی برادری کے شہ دماغوں سے مشاورت کر کے دہشت گردی کی ایسی غیر مبہم اور مستند تعریف وضع کرے۔تمام ممالک جس کی مکمل پابندی اور پاسداری کریں۔اگر کبھی کسی ریاست پر یہ تعریف صادق آئے تو صرف اقوام متحدہ ہی اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرے۔کوئی ملک انفرادی طور پر مداخلت نہ کرے۔بحالاتِ موجودہ یہ بات کہنا جتنا آسان ہے عملاً کئی گنا مشکل نظر آتی ہے۔اب تو اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بھی ''بعد از مرگ'' بیان داغا ہے کہ ''عراق پر امریکی حملہ ناجائز اور بلا جواز تھا'' غیر جانبدار پریس و پرنٹ میڈیا کے مبصرین بہ اصرار یہ بات کہہ رہے ہیں کہ مسٹر بش نے القاعدہ کے تعاقب

کا بہانہ کر کے دنیا کو جارحیت، قتل وغارت گری اور خوف وہراس کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔ تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی کیونکہ بقول ان کے اوّل تو ''القاعدہ'' نام کی کسی تنظیم کا وجود ہی نہیں۔ اگر ہے بھی تو اس کا مقصد دنیا بھر کے مسلمانوں کو آبرومندانہ زندگی گزارنے کے عالمی حقوق دلانا ہے۔ فلسطینیوں، کشمیریوں، افغانوں اور چیچنوں کو آزادی وخود مختاری دلانا انہیں مضبوط تر بنانا ہے۔ یہ لوگ اپنے ملکوں یعنی مسلم ممالک کو اسلامی امارات کے سانچوں میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔ اسلامی تہذیب وتمدن، معاشرت اور معیشت کا ہر سطح پر تحفظ چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ مادیت پرستی کی منحوس کیفیات سے نکل کر مسلمان اپنی زندگیوں کو دین اسلام کی برکتوں سے بہرہ مند کریں۔ مسلم ملکوں میں خالصتاً اسلامی نظام شورائیت ہو تمام قوانین محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کے عطا فرمودہ ضوابط کے عین مطابق ہوں۔ خواتین باحجاب وباحیا ہوں اور مرد بھی شرم وحیاء کی نعمت سے مالا مال ہوں۔

اگر مندرجہ صدر باتیں درست ہیں اور ان لوگوں کا مشن فقط فروغ ونفاذ اسلام ہی ہے تو راقم الحروف ان سے مکمل اتفاق کرتا ہے۔ یہ تاریخ عہدِ حاضر کی ہمالہ قامت سچائی ہے کہ صلیبی ممالک نے اپنے ہاں اپنی پسند کے نظام ہائے حکومت رائج کئے اور خود تراشیدہ عریاں تہذیب کو اپنے لیے پسند کیا ہے۔ بالکل اسی طرح مسلم عوام کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ملکوں میں اپنا دینی نظام نافذ کریں اور دینی تہذیب کا احیاء کریں۔ افغانوں نے یہی نیو اٹھائی تھی تو اتحادیوں نے ان کی امارت اسلامی کی اینٹ سے اینٹ بجادی آخر کیوں؟ وہ کس وجہ سے اسلامی امارت کے آغاز کو تہذیبی جنگ قرار دیتے رہے؟ جمہوری اصولوں کے مطابق اہل مغرب کے پاس کوئی جواز نہ تھا۔ ٹریڈ سنٹر یہودیوں نے تباہ کیا اور حملہ افغانستان وعراق پر۔ اب شام اور ایران کو آنکھیں دکھائی جارہی ہیں۔ یہ کونسا اخلاقی ضابطہ اور قانون ہے۔ چیچنیا میں روس ظلم وجور کا بازار گرم کئے ہوئے ہے تو اس کا ردّعمل فطری سی بات ہے۔ اسی کیفیت سے برافروختہ ہو کر ولادی میر پیوٹن نے بھی بش کا سچا پیروکار ہونے کا اعلان کر دیا۔ ہم تو روز اوّل ہی سے روس امریکہ ملی بھگت اور منافقت کے مظاہرے شرق اوسط میں دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ اس لیے ہمیں یہ کہنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ نہیں کہ مسلم دشمنی ان دونوں لیڈروں کے رگ وپے میں سرایت کر چکی ہے۔ یہ دونوں ہی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے نابود کر دینا چاہتے ہیں۔ دونوں ہی مسلم ممالک کے معدنی وسائل پر بہ لطائف الحیل قابض ہونا چاہتے ہیں اور دونوں ہی ہوس ملک گیری میں مبتلا ہیں۔

اس لیے اگر یہ نعرہ لگایا جائے تو بالکل درست ہوگا کہ ''پیوٹن بش، بھائی بھائی''

پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام

وزیر اعظم جناب شوکت عزیز کی خدمت میں

وزیر اعظم شوکت عزیز نے اس بات کی تردید کردی ہے کہ ان کا قادیانی جماعت سے کوئی تعلق ہے۔ یہ کہ وہ دین اسلام کے بنیادی عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق ان کا ایک ہم نام شوکت جس کے والد کا نام بھی عزیز تھا۔ یوں اس کا پورا نام بھی شوکت عزیز ہے۔ پرانے قصور کوٹ رکن الدین کا رہنے والا ہے، وہ بھی ایک مدت سے خاندان سمیت امریکہ منتقل ہو چکا ہے۔ وہ اور اس کا خاندان کٹر قادیانی ہے۔ وزیر اعظم شوکت عزیز جب وزیر خزانہ بنائے گئے تو اس وقت بھی یہ ایشو اٹھا کہ ایک قادیانی کو وزیر خزانہ بنا دیا گیا۔ اور جب انہیں وزیر اعظم نامزد کیا گیا تو ان کے قادیانی ہونے کی بازگشت پھر سنائی دینے لگی۔ بعض حضرات نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ قصور کا مرزائی شوکت عزیز کوئی اور ہے۔ اور وہ آج بھی امریکہ کی کسی ریاست میں ایک گیس سٹیشن چلا رہا ہے۔

اس طرح بظاہر تو یہ مغالطہ دور ہو گیا ہے لیکن ان سے ہمارا مطالبہ ہے جو ہم ہر وزیر اعظم پاکستان سے کرتے آئے ہیں، یہ کہ وہ قادیانیوں سے کہیں کہ وہ دستور کے مطابق اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر لیں۔ ۱۹۷۴ء سے لیکر آج تک دستور کے اس فیصلہ کو وہ تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو دستوری مسلمان ہونے کا طعنہ دیتے بلکہ کافر کہتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ یہ قادیانیوں کی دھاندلی اور حکومتِ پاکستان کی بے بسی ہے کہ وہ آج تک ان سے دستور کے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کرا سکی۔ ہم نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعے بارہا ملک کے ہر چیف جسٹس سے بھی یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ دستور کے ''کسٹوڈین'' ہونے کی حیثیت سے اس بات کے پابند ہیں اور ان کا یہ فرض ہے کہ قادیانیوں کو دستور کی اطاعت کے لیے مجبور کریں۔ کتنے ظلم کی بات ہے کہ قادیانی اس ملک میں رہتے ہیں اور اس ملک کی عطا کردہ تمام مراعات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اپنی شخصیت کی تکمیل کے لیے اس ملک کا ہر ذریعہ استعمال کرتے ہیں اس ملک کا کھاتے، اس ملک کا پیتے ہیں، اس ملک کے اندر رہائش پذیر ہیں، اس ملک کے ایک خاص خطہ پر قابض ہیں، اس ملک کی اعلیٰ ملازمتوں پر فائز ہیں۔ جہاں پر انہیں ہر طرح کی سہولت حاصل ہے لیکن ملک کے دستور کو تسلیم نہیں کرتے۔ علی الاعلان دستور کی تذلیل کرتے ہیں اور کوئی انہیں یہ کہنے والا نہیں، انہیں پوچھنے والا نہیں کہ ان کا یہ رویہ کیسے اور کیونکر درست اور جائز رویہ ہے۔ پوری دنیا میں یہ واحد مثال ہے کہ ایک مختصر گروہ، ملک کے دستور کو تسلیم نہیں کرتا اور حکومت اس کے سامنے بے بس اور حقیر و بے توقیر ہے۔

کیا وزیر اعظم شوکت عزیز، قوم کو اعتماد میں لے کر قادیانیوں کی اس جسارت، جسے ہم دستور سے غداری بھی کہہ سکتے ہیں کا جواز بتا سکتے ہیں؟ کیا ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ ایک طرف تو وہ ''وانا آپریشن'' کے نام پر انتہائی قدم اٹھا کر

پوری دنیا کو یہ تأثر دیتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت اتنی مضبوط و مستحکم ہے کہ وہ چاہے تو ایک ایسا کام بھی کر سکتی ہے کہ جسے کرنے کی برطانوی سامراج کو بھی اپنی تمام تر کوشش کے باوجود ہمت نہ ہوئی۔ جب برطانوی سامراج کا عروج اپنی پوری تب وتاب کے ساتھ ہر بڑی سے بڑی طاقت کو مرعوب کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا تھا اس وقت بھی اس طاقت نے قبائلی علاقوں میں مداخلت سے احتراز کیا اور ان سے معاہدہ کیا کہ تم ہمارے معاملات میں مداخلت نہ کرو، اور ہم تمہیں اپنے علاقے پر اپنی مرضی سے کام کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بلکہ انہی قبائل کو مختلف نوعیت کے وظائف دے کے انہیں خوش رکھنے کی سرتوڑ کوشش کی گئی تاکہ معاملہ امن وسلامتی کے ساتھ طے ہو جائے لیکن آپ ہیں کہ آج اپنے اس علاقے پر وہی کچھ کر رہے ہیں جو امریکہ بہادر اور اس کے اتحادی' عراق، افغانستان اور فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اپنے شہریوں کی دکانیں مسمار کر رہے ہیں، ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر رہے ہیں۔ ان پر اسی طرح سے بمباری کر رہے ہیں جس طرح امریکہ نے آپ کی فضائی حدود سے افغانستان پر بمباری کی تھی کیا اوپر سے آنے والے بم میں کوئی ایسا نظام بھی موجود ہیں کہ جس کے مطابق وہ صرف اور صرف طالبان اور القاعدہ کے لوگوں کی جانیں ہی لیتا ہو اور دوسرے معصوم اور بے گناہ لوگوں کی موت کا باعث نہ بنتا ہو۔ جناب وزیراعظم! آپ کے پاس ایسے بم ہیں جو صرف اور صرف طالبان اور دہشت گردوں کے لیے بنائے گئے ہیں تو ان کی تفصیلات سے ہم لوگوں کو بھی آگاہ کر دیں، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

ایک طرف تو آپ اتنا بڑا اقدام کرتے ہوئے بھی نہیں ہچکچاتے اور دوسری طرف یہ چند قادیانی آپ کے قابو سے باہر ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ کہ وہ اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے، نہ ہی امتناع قادیانیت آرڈی ننس ۱۹۸۴ء کے وہ پابند ہیں۔ اس کے برعکس قادیانی عقیدہ کے مطابق اُن کے سوا تمام امتِ مسلمہ کافر ہے اور اس طرح وہ جنابِ وزیراعظم، صدر مملکت اور تمام اعیانِ حکومت کو بھی کافر ہی سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو غیر تسلیم ہی نہیں کرتے پھر انہیں اسلامی شعائر اختیار کرنے کا کوئی حق نہیں اور قانون بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ قادیانیوں کو اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکنا اور قانون پر عملدرآمد کرانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حکومت پاکستان کا یہ رویہ صحیح اور درست رویہ ہے؟ ایک طرف کی انتہا اور بھرپور اقدام بھی مسلمانوں کے لیے دل آزاری کا باعث اور دوسری طرف بے حد اور ناجائز نرمی بھی مسلمانوں کے لیے دل آزاری کا باعث' آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا ہم یہ سمجھیں کہ موجودہ حکومت کا بنیادی کام صرف اور صرف مسلمانوں کی دل شکنی ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں:

تم جسے چاہو چڑھا لو سر پر
ورنہ یوں دوش پہ کاکل ٹھہرے

اندر کی بات آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی، بلکہ اب تو پاکستان کے علاوہ ساری دنیا جانتی ہے کہ ایسا کیوں ہے؟ نہ تو آپ کی بیرونی حکمت عملی ملکی مفاد میں ہے اور نہ ہی داخلی حکمت عملی۔ آپ اپنے ہر عمل سے یہ بات واضح کر رہے ہیں کہ آپ

کی لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔کیا ہم آپ سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتے ہیں کہ چیچنیا سے لے کر فلسطین تک ہر جگہ مسلمانوں کو دہشت گرد کہہ کر انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے لیکن آپ کی طرف سے کوئی ایسا بیان کبھی اخبارات کی زینت بنا کہ عراق کے مسلمانوں پر بمباری بند کی جائے۔فسلطین کے معصوم بچوں،عورتوں اور بوڑھوں کو یوں موت کے گھاٹ نہ اتارا جائے۔آپ کے پاس اس بات کا کیا جواز ہے کہ آپ قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں' کیا آپ اِن کی حفاظت پر مامور ہیں؟ جبکہ قادیانیوں کا ایک باقاعدہ مشن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں مستقل طور پر قائم ہے۔اسرائیل کی حکومت جو پوری دنیائے اسلام کے لیے دردِ سر بنی ہوئی ہے' نے قادیانیوں کو اپنے ہاں مشن قائم کرنے کی اجازت کیوں دی؟ کیا کبھی کسی پاکستانی حکومت نے قادیانیوں سے یہ دریافت کیا کہ جس حکومت کو پاکستان نے ابھی تک تسلیم نہیں کیا وہاں آپ کا مشن کیسے کام کر رہا ہے اور وہ کونسا کام ہے جو اسرائیل کے دارالحکومت میں بیٹھ کر سرانجام دے رہے ہو؟ آپ کے ہر کام سے قادیانیوں کے تحفظ کا پہلو نکلتا ہے اور آپ کی ہر حکمت عملی سے مسلمانوں کی دینی اقدار کو نقصان پہنچانے کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے۔آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ ہم اس پر صرف باز پرس کرتے ہیں' تو آپ کے مقدس چہرے پر غم وغصے کی لہر دوڑ جاتی ہے اور آپ کا سارا زورِ حکومت ہم بے چارے مسلمانوں پر صرف ہونے لگتا ہے۔آخر آپ کی ان حکمت عملیوں کا کیا جواز ہے؟ آپ کو دینی مدارس کی تلاشی لینا پڑتی ہے،نصاب سے جہاد کی آیات خارج کرنا پڑتی ہیں،مسجدوں سے آپ کو شکایت ہے، داڑھی والا آپ کو پسند نہیں کہ کہیں وہ طالبان یا القاعدہ کا رکن ہی نہ ہو۔کبھی آپ نے یہ بھی دیکھا کہ چناب نگر کے تہہ خانوں میں کیا ہو رہا ہے؟ ان کے کن کن دشمنانِ اسلام وایمان سے رابطے ہیں اور کیوں ہیں؟ خود آپ کی حکومت کے اندر کن اہم عہدوں پر قادیانی فائز ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کے پاس ان باتوں کے لیے کوئی وقت نہیں۔قادیانی خرمستیوں کی روک تھام کے لیے اس ملک میں کوئی قانون نہیں اور اگر ہے تو اس پر حکومت دانستہ عمل نہیں کرواتی۔آپ توہین رسالت مآب ﷺ کے قانون میں ایسی ترمیم تو ضرور چاہتے ہیں جس سے یہ قانون عملی طور پر بے اثر ہو جائے لیکن امتناعِ قادیانیت آرڈی ننس ۱۹۸۴ء کا نفاذ شاید آپ کے فرائض میں شامل نہیں۔یہ باتیں یوں تو پرانی ہیں لیکن چونکہ آپ نئے ہیں اس لیے آپ کے گوش گزار کرنا ہمارا فرض تھا سو ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔کہ آپ کی تمام تر کاوشوں کا رُخ اس طرف ہے' جہاں سے اسلام اور مسلمانوں کو کسی قسم کی خیر کی توقع تھی نہ اب ہے۔آپ ایک ایسے سائے کے پیچھے بھاگے جارہے ہیں کہ جس کی اصل آپ بھی جانتے ہیں اور ہم بھی لیکن آپ اور ہمارے درمیان فرق صرف یہ ہے کہ آپ لوگ اقتدار پر ہیں اور آپ کو اپنے اقتدار کے مقابلے میں کسی اور شے سے کوئی خاص لگاؤ نہیں ہے۔ ہم اس مرض کے مریض نہیں ہیں۔نہ ہم کسی کے سیاسی حریف ہیں۔اور نہ ہی ہمارا انتخابی سیاست سے کوئی تعلق ہے۔لہٰذا ہماری گزارشات پر غور فرمائیں کہ ہم اس ظاہری زندگی کی آسودگی کے لیے کبھی کوشاں نہیں ہوئے بلکہ ہمارے سامنے ہر وقت مرنے کے بعد کی مستقل زندگی رہی ہے اور قیامت کے دن سرخروئی ہمارا مقصدِ حیات ہے۔اگر آپ واقعی قادیانی نہیں تو

ہماری ان گزارشات پرغور کیجئے اورانہیں حل کیجئے کہ ہم پاکستانی اپنے وزیرِاعظم کے سامنے ہی اپنے مسائل اورمشکلات پیش کرسکتے ہیں۔امریکہ کے صدربش کے سامنے تو ان گزارشات کو ہم پیش نہیں کرسکتے جو ان مشکلات کا بنیادی سبب ہے۔ ہمت کیجئے حوصلہ رکھیں اللہ کی رضا کی خاطر اگر کوئی دنیاوی طاقت ناراض ہوبھی جائے تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ یہ کل کی بات ہے کہ فلپائن کے ڈرائیور کو اغوا کیا گیا اوراعلان کیا گیا کہ فلپائن عراق سے اپنی فوجیں نکال لے تو فلپائنی ڈرائیور رہا کردیا جائے گا۔ چنانچہ ہم نے دیکھا اورآپ نے بھی یقیناً دیکھا ہوگا کہ فلپائن نے اپنے ایک ڈرائیور کو رہا کرانے کے لیے عراق سے اپنی تمام فوجیں نکال لیں اورامریکہ بہادراس کا کچھ نہیں بگاڑ سکا۔فقط ایک مذمتی بیان تک بات محدود رہی تھی۔آپ ہمت کیجئے اور ملک وقوم کے حق میں فیصلہ کن اقدامات کیجئے کہ اس وقت جو صورتِ حال ہے، وہ انتہائی خطرناک، پریشان کن اور مایوس کن ہے:

دشتِ سراب میں ہوئے جتنے سفر ہوئے　　بیکار ہو کے رہ گئی منزل کی جستجو
ہم لوگ تیرے شہر میں یوں در بدر ہوئے　　ہم پر کھلا نہ در کوئی دستک کے باوجود

مسافرانِ آخرت

☆جامعہ حنفیہ بورے والا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مختاراحمد مظاہری ۱۹رستمبر۲۰۰۴ء بروز اتوار انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم نے ایک طویل عرصہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔وہ امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کے استاد تھے۔تمام عمر دینی علوم کے درس وتدریس میں گزاری اور نام ونمود کی کبھی خواہش نہ کی۔اُن کے سینکڑوں شاگرد اندرون وبیرون ملک خدمتِ دین میں مصروف عمل ہیں۔

☆ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے دیرینہ دوست اور کرم فرما چودھری نادر علی (ناگڑیاں، ضلع گجرات) گزشتہ ماہ انتقال کرگئے۔

☆مجلس احراراسلام جلال پور پیروالا کے رکن منشی افتخاراحمد کے بہنوئی منشی محبوب احمد گزشتہ ماہ انتقال کرگئے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔(ادارہ)

دعائے صحت

☆مجلس احراراسلام شہلی غربی (تحصیل حاصل پور) کے رکن جناب حافظ محمد کفایت اللہ شدید علیل ہیں۔

☆مجلس احراراسلام جلال پور پیروالا کے رکن محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی کی والدہ محترمہ، اہلیہ اور دختران بیمار ہیں۔

قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔(ادارہ)

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری
مدیر: ماہنامہ ''تعمیر افکار'' کراچی

جدت پسندی، اعتدال اور رواداری کے خوش نما عنوانات

ایک یہودن کے خیالات کی روشنی میں

شیرل بنارڈ افغانستان میں امریکی سفیر زلمے خلیل زاد کی اہلیہ ہیں۔ انہوں نے ایک امریکی تھنک ٹینک کے تحت ''سول ڈیموکریٹک اسلام'' کے عنوان سے ایک رپورٹ مرتب کی ہے۔ جس کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ یاد رہے یہ خاتون آسٹریلین یہودی ہیں۔

''ہمیں سب سے پہلے جدیدیت پسند قیادت کو آگے لانا ہوگا، لیڈروں کے لیے رول ماڈل بنانا ہوگا۔ جن جدت پسند عناصر کو ماضی میں سزاؤں کا سامنا کرنا پڑا ہو، انہیں شہری حقوق کے ایک بہادر لیڈر کے طور پر سامنے لانا ہوگا۔

دوسرے مرحلے پر ہمیں اسلامی دنیا میں جمہوری معاشرے (سول سوسائٹی) کے فروغ کے اقدامات کی کوشش کرنی ہوگی۔ اس مقصد کے لیے غیر سرکاری تنظیموں اور دیگر شہری اداروں کو آگے لانا ہوگا۔ کیوں کہ کسی بحرانی صورت حال میں انہی میں سے ایک جمہوری قیادت ابھر سکتی ہے۔

ہمیں امریکی، جرمن اور مغربی اسلام کو فروغ دینا ہوگا۔ اس مقصد کے لیے افہام و تفہیم کی ضرورت پڑے گی۔ ہمیں ہر صورت میں بنیاد پرستوں کی کھل کر مخالفت کرنی ہوگی۔

اسکولوں کے نصاب میں جمہوری اسلام کے پیغام کو نمایاں کر کے شامل کیا جائے۔ بنیاد پرستوں نے مسلم ممالک میں تعلیم کے شعبے پر اپنی گرفت مضبوط رکھنے کی زبردست کوشش کر رکھی ہے، ہمیں یہاں اپنے قدم جمانے ہوں گے۔ ہمیں تعلیم اور نوجوانوں پر بھرپور توجہ مرکوز کرنی ہوگی، ہمیں بنیاد پرستوں کے تضادات کو نمایاں کر کے سامنے لانا ہوگا۔ جدت پسند عناصر کو سامنے لانا ہوگا۔ ہمیں انتہائی چنیدہ سیکولر عناصر کی بھرپور مدد کرنی پڑے گی۔ ہمیں بنیاد پرستوں کو ایک دشمن کے طور پر سامنے لانا ہوگا۔''

ان اقتباسات کی روشنی میں کیا یہ بات واضح نہیں ہو جاتی کہ جدت پسندی، اعتدال اور رواداری کے خوشنما عنوانات کے تحت فکری، علمی اور عملی سطح پر کام کرنے والے حضرات اور تنظیموں کے فکری منابع اور اغراض و مقاصد کیا ہیں۔

(مطبوعہ ''تعمیرِ افکار''۔ اگست ۲۰۰۴ء)

درس قرآن

محمد احمد حافظ

تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں

یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن. (البقرہ۔۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

تفسیر آیت

قرآن مجید میں یہ پانچویں نداء ہے جس میں اہل ایمان کو نسبتِ ایمان سے مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ ''تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔'' قرآن مجید میں روزے کو صوم کہا گیا ہے۔ صوم کے لغت میں معنی ہیں کسی چیز سے رک جانا۔ اصطلاح شریعت میں روزے کی نیت کے ساتھ روزے دار کا کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ مباشرت سے طلوع صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک رکے رہنے کا نام ہے۔ روزہ شعائر اسلام میں سے ہے اور ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ جس طرح پچھلی امتوں پر روزے فرض کئے گئے۔ اسی طرح امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں، مفسرین کا کہنا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی بھی امت روزوں کی فرضیت سے خالی نہیں رہی۔ قرآن مجید میں اس بات کا ذکر کہ ''روزے تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے'' بتلانے کا مقصد یہ ہے کہ اگر تم اسے اپنے آپ پر مشقت سمجھتے ہو تو پھر یہ مشقت صرف تم سے نہیں لی جا رہی بلکہ تم سے پہلے لوگوں سے بھی یہ مشقت لی گئی ہے۔

مقصدِ روزہ حصولِ تقویٰ ہے

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن، روزہ کا سب سے بڑا مقصد حصولِ تقویٰ ہے، تقویٰ عظیم ترین صفت ہے اور اس صفت کو انسانوں کے اندر پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجے، کتابیں نازل فرمائیں، رسولوں کو حکمت و موعظت سے بھرپور جوامع الکلم عطا فرمائے۔ دراصل تقویٰ اس دلی کیفیت کا نام ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد انسان گناہوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور خیر و بھلائی کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے۔ روزے کا مقصد یہی ہے کہ یہ کیفیت انسان کے اندر راسخ ہو جائے تا کہ شیطانی و نفسانی وساوس اور ان سے لاحق ہونے والے خطرات سے انسان محفوظ رہ سکے۔

ماہِ رمضان تربیتی پیریڈ

روزے کی فرضیت رمضان کے مبارک مہینے میں ہے۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا گیا شَھْرُ رَمَضَانَ

الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرآنُ ھُدیً لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَان فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ. (البقرہ) (رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور (جس میں) دلیلیں ہیں راہ پانے کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی، پس تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے تو ضرور روزے رکھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی پانچ چیزوں پر بنیاد رکھی گئی ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا (متفق علیہ) رمضان کا مہینہ مسلمانوں کے لئے سالانہ تربیتی پیریڈ ہوتا ہے۔ اس تربیتی پروگرام میں تین چیزوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ (۱) روحانی تربیت: کہ روزے کے ذریعے انسان خواہشات نفس پر قابو پانا سیکھتا ہے اس مہینے میں انسان نفس کی خواہش پر کیئے گئے سال بھر کے صغیرہ گناہوں کو معاف کرواسکتا ہے۔ سال بھر میں ہونے والی کوتاہیوں کا جائزہ لے کر آئیندہ ان کے ارتکاب سے رکنے کا عزم کرسکتا ہے۔ (۲) اجتماعی اخلاق کی تربیت: کہ امت کا اتحاد و نظام قوی ہو، عدل و مساوات کی محبت پیدا ہو، روزے دار میں غیبت، چوری بدنظری، کاہلی وسستی جیسی برائیاں ختم ہوں اور اس کے اندر ملاطفت، عفوودرگذر، غریبوں، بے کسوں کی غم خواری، خدمت خلق اور جذبۂ احسان پیدا ہو، وہ حق کی راہ میں مشقتیں اور سختیاں برداشت کرنے کی عادی ہو۔ (۳) جسمانی تربیت: کہ روزہ رکھنے سے انسانی بدن کی سالانہ تربیت بھی ہوجاتی ہے، سارا دن شریعت کے حکم کے مطابق کھانے پینے سے رکے رہنے کی وجہ سے انسانی جسم میں موجود فاسد مادے خارج ہوجاتے ہیں، معدے کو تقویت ملتی ہے، پہلے جسم کا اندرونی نظام بہت مصروف رہتا تھا اب دن بھر اسے آرام مل جاتا ہے۔ اس سے انسانی جسم کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے جو روحانی قوت کے لئے بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔

روزے کے فضائل وثمرات:

روزہ رکھنے کے بے شمار فضائل ہیں، مثلاً انسان کے ہر نیک عمل کا اجر وثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود (اپنی شان کے مطابق) اس کا بدلہ دوں گا (یعنی اجر سات سو گنا سے بھی بہت بڑھ جائے گا جس کا ادراک انسانی عقل نہیں کرسکتی) روزے دار کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔ روزہ کی وجہ سے منہ میں پیدا ہونے والی بو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہوتی ہے۔ روزہ جہنم سے بچاؤ کی ڈھال بن جاتا ہے۔ ماہ رمضان میں جنت کے تمام دروزاے کھول دئے جاتے ہیں، شیطان کو قید کردیا جاتا ہے، صوفیاء کرام نے سالکینِ راہِ طریقت کے لئے چار چیزوں کو بنیاد بنایا ہے۔ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا اور لوگوں سے کم کم ملنا، یہ چاروں چیزیں بہت آسانی کے ساتھ رمضان میں حاصل کی جاسکتی ہیں، پہلی چیز روزے سے، دوسری تراویح سے

اور تیسری اور چوتھی چیز اعتکاف ہے، لیکن اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ تمام فضائل وثمرات صرف اسی وقت حاصل کئے جا سکتے ہیں جبکہ روزے کے تمام آداب وشرائط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے، ورنہ ایک معمولی گناہ بھی اس ساری بھوک پیاس اور مشقت کو غارت کرسکتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں وارد ہے: ''**من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه.**'' ترجمہ: جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کا اس کے دن بھر بھوکے اور پیاسے رہنے سے کوئی سروکار نہیں۔

روزہ اور قرآن

رمضان کا مہینہ رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کا مہینہ ہے، ان سے وہی شخص بہرہ ور ہوسکتا ہے جس نے عملاً اپنے آپ کو حصول سعادت کے لئے تیار کرلیا ہو، رمضان ماہِ صوم کے علاوہ ماہِ قرآن بھی ہے، اس لئے کہ اس مبارک مہینے میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ قرآن ہمیں بہترین زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھاتا ہے، اچھائی اور برائی میں تمیز کرنے کا واضح فرق اور معیار عطا فرماتا ہے خدا اور بندے کے آپس کے تعلق پر روشنی ڈالتا ہے، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے نشیب وفراز پر چلنے کے گر بتاتا ہے۔ یہ مہینہ تزکیۂ نفس کا بھی ہے کہ اس مہینے میں انسان اپنے علم وعمل کا تزکیہ کرسکتا ہے، اپنی روحانی تربیت کرسکتا ہے، اس مقصد کے لئے بھی قرآن ہی ہماری مدد کرتا ہے۔ اس مہینے میں اللہ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتی ہیں، سعادت مند لوگ ان رحمتوں سے اپنا حصہ بھرپور انداز میں وصول کرتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ان رحمتوں سے محروم رہتا ہے تو اس کی بدنصیبی میں کیا کلام ہوسکتا ہے۔

الہُدیٰ

- رمضان کے روزے ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض عین ہیں۔
- روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ اہل ایمان تقویٰ، پرہیزگاری، اختیار کریں۔ ان کی روحانی ترقی ہو، اعمال و اخلاق کی تربیت ہو اور وہ جسمانی طور پر مشقتوں کے عادی ہوجائیں۔
- روزہ بندے کو اپنے رب کا محبوب ومقرب بناتا ہے۔ عبادت وتلاوت اور ذکر واذکار کے ذریعے انسان ایمان وعمل کی زبردست طاقت حاصل کرتا ہے۔
- جو شخص جان بوجھ کر روزہ چھوڑ دے وہ موجبِ لعنت بن جاتا ہے۔
- رمضان کے مہینے کے خاص اعمال روزہ رکھنا، تلاوت کرنا، نوافل کا اہتمام کرنا، غریبوں بے کسوں اور بے نواؤں کی خبر گیری کرنا، صبر وضبط سے کام لینا، اہل وعیال پر رزق کی وسعت کرنا اور چھوٹی بڑی تمام برائیوں سے اپنے آپ کو روک لینا۔

درس حدیث

یحییٰ نعمانی (الفرقان لکھنؤ)

استقامت

(۲)

اللہ کی اطاعت شعاری کو اپنا مستقل طریقہ اور اس کے دین پر سرد وگرم حالات میں جم جانے والے بندوں کا کیا عظیم حال ہے!۔ ان کی دل بستگی اور راہ حق پر قدم جمانے کے لیے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملائکہ ان کے ہم دوش کر دیے جاتے ہیں، جو ان کے دلوں کو ربانی کیفیات اور رحمانی سکینت سے معمور کرتے رہتے ہیں، ہر دم قدم ان کی رفاقت و مدد کرتے ہیں، اور راہ حق میں ان کی سرفرازیوں اور اقبال مندیوں کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اور اگر اللہ کے تقدیری وتکوینی فیصلے کے تحت وہ مشکلات ومصائب سے دوچار بھی ہوتے ہیں، تو بھی ان کے قلوب کو ملائکہ مطمئن رکھتے ہیں۔ اللہ کے یہ مقرب بندے جب دنیا کی لذتوں سے محروم ہوتے ہیں، اور عیش کوشوں کی لذت اندوزیوں اور زیب وزینت آرائیوں سے دور سادہ وفقیرانہ زندگی گذارتے ہیں، اس وقت بھی ان کا دل خوش وخرم اور خدامست وخدا آشنا ہوتا ہے۔

(۱) حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: حضور! مجھے اسلام (لانے کے بعد) کسی ایسی (جامع) بات کا حکم دے دیجئے جس کے بارے میں آپ کے علاوہ کسی سے کچھ نہ پوچھنا پڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ٹھیک ٹھیک قائم رہو۔ (صحیح مسلم)

استقامت کیسی جامع صفت ہے اور اس کا دین میں کتنا اونچا درجہ ہے اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جب کسی ایسی جامع نصیحت کی درخواست کی گئی جس کے بعد پھر کسی سے کچھ پوچھنے کی حاجت نہ رہے تو آپ ﷺ نے بس یہ فرمایا کہ: کہو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ سنن ترمذی اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہو: میرا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ اللہ کی ربوبیّت اور اپنی بندگی کے اقرار پر استقامت اختیار کرنے کا مطلب ہے کہ اس اقرار وایمان کے بعد اللہ کی جیسی بندگی والی زندگی اور اس کے احکام کی جیسی پابندی ہونی چاہئے انسان ویسا کرنے کی کوشش کرے۔

تصوف کے مشہور امام شیخ ابوالقاسم قشیریؒ فرماتے ہیں: استقامت ایسا مقام ہے جس سے دین کے تمام ارکان کامل ہوتے ہیں۔ یہ ہزار خوبیوں اور خیر وسعادت کا سبب بنتی ہے۔ جس کے دینی حال میں استقامت نہ ہو تو اس کی سعی وکوشش ناکام ہی رہے گی۔ (**الاستقامة درجة بها كمال الأمور وتمامها، وبوجودها حصول الخيرات ونظامها،**

ومن لم یکن مستقیما فی حالہ ضاع سعیہ وخاب جھدہ)۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ٹھیک دین وشریعت پر کار بند رہو، (اور اگر پورے طور پر شریعت کی پابندی نہ ہوسکے، کچھ غلطی ہوجائے تو بہر حال) اعتدال میں رہتے ہوئے جتنا کر سکو اتنا کرو۔ اس لئے کہ یہ بات طے ہے کہ تم میں سے کوئی (محض) اپنے عمل کی بناء پر جنت میں داخلہ نہیں پائے گا۔ (حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ) لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں بھی نہیں الا یہ کہ اللہ اپنی رحمت اور انعام سے مجھے ڈھانپ لے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے پہلے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ شریعت پر استقامت اختیار کریں۔ حدیث میں "سدّدوا" کا لفظ آیا ہے، جس کے معنی ہوتے ہیں کسی بھی قول یا عمل میں بالکل حق وصدق کو اختیار کرنا۔ اور یہ بالکل وہی چیز ہے جس کو اوپر استقامت کہا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ بھی اشارہ فرمایا کہ اگر عزم کی کمزوری اور نفس وشیطان کے وسوسوں کی وجہ سے کسی بندے کی استقامت میں رخنہ پڑ جایا کرے تو وہ استقامت کے مطلوبہ درجہ کو حاصل کرنے کی اپنی طرف سے پوری کوشش کرے اور جتنا کر سکے کرے، ارشاد فرمایا "**وقاربوا**"۔

پھر آپ ﷺ نے اس طرف بھی اشارہ فرمایا کہ اگر کسی سے مکمل استقامت کے ساتھ شریعت کی پابندی نہ ہوسکے تو بھی اس کو مایوس نہیں ہونا چاہئے، اس لیے کہ کوئی انسان بھی اپنے عمل کی بنیاد پر جنت کا مستحق نہیں ہوسکتا، ہر ایک کو اللہ کی رحمت اور اس کا انعام ہی جنت میں لے جائے گا۔ جنت اللہ کا انعام ہے، بندے کا اللہ پر حق نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اعمال صالحہ کا کوئی دخل جنت کے حصول میں نہیں ہے اور نہ یہ حدیث ان آیتوں اور حدیثوں کے خلاف ہے جن میں اعمال صالحہ کی بنیاد پر اہل ایمان کے جنت پانے کا تذکرہ ہے، بلکہ اس کا اصل مدعا یہ ہے کہ اگر جنت اپنی محنت اور استحقاق سے ملتی تو کوئی اس کا حق دار نہ ہوتا۔ جنت تو اللہ کا انعام اور اس کا صدقہ ہے۔ اور وہ کریم توبہ کرنے والے گناہ گاروں اور اپنی سکت بھر اس کی شریعت کے اتباع کی کوشش کرنے والوں کو اس انعام سے ضرور نوازے گا۔ لہٰذا اگر بندے کو پورے طور پر استقامت کی شان نہ حاصل ہو سکے، تو اس کو اس مقام کے قریب ہونے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اسی پر اللہ سے امید رکھنی چاہئے کہ وہ اس کو جنت عطا فرمائے گا۔ ہاں! نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر نظر کر کے اپنے اس انعام سے ضرور نوازے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب تعجب سے پوچھا کہ کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ بھی اپنے عمل واستحقاق کی بنیاد پر جنت میں نہیں جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نہیں! میں بھی نہیں، الّا یہ کہ مجھ پر بھی اللہ اپنی رحمت کا سایہ کرے" تو اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ جنت میرے حق میں بھی اللہ کا انعام اور احسان وفضل ہی ہے۔

اس حدیث کا اصل پیغام وتعلیم ہم سب لوگوں کے لیے یہ ہے کہ سارے اہل ایمان استقامت کے مقام کے

حصول کی کوشش کریں اور مکمل طور پر شریعت کی پابندی کا عزم کریں۔ اگر کسی کو یہ مقام حاصل نہ ہوسکے تو وہ اس کے قریب ہونے کی کوشش کرے اور اللہ سے اچھی امید رکھے۔

یہ حدیث دراصل اللہ کی رحمت کا اعلان ہے۔ اوّل تو اللہ کی شریعت ہی آسان ہے پھر اللہ ایسا رحیم ہے کہ اگر انسان سے اپنی سی کوشش کے بعد کوتاہیاں ہوجاتی ہوں تو بھی اس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ اگر ہم سے گناہ ہوجائے اللہ کا کوئی حکم ٹوٹ جائے پھر ہم توبہ کرلیں تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ ہمارے گناہ معاف کرکے ہمیں استقامت والے بندوں میں شامل فرمالے گا۔ **فا للّٰہ الحمد کلّہ**۔

(۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو۔ اور تم مکمل طور پر استقامت اختیار نہیں کرسکو گے۔ (تو جس قدر ہوسکے کرو) اور جان لو کہ تمہارے سارے اعمال میں نماز سب سے بہتر عمل ہے۔ اور وضو کی پابندی صرف اللہ پر ایمان رکھنے والا بندہ ہی کرسکتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، مسند احمد)

اس حدیث میں بھی رسول اللہ ﷺ نے استقامت کا حکم دینے کے بعد اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ مکمل استقامت یعنی اپنے قول وعمل اور باطنی نیتوں اور خیالات وجذبات میں شریعت کی پابندی یہ نہایت اونچا مقام ہے اور کم ہی لوگوں کو حاصل ہو پاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی یہ کمال حاصل نہ کرسکے تو اپنے طور پر اس کی کوشش تو کرنا ضروری ہے...... آپ ﷺ نے گویا استقامت کے حصول کے عملی طریقے کی طرف اشارہ فرمایا کہ نماز اس مرتبہ کے حصول میں سب سے زیادہ مددگار عمل ہے۔

نماز انسان کو اللہ سے تعلق ومحبت کی صفت سے مزیّن کرتی اور اس کے قلب وباطن کو ہویٰ وہوس کی گندگیوں سے اس طرح پاک کرتی ہے کہ اس کے لیے استقامت کے ساتھ اللہ کے حکموں پر جم جانا اور ان کی پوری پابندی کرنا آسان ہوجاتا ہے...... سورہ ہود کی جو آیت اوپر ذکر کی جاچکی ہے اور جس میں آنحضرت ﷺ کو اور تمام اہل ایمان کو کفر وظلم کے مقابلے میں استقامت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہاں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس استقلال واستقامت کے حصول کی تدبیر یہ ہے کہ تم نماز کا خصوصی اہتمام کرو۔ قرآن مجید میں یہ بات بار بار فرمائی گئی ہے کہ اللہ کی راہ میں شیطان اور اس کے اعوان وانصار کی طرف سے جو مزاحمتیں پیش آتی ہیں ان کے مقابلہ کے لیے بندے کو اصل روحانی طاقت نماز سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ نماز (اور اچھی نماز) کے نتیجہ میں انسان کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور مضبوط تعلق قائم ہوجاتا ہے، پھر اس کے قلب پر انوار وبرکات رحمانی کا فیضان ہوتا ہے، اس کا دل وسوسوں اور کمزوریوں سے پاک اور نفس وشیطان اور کفر وظلم کے مقابلے کے لیے تیار ہوجاتا ہے۔

پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی قسط: ۷

خلافت وملوکیت

فریقِ مخالف کا آیتِ استخلاف اور حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ سے انحراف

گزشتہ صفحات میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ، مولانا امجد علی رضوی بریلوی اور مولانا قاضی مظہر حسینؒ کے حوالہ جات پیش کئے گئے ہیں کہ ان کے نزدیک خلفاء راشدین میں حسب ذیل شخصیات شامل ہیں:

☆ امام اہلسنت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ کے نزدیک:

(۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ...... خلافتِ راشدہ خاصہ

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ...... خلافتِ راشدہ عامہ

(۳) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ...... (بوجہ ہمرنگ ہونے کے) خلافتِ راشدہ

☆ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا قول: خلفائے اربعہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، اور عمر بن عبدالعزیزؒ

☆ مولانا قاضی مظہر حسینؒ کا فرمان: خلفائے اربعہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ بطور تتمہ موعودہ خلافتِ راشدہ

☆ مولانا امجد علی رضوی بریلوی صاحب کا ارشاد: خلفائے اربعہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی

اس فہرست سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان بزرگوں نے صرف خلفائے اربعہ کو آیتِ استخلاف کا مصداق قرار دینے اور حدیثِ سفینہ کی رو سے خلافتِ راشدہ کو تیس سال تک محدود کرنے کے باوجود خلافتِ راشدہ کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے اس میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی کو شامل کرلیا ہے۔ جبکہ ان کے اپنے وضع کردہ اصول کے تحت خلفائے اربعہ کے علاوہ کسی کے دور پر بھی خلافتِ راشدہ کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف آیتِ استخلاف اور حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہ کی رو سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور پر ''خلافتِ راشدہ'' کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔ مگر دوسری طرف حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی (امامِ منتظر) کو زمرہ خلفائے راشدین میں شامل کرلیا گیا ہے۔ اگر آیت کا تعلق مظلوم مہاجرین کے ساتھ تھا تو یہ حضرات کیونکر اس کا مصداق ہوگئے۔ بالخصوص ''امام مہدی'' جو چودہ صدیاں بیت جانے کے باوجود پیدا ہی نہیں ہوئے وہ کس طرح مہاجرین اوّلین میں شامل ہوکر آیت استخلاف کا مصداق ہوگئے۔

اہل تشیع کے عقیدے کے مطابق ’’امام موصوف‘‘ ۲۵۶ھ میں پیدا ہوکر ۲۶۱ھ میں بعمر پانچ سال ایک غار میں روپوش ہوگئے ہیں۔ کہیں رضوی صاحب کا یہ عقیدہ تو نہیں کہ موصوف اس سے بھی بہت پہلے آیتِ استخلاف کے نزول وقت ہی تشریف لا چکے تھے۔

اجوبۂ اربعین، مجموعہ تفسیر آیاتِ قرآنی، بہار شریعت اور اس طرح کی بہت سی دیگر کتب مسلسل شائع ہورہی ہیں جن میں مدت خلافتِ راشدہ کو تیس سال میں محدود کرنے کے باوجود بعض مجبوریوں کی بنا پر بڑھا دیا گیا ہے لیکن مولانا قاضی مظہر حسین سمیت کسی کی جبیں پر کبھی کوئی شکن نہیں پڑی، اس کے برعکس جب کسی نے ازروئے قرآن وحدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد قرار دے دیا تو فوراً قوتِ غضبیہ متحرک ہوجاتی ہے اور امت کو ’’گمراہی‘‘ سے بچانے کے لیے ایک کتاب بعنوان ’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نادان حامی (غالی گروہ)‘‘ کا علمی دنیا میں اضافہ کردیتے ہیں۔ **فیاللعجب!**

اس بحث کے آغاز میں زیرعنوان ’’اصطلاح خلافت راشدہ کا مآخذ‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد گزر چکا ہے۔ جس میں ’’**الخلفاء الراشدین المدیین**‘‘ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جن سے بہت بعد میں خلافت راشدہ اور خلفائے راشدین کی اصطلاحات وضع ہوئیں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی رو سے ’’خلیفۂ راشد‘‘ ثابت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ یہ بتایا جا چکا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بحیثیت صحابی ’’**الراشدون**‘‘ میں شامل ہیں۔ یعنی قرآن نے انہیں راشد قرار دے دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے نام لے کر ’’ہادی اور مہدی‘‘ ہونے کی دعا بھی فرمائی ہے۔ اسے حدیث ’’**علیکم بسنتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین المھدیین**‘‘ کے مصداق ہونے سے کیسے خارج کیا جاسکتا ہے؟

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مہدی ہونے پر مولانا قاضی مظہر حسین پھبتی کستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

’’یہ صحیح ہے کہ قرآن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو راشدون فرمایا ہے اور حدیث میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں ہادی ومہدی ہونے کی دعا فرمائی ہے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ راشد کا معنی ہدایت والا اور مہدی کا معنی ہدایت یافتہ ہے تو جب قرآن نے راشد فرمادیا تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کیوں فرمائی! کیا قرآن کا اعلان کافی نہیں تھا؟‘‘

(حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نادان حامی غالی گروہ ص ۵۵)

قاضی صاحب سے کون عرض کرے کہ جب راشد کا معنی ہدایت والا اور مہدی کا معنی بھی ہدایت یافتہ ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بقول آپ کے خلفائے اربعہ کے لیے ’’**الخلفاء الراشدین المھدیین**‘‘ کے الفاظ کیوں استعمال فرمائے! کیا ان کے لیے بھی قرآن کا اعلان کافی نہ تھا؟ حیرت تو اس پر ہے کہ یہ حدیث بھی قاضی صاحب نے زیرعنوان ’’حدیث علیکم بسنتی‘‘، ص ۵۴ پر نقل کی اور اس کے بالکل سامنے کے صفحہ نمبر ۵۵ پر ’’استہزاء باللہ والرسول صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ کے بھی مرتکب ہوگئے۔

قاضی صاحب حضور نبی کریم ﷺ کو مشورہ دیتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ:

اگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ از روئے قرآن آیت استخلاف کا مصداق ہونے کی وجہ سے خلیفۂ راشد تھے تو پھر دعا کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر آیت کے پیش نظر مکرّر دعا بھی فرماتے تو یہ دعا ہونی چاہیے تھی کہ اللھمّ اجعلهُ خليفتاً راشداً اے اللہ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد بنا۔ (ایضاً ص ۵۵)

قاضی صاحب کے نزدیک بھی تو خلفائے اربعہ آیت کے مصداق ہونے کی وجہ سے خلفائے راشدین کہلاتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کو انہیں مہدی ''المهديين'' کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور قاضی صاحب جو ثبوت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلیفۂ راشد ہونے کے لیے مانگ رہے ہیں، کیا خلفائے اربعہ میں سے بھی کسی ایک کے لیے فراہم کیا ہے؟ یعنی اللھمّ اجعلهُ خليفتاً راشدًا ۔معلوم نہیں کہ انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلیفۂ راشد ہونے پر غصہ ہے یا آنحضرت ﷺ کے ان کے حق میں دعا کرنے پر ''اللھمّ اجعله هادياً مهدياً .....'' انہوں نے اپنی زندگی کے آخری سانس تک سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو راشد تسلیم نہیں کیا اور ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نادان غالی گروہ'' نامی کتاب لکھ کر گنجائش ہی ختم کر دی اور اب غصے کی صرف ایک وجہ باقی رہ جاتی ہے کہ حضور ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کیوں فرمائی؟ تو اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ''نادان حامیوں یا غالی گروہ'' کا کیا قصور ہے؟ پھر جسارت ملاحظہ ہو کہ حضور نبی کریم ﷺ کی غلطی نکالی جا رہی ہے کہ انہیں یوں کہنا چاہیے تھا:

اللھمّ اجعله خليفتاً راشداً ''اے اللہ تو معاویہ کو خلیفہ راشد بنا'' لا حول و لا قوّة الاّ باللّٰه العلی العظيم۔

پڑا ہے ظلم کا بازو جہاں پر اہلِ باطل کا
کوئی ''شاہ'' پھر اٹھے کہ حق کا بول بولا ہو

حضور نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دیگر دعاؤں کے علاوہ ان کی خلافت کے لیے بھی بطور خاص پیش گوئیاں فرمائی ہیں:

(۱) آنحضرت ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا: اگر تو والی امر بن جائے تو لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ اس لئے فرمایا کہ خلافت آخر میں ان کے ہاتھ میں پہنچنے والی تھی۔ (ازالۃ الخفاء اردو، ج ۲ ص ۳۸۱)

(۲) ابن سعد اور ابن عساکر نے سلمہ بن مخلّد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ خداوندا تو ان کو کتابِ الٰہی کا علم عنایت کر'' ومكن له فی البلاد'' اور انہیں ملکوں کی حکومت عطا فرما اور انہیں عذاب آخرت سے بچالے۔ اور ترمذی نے بروایت عمیر بن سعد نقل کیا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرماتے تھے۔ خداوندا تو ان کے ذریعے سے

دوسروں کو ہدایت فرما۔اور ہدایت سے قطع نظر کر کے عقل بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ضروران کے لیے دعا کی ہوگی کیونکہ مختلف طُرق سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو معلوم ہو چکا تھا کہ وہ یعنی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کسی نہ کسی وقت میں خلیفہ ہوں گے اور چونکہ آپ ﷺ اپنی امت پر ازبس شفقت فرماتے تھے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم** ......تم پر حرص کرنے والا،ایمان والوں کے ساتھ مہربان، رحمدل،لہذا آنحضرت ﷺ کی کمال محبت نے جو آپ ﷺ کو امت کے ساتھ ہے اقتضاء فرمایا کہ آپ ﷺ اپنی امت کے خلیفہ کے لیے ہدایت کرنے اور ہدایت پانے کی دعائیں فرمائیں۔

جناب نبی کریم ﷺ کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے علم روایات سے واضح ہے اس کے بعد چند روایات نقل کی گئی ہیں۔(ازالۃ الخفاء اردو مترجم مولانا عبدالشکور لکھنوی ص ۲۷۵،جلد اوّل،فصل پنجم،بیان فتن)

محدث کبیر علامہ ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ:

سعید بن المسیّب جلیل القدر تابعی سے روایت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک دن نبی کریم ﷺ کو وضو کرا رہے تھے۔وضو کرتے ہوئے ایک دوبار حضور ﷺ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف غور سے دیکھا۔پھر فرمایا(**یامعاویۃ ان ولیت امراً فاتق اللّٰہ واعدل**) اے معاویہ!اگر تمہیں امارت مل جائے تو عدل وتقویٰ اختیار کرنا۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خلافت کی امید حضور ﷺ کے اس اشارہ ہی سے ہوگئی تھی کہ:''اے معاویہ !جب تم والی بنائے جاؤ تو لوگوں کے ساتھ مروّت واحسان کرنا''۔(براۃِ عثمانؓ ص ۵۵)

قاضی صاحب نے یہ بتانے کی زحمت گوارہ نہیں کی کہ آنحضرت ﷺ نے جو یہ خلافت کی دعائیں فرمائیں ان سے آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ:اے اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت عنایت کر مگر وہ راشدہ نہ ہو۔کوئی مسلمان ایسا تصوّر بھی نہیں کر سکتا یقیناً آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے خلافت راشدہ ہی کی پیشین گوئیاں اور دعائیں فرمائی تھیں۔اب قاضی صاحب کی اس تجویز کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو یوں فرمانا چاہیے تھا۔**اللھمّ اجعلہ خلیفتاً راشداً**۔اے اللہ!تو معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ راشد بنا۔

علاوہ ازیں مذکورہ بالا روایات سے یہ بھی واضح ہوگیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نگاہِ اقدس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں خلافت کی قابلیت،صلاحیت اور اہلیت موجود تھی اور ان کے دورِ خلافت میں مقاصد خلافت بھی حاصل ہوئے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنوی لکھتے ہیں کہ دو نعمتیں ان کو ملی ہیں۔استخلاف فی الارض کی نعمت ان کو حاصل تھی۔کیونکہ اہل حل وعقد یعنی مہاجرین وانصار نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور تمکین دین بھی ان کو حاصل تھی۔کیونکہ دین ان کا وہی تھا جو حضرات خلفاء ثلاثہ کا تھا اور وہ دین تمکین پا چکا تھا۔البتہ

ایک نعمت امن ان کو حاصل نہ تھی کیونکہ ان کے عہد میں باہم مسلمانوں میں لڑائیاں ہو رہی تھیں۔ (تحفۂ خلافت۔ص ۲۵)

اسی طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی استخلاف فی الارض کی نعمت حاصل تھی کیونکہ اہل حل وعقد نے بالاتفاق ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ یکے از عشرہ مبشرہ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور دیگر بہت سے جلیل القدر صحابہؓ نے بھی بیعت کی تھی۔ حضرت حسنؓ نہ صرف اہل حل وعقد میں سے تھے بلکہ وہ بقول امام اہل سنت اور قاضی صاحب ''خلیفہ راشد'' بھی تھے۔ (ہمارے نزدیک تو وہ ''الراشدون'' میں شامل ہونے کی وجہ سے خلیفہ راشد ہیں ہی) تعجب ہے کہ ایک خلیفہ راشد کی بیعت کرنے کے باوجود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو زمرۂ خلفائے راشدین سے خارج قرار دیا جارہا ہے۔ علاوہ ازیں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو نعمت امن کے ساتھ ساتھ تمکین دین کی نعمت بھی حاصل تھی۔ کیونکہ ان کا دین بھی وہی تھا جو سابقہ خلفاء راشدین کا رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے اس قول کے ساتھ قطعاً اتفاق نہیں کیا جاسکتا ''کہ انہیں تمکین دین حاصل نہ تھی بلکہ تمکین ملک وسلطنت حاصل تھی اور ان کے اطوار وانداز میں اور خلفائے اربعہؓ کے اطوار وانداز میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔ (ہدیۃ الشیعہ۔ص ۵۰)

علامہ عبدالعزیز فرہاروی لکھتے ہیں کہ: **واما معاویہ فھو وان لم یرتکب منکراً لکنہ' توسع فی المباحات** (النبراس شرح لشرح العقائد۔ص ۵۱۱)

مگر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کوئی منکر اور خلاف شرع کام تو ہرگز نہیں کیا تھا لیکن انہوں نے مباحات کے استعمال کرنے میں فراخی سے کام لیا۔

توسع فی المباحات سے کون سی حدود ٹوٹ گئی ہیں اور دین میں کیا تبدیلیاں واقع ہوگئی ہیں اور کیا اسے زمین وآسمان کا فرق کہا جاسکتا ہے؟ فیا اسفا امام اہل سنت' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''اور تمکین دین بھی ان کو حاصل تھی کیونکہ دین ان کا وہی تھا جو حضراتِ خلفائے ثلاثہ کا تھا۔ (تحفہ خلافت۔ص ۲۵)

تو اب سوال یہ ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے پیش رو خلفا کا دین مختلف تھا؟ ایسی سوچ رکھنے والوں کے لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان جسے شیعہ مجتہد صاحبِ نہج البلاغہ نے نقل کیا ہے' کافی ہے: **وَالظاھر انَ ربّنا واحدٌ ونبیّنا واحد ودعوتنا فی الاسلام واحدۃ لانستزیدھم فی الایمان باللہ والتصدیق برسولہٖ ولایستزیدوننا ......**

(نہج البلاغۃ۔ج ۲' ص ۱۱۴)

ظاہر ہے کہ ہمارا رب ایک ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہیں اور ہماری دعوت اسلام ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے میں نہ ہم ان سے زیادہ ہیں اور نہ وہ ہم سے زیادہ ہیں۔ **الامر واحد** ہماری اور ان کی دینی حالت ایک جیسی ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو تمکین دین کی نعمت حاصل تھی

۔ان کا بھی وہی دین تھا جو ان کے پیشر و خلفاء کا تھا اور وہی دین ان کے عہدِ خلافتِ راشدہ میں رائج اور غالب تھا اور یہی تمکین دین ہے جو دعائے نبوی کی برکت کا نتیجہ ہے۔آنحضرت ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا:''**اللھم علمه الکتٰب ومکن له فی البلادوقه العذاب**'' اے اللہ! انہیں قرآن کا علم سکھا دے اور مملکت میں انہیں تمکین (مضبوطی سے جما) دے اور انہیں عذاب سے محفوظ رکھ۔آنحضرت ﷺ کی اس دعا کا تعلق اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق تھا:

الذین ان مکناھم فی الارض اقامو الصلوٰة وآتوالزکوٰة وامروابالمعروف ونھو عن المنکر (سورة الحج)

''وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں ملک میں تمکین دیں تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں اچھے کام کا اور منع کریں برائی سے''۔اور جسے اس طرح کی تمکین حاصل ہوا سے ہرگز ہرگز تمکین ملک وسلطنت نہیں کہا جا سکتا۔

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ:**والجھاد فی بلادِالعَدوّ قائمٌ وکلمة الله عالیة والغنائم تردالیه من اطراف الارض والمسلمون معه فی راحةٍ وعدلٍ وصفحٍ وعفوٍ**۔(البدایہ والنہایہ۔الجزالثامن۔ص ۱۱۹)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں دشمنوں کے ممالک میں جہاد جاری رہا۔اللہ کا کلمہ سربلند رہا اور اطراف واکناف سے غنائم کی ریل پیل تھی اور مسلمان ان کے زیر سایہ راحت وعدل اور عفو ودرگزر کی زندگی بسر کرتے رہے۔

جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے:''جمہور علماء'' نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خلافت کو بھی خلافتِ راشدہ قرار دیا ہے۔یہ بات بھی عجائبات میں سے ہے کہ ان حضرات نے ایک تابعی کی خلافت کو ایک جلیل القدر صحابیٔ رسول ﷺ کاتبِ وحی، حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں غزوات (طائف، حنین وتبوک) میں شرکت کرنے والے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر فوقیت دے دی ہے۔

علامہ ابن حجر الہیتمی المکی ؒ لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مبارک ؒ سے پوچھا گیا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ میں سے کون افضل ہے؟ تو فرمایا:**واللہ انَّ الغبارَ الّذی دخلَ فی انفِ فرسِ معاویة مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم افضل من عمر بالفِ مرة** ......(تطہیر الجنان ص ۱۰)

اللہ کی قسم جو غبار آنحضرت ﷺ کی معیت میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا ہے وہ بھی ہزار درجے عمر بن عبدالعزیز ؒ سے افضل ہے۔

(جاری ہے)

شورش کاشمیریؒ

حمد باری تعالیٰ

کرم ایسا کیا اے مالک کون و مکاں تونے
کہ ہم پر سہل کر دی گردشِ ہفت آسماں تو نے

اٹھایا ایک لفظِ کُن سے یہ ہنگامۂ عالم
کیا اُمی لقب کو سرورِ کون و مکاں تو نے

ہمیں کونین میں خیر الامم کا مرتبہ بخشا
بنا کر اُمتِ پیغمبر ہر دو جہاں تو نے

ہم ایسے خاک کے ذروں کو مہر و ماہ کر ڈالا
بہ فیضِ خواجۂ کونین اے ربِ جہاں تو نے

بڑا اعزاز ہے، ختم الرسل کی چاکری بخشی
خلیل اللہ کے گھر کا بنا کر پاسباں تو نے

بڑھا کر ایک مشتِ خاک کو انساں بنا ڈالا
بنائے اس کی خاطر پھر زمیں و آسماں تو نے

ہم ایسے ناتوانوں کو گلیمِ بوذری دے کر
بنایا اس جہانِ رنگ و بُو کا رازداں تو نے

تیرے بندے شہنشاہوں کو خاطر میں نہیں لاتے
کیا دانشورانِ دیں کو بھی آتش بجاں تو نے

اب اس انعام سے بڑھ کر کوئی انعام کیا ہو گا
کیا شورشؔ کو حمد و نعت میں رطب اللساں تو نے

طفیل ہوشیار پوریؒ

نعت رسولِ مقبول ﷺ

عرفانِ حق کی شمع جلائی حضور نے
تاریکیوں میں راہ دکھائی حضور نے
کثرت پرست ایک ہی جلوے میں کھوگئے
وحدت کی مَے جو آکر پلائی حضور نے
مہر و وفا ، عطا و کرم میں خدا کے بعد
کی ہے جہاں کے دل پہ خدائی حضور نے
شیرازۂ حیات بکھرنے سے بچ گیا
بگڑی ہوئی بشر کی بنائی حضور نے
منزل نے گمرہوں کو گلے سے لگا لیا
کی اس طرح سے راہنمائی حضور نے
ملتی نہیں حضور کے اخلاق کی مثال
کی دشمنوں سے بھی تو بھلائی حضور نے
ذروں کو مہر و ماہ کی تقدیر بخش دی
جس سمت بھی نگاہ اٹھائی حضور نے
ہیں اس کی ٹھوکروں میں زمانے کی عظمتیں
بخشی ہے جس کو اپنی گدائی حضور نے
کر کے عطا مجھے دلِ بے مدعا طفیلؔ
بخشی ہر ایک غم سے رہائی حضور نے

نوابزادہ نصر اللہ خان ناصؔر مرحوم

بحضور ساقی

نواب زادہ نصر اللہ خان مرحوم کو ہم سے رخصت ہوئے ۲۶ر ستمبر کو ایک سال ہو رہا ہے۔ ذیل میں یادگار کے طور پر ان کی ایک نظم شائع کی جارہی ہے جو مجلس احرار کے ترجمان روز نامہ ''آزاد'' لاہور، ۲۸ر جولائی ۱۹۴۶ء میں صفحہ اوّل پر شائع ہوئی تھی۔ تب وہ مجلس احرارِ اسلام ہند کے جنرل سیکرٹری اور روز نامہ ''آزاد'' کے ایڈیٹر تھے۔ اٹھاون سال قبل کہی گئی اس نظم میں آج کے حالات کی مکمل عکاسی ہے۔ (مدیر)

نوا پیرا باندازِ دگر ''آزاد''(۱) ہے ساقی
زبانِ لالہ و گُل پر مبارک باد ہے ساقی

خدا محفوظ رکھے اس کو دورِ فتنہ پرور سے
کہ یہ وجہِ سکونِ خاطر ناشاد ہے ساقی

فسوں کارِ عقل کو بخشی گئی دنیا کی سلطانی
مگر اِک عشق ہے جو خانماں برباد ہے ساقی

نوا سنجی کی دنیا میں اجازت کس طرح ہوگی
یہاں تو احتسابِ نالہ و فریاد ہے ساقی

شکستِ حلقۂ زنجیر کی ساعت قریب آئی
اسیرِ گردشِ تقدیر پھر صیّاد ہے ساقی

بخاری(۲) ہے حسین احمد(۳) ہے اور آزاد(۴) ہے ساقی
انہیں سے آج اپنا میکدہ آباد ہے ساقی

ہلاکت آفرینی ہے شعارِ نسلِ انسانی
متاعِ خرمنِ امن و سکوں برباد ہے ساقی

سنانے ہم جسے اس مضطرب دنیا کو اٹھے ہیں
ترا پیغام ہے ساقی ترا ارشاد ہے ساقی

نہیں سوزِ یقیں اب ملت بیضا کے پہلو میں
قیامت ہے مسلماں مائلِ الحاد ہے ساقی

غلامی ، بے یقینی، کم نگاہی ، بزدلی ، توبہ
بہت مایوس کن اس قوم کی روداد ہے ساقی

ذرا اے ابرِ رحمت کچھ عنائت اس پہ ہوجائے
کرم کا مستحق ویرانہ برباد ہے ساقی

(۱) ترجمانِ احرار، روزنامہ ''آزاد''۔ لاہور

(۲) امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

(۳) مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

(۴) مولانا ابوالکلام آزادؒ

پروفیسر خالد شبیر احمد

شورش کاشمیریؒ

(تاریخ انتقال: ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۵ء)

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ ھ کے شورش سا دیدہ ور — چلتا رہا جو راہِ صداقت پہ بے خطر
ہر اک ادائے دلبری وہ ساتھ لے گیا — جرأت، جنون و عشق تھا سب اس میں جلوہ گر
ٹکرا گیا وہ ظلم کی ہر ایک رِیت سے — وہ شیر دل کہ چیتے کا رکھتا تھا جو جگر
تھا ذوقِ نعت گوئی میں وہ ایسا منفرد — ہر حرف میں تھا سیرتِ محبوب کا اثر
فنِ خطابت آج بھی نازاں اُسی پہ ہے — دیتا رہا ہے داد بخاریؒ سا تاجور
اک خاص ربط تھا اسے خیر الانام سے — تڑپتا رہا وہ عشقِ پیغمبر میں عمر بھر
رکھتا تھا چونکہ سطوتِ افرنگ پاؤں میں — کیا کیا ستم نہ سہہ گیا وہ اپنی جان پر
بخشے جو اپنے کام سے خود نام کو دوام — لاؤ کہیں سے ڈھونڈ ھ کے شورش سا بخت ور
اونچی اڑان اُس کے تخیل کی آج بھی — اُس کے ہر ایک حرف سے روشن نگر نگر
جس کے جری تھے سارے یمین و یسار میں — افضلؒ، حبیبؒ، شیخؒ، بخاریؒ سے نام ور
زندہ رہا تو زندگی کو اُس پہ ناز تھا — مر کے وہ اور ہو گیا نظروں میں معتبر
کیا کیا نہ رونقیں رہیں اُس کے وجود سے — جس کا وجود سُود و زیاں سے تھا بے خبر
کیا دبدبہ تھا اُس کے تکلم کا دوستو! — لرزاں ہے جس کے نام سے چناب کا نگر
بستانِ مصطفیٰ کا مہکتا ہوا گلاب — جس کی مہک سے آج مہکتے ہیں بام و در

ہیں یاد مجھ کو اُس کے جنوں خیز معرکے ۔۔۔ ویراں ہے جس کے بعد یہ جنوں کی راہ گزر
جس کے جلو میں لشکرِ جرأت تھا ضوفگن ۔۔۔ جس کے قلم سے لرزہ براندام اہل زر
تقریر میں امیر شریعتؒ کی تھی جھلک ۔۔۔ افکار میں تھے حضرتِ اقبالؒ راہ بر
لہجے میں جس کے تھی کھنک ابوالکلامؒ کی ۔۔۔ ابوالکلامؒ کا تھا اثر اس کے نطق پر
تحریر میں وہ جس کی فصاحت ظفرؒ کی تھی ۔۔۔ اسلوب جس کا آج بھی روشن ہے اَوج پر
یوں تو ادیب آئیں گے لاکھوں جہان میں ۔۔۔ شورشؒ سا پیدا ہوگا نہ اب کوئی نام ور
کرتا رہا جو ختم نبوت پہ جاں نثار ۔۔۔ تھی زیست اس کی ساری مجاہد کا کروفر
غربت کے باوجود بھی دنیا پہ چھا گیا ۔۔۔ عظمت ہے جس کا نام لکھا ہے چٹان پر
چمکا وہ آسمانِ صحافت پہ اس طرح ۔۔۔ روشن ہیں جیسے مہر و قمر آسمان پر
شوریدہ سر کہ عزم وعزیمت میں بے مثال ۔۔۔ تنہا ہی تھا وہ بھاری ہر اک سیلِ تند پر
کہتا رہا ہمیشہ ، سمجھتا تھا جس کو حق ۔۔۔ وہ بے نیازِ خوف تھا کیسا تھا وہ نڈر
اُس دور کے تھے جتنے بھی فرعون دوستو! ۔۔۔ اُس کی گرج کے سامنے منقار زیر پر
شورش سا کوئی دوسرا پاؤ گے اب کہاں؟ ۔۔۔ بن بن کے شورش مر گئے کیا کیا نہ سخن ور
احرار سخت کوش سے وہ فیض یاب تھا ۔۔۔ میدانِ جنگ میں ڈٹ گیا وہ سینہ تان کر

خالدؔ جہادِ زیست سے وہ سرخرو ہوگیا
لاریب اُس پہ ساقی کوثر کی تھی نظر

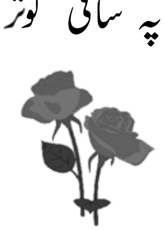

حاصل تمنائی

ایک مکالمہ

(معروف ادیب ابن انشاء مرحوم کی پیروڈی میں)

یہ کونسا ملک ہے؟
یہ امریکہ ہے
امریکہ والے ڈیم کیوں بناتے ہیں؟
ملک کی ترقی وخوشحالی کے لیے
یہ کونسا ملک ہے؟
یہ چین ہے
چین والے ڈیم کیوں بناتے ہیں؟
ملک کی ترقی وخوشحالی کے لیے
یہ کونسا ملک ہے؟
یہ انڈیا ہے
انڈیا والے ڈیم کیوں بناتے ہیں؟
ملک کی ترقی وخوشحالی کے لیے
یہ کونسا ملک ہے؟
یہ جاپان ہے
جاپانی ڈیم کیوں بناتے ہیں؟
ملک کی ترقی وخوشحالی کے لیے
یہ کونسا ملک ہے؟
یہ پاکستان ہے
پاکستان کو ڈیم بنانے سے کیا فائدہ ہوا؟
فائدہ تو ہوا لیکن نقصان یہ پہنچا کہ صوبوں کے حقوق متاثر ہوئے
تو پھر تربیلا ڈیم اور منگلہ ڈیم کیوں بنائے تھے؟
غلطی ہوگئی معاف کیجیے، آئندہ نہیں بنائیں گے۔

پروفیسر محمد اکرام تائبؔ

رنگِ سخن

گھر میں داماد جو بھی ہوتے ہیں
پاؤں بیوی کے بیٹھ دھوتے ہیں

خواب اُن کے ہیں شیش محلوں کے
رات ڈھیروں پہ جو کہ سوتے ہیں

اُن کو منزل کبھی نہیں ملتی
وقت کو رائیگاں جو کھوتے ہیں

منہ ہے چھوٹا مگر بڑی مونچھیں
جیسے چنگیز خاں کے پوتے ہیں

فارغ البال ہیں جو بچپن کے
بال شیمپو سے وہ بھی دھوتے ہیں

''سول میرج'' کا یہ نتیجہ ہے
کل جو ہنستے تھے آج روتے ہیں

ہاتھ کیوں مَل رہے ہو اب تائبؔ
کاٹتے ہیں وہی ، جو بوتے ہیں

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

ساٹھ زہریلے شرابی مر گئے

نادار ، نمبردار کی باتیں کریں
پھول ، پتے ، خار کی باتیں کریں

گپ ،تعلّی ، ذات کی باتوں کے بعد
کچھ تو کام اور کار کی باتیں کریں

کفن و دفن ، میّت و مسجد کے پاس
ہم تو کاروبار کی باتیں کریں

ہیر رانجھا ، سَسی پنّوں ، میر سب
قصرِ اقتدار کی باتیں کریں

''سائنسداں' دینی مدارس میں بھی ہوں''
ڈاکٹر مے خوار کی باتیں کریں

ڈاکو،ناکے مل کے سب چوروں کے ساتھ
کیفرِ کردار کی باتیں کریں

چھوڑیں دہلی ، یادِ ماضی ، آگرہ
اب تو شالامار کی باتیں کریں

چائنا ٹی ہاؤس میں چند من چلے
کلکِ گوہر بار کی باتیں کریں

بزمِ یاراں ، ابرِ باراں ، نیم شب
پیچ زلفِ یار کی باتیں کریں

کھینچ لی تہذیبِ نو نے روح جب
کیوں نہ پتھر ، غار کی باتیں کریں

رات کے تاریک سنّاٹے کے بعد
صبح کے آثار کی باتیں کریں

''ساٹھ زہریلے شرابی مر گئے''
سرخیِ اخبار کی باتیں کریں

ہے تعجب حاکم و والی یہاں
مفلس و نادار کی باتیں کریں

الیاس میراں پوری

تیری ہستی کو چند لفظوں میں سمیٹوں کیسے؟

بیاد: جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ

۲۳؍اکتوبر ۱۹۹۵ء کو راقم الحروف حسبِ معمول اخبار کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک اندوہناک اور دلدوز خبر پر نظر پڑی۔ ''سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند سید ابوذر بخاری انتقال کر گئے۔'' یہ خبر پڑھ کر یقین نہیں آ رہا تھا کہ واقعی ایسا ہو گیا ہے۔ دارِ بنی ہاشم ملتان فون کیا تو خبر کی تصدیق ہو گئی۔ حسرت اور غم و یاس کی ایک شدید لہر میرے جسم میں سرایت کر گئی۔ وفات کی تصدیق کے بعد بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔ بقول شورش مرحوم:

مگر تیری مرگِ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے

میں سوچوں کے سمندر میں غرق ہو گیا کہ ایک ایسے عظیم انسان کے انتقال کا سانحہ ہوا ہے جس نے کبھی کسی دین دشمن سے (Compromise) مفاہمت نہیں کی۔ ہمیشہ مزاحمت کا پُر خار راستہ اپنایا۔ وہ کبھی کسی قسم کی مصلحت کا شکار نہ ہوئے۔ توحید و ختم نبوت اور دفاعِ صحابہ، ازواج و اہل بیتؓ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایسے حالات میں دفاع کیا جب یہ ''سنگین جرم'' گردانا جاتا تھا۔ اپنوں اور بیگانوں نے صحابہ کے دفاع کرنے کے ''جرم'' میں شاہ جیؒ کی مخالفت کرتے ہوئے اُن پر طعن و تشنیع کے پہاڑ توڑے اور ان کی کیفیت یہ تھی کہ:

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہرِ ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

تمام تر مخالفتوں اور قید و بند کی صعوبتوں کے باوجود اپنے نصب العین پر ثابت قدمی سے ڈٹ گئے۔ بڑے سے بڑا لالچ اور مصائب ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکے۔ وہ مصائب سے بے نیاز ہو کر اپنی منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں رہے۔ بالآخر ان کے مخالفین اور اعداء نے بھی ان کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے گھٹنے ٹیک دیئے۔ شاہ جی نے اپنے والد ماجد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری علیہ الرحمتہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین حق کی تبلیغ و اشاعت میں اپنی ساری زندگی کھپا دی۔

مجاہدِ ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ نے ان کے بارے میں کہا تھا کہ:

''شاہ جی کے بیٹے باپ تو نہیں لیکن باپ کی تصویر ضرور ہیں۔''

شاہ جیؒ نہ صرف عظیم خطیب، مصنف اور عالم دین تھے بلکہ ایک بلند پایہ ادیب اور شاعر بھی تھے۔ ملتان میں ''نادیۃ الادب الاسلامی'' کے نام سے ایک ادبی تنظیم قائم کی۔ ''مستقبل'' کے نام سے ایک جریدے کا آغاز کیا۔ پاکستان میں یہ واحد ادبی جریدہ تھا' جس نے دہریت کے بڑھتے ہوئے طوفان کو روکا۔ شاہ جیؒ نے ادب میں اسلامیت کو شامل کیا۔ شاہ جیؒ نے بہت سی کتب بھی لکھیں۔ ملی اور عالمی سطح کے مسائل کے اجاگر کرنے کے لیے انہوں نے ''پندرہ روزہ ''الاحرار'' جاری کیا۔ (جو بعد میں ماہنامہ ہوگیا۔ اب اُن کے فرزند سید محمد معاویہ بخاری پوری آب وتاب کے ساتھ اُسے جاری رکھے ہوئے ہیں) سہ روزہ ''مزدور'' جاری کیا' ''احکام ومسائل (خطبات جمعہ، نکاح وعیدین)''، ''مجمع المصادر العربیۃ''، ''کانِ پارسی (فرہنگ)''، ''طلوعِ سحر (خطبات)'' ان کی معروف تصانیف ہیں۔

میں خیالات کی دنیا سے واپس لوٹا اور حافظ محمد اکرم احرار کے پاس گیا۔ انہیں یہ روح فرسا خبر سنائی' وہ غم سے نڈھال ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ فوراً ملتان چلنے کی تیاری کرو۔ ہمیں ہر حال میں شاہ جی کے جنازہ پر پہنچنا ہے۔ حافظ جی نے دورانِ سفر شاہ جیؒ کے مختلف حالات وواقعات سنائے کہ شاہ جیؒ مصائب میں مسکرانے والے انسان تھے۔ راقم الحروف کی یہ شدید خواہش تھی کہ شاہ جیؒ کی زندگی میں ان سے ملاقات ہوجائے۔ ان کے منور چہرے کی تمازت سے اپنے دل کے نہاں خانوں کو تسکین ملے اور اپنے تہی دامن کو ان نایاب موتیوں سے بھر دوں لیکن سوئے قسمت کہ باوجود اپنی سی کوشش کے کہ ایسا نہ ہوسکا جس کا زندگی بھر قلق رہے گا۔ مگر پھر بھی اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کر رہا تھا کہ شاہ جی کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کی سعادت حاصل رہا تھا۔ تقریباً تین گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم ملتان پہنچے۔ شاہ جی کا جنازہ ان کی رہائش گاہ محلّہ ٹبی شیر خان کچہری روڈ سے اٹھا۔ چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے ہوئے تھے تاکہ ہر شخص اپنے محسن ومربی کے جنازے کو کندھا دینے کی سعادت حاصل کرسکے۔ انسانوں کا ایک جم غفیر تھا۔ لوگ اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح جنازہ کے قریب پہنچا جائے۔ راقم اور حافظ محمد اکرم احرار صاحب بڑی تگ ودو کے بعد جنازہ کو کندھا دینے میں کامیاب ہوگئے۔ اس موقع پر میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھ رہا تھا کہ ایک عظیم المرتبت انسان کے جنازے کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہورہی تھی۔

سپورٹس گراؤنڈ تک پہنچتے پہنچتے ایک گھنٹہ سے زائد وقت لگا۔ وہاں گراؤنڈ میں پہلے ہی لوگوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ اور مزید لوگ جوق در جوق پہنچ رہے تھے۔ انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ حدِ نگاہ تک لوگ ہی لوگ نظر آرہے تھے۔ آخری دیدار کے لیے لوگ آگے بڑھ رہے تھے۔ راقم نے بڑی تگ ودو سے آخری دیدار کی سعادت حاصل کی جب شاہ جیؒ کے منور چہرے پر نظر پڑی تو قرنِ اولیٰ کے اکابر یاد آگئے۔ ایک عظیم انسان' چہرے پر مسکراہٹ اور نور لیے پرسکون سو رہا تھا:

نشانِ مردِ مومن باتو گویَم
چُوں مرگ آید تبسم برلب ِ اوست

شاہ جیؒ کے جنازہ میں ہر شخص غم سے نڈھال تھا۔ ہر آنکھ پرنم، ہر دل افسردہ اور ہر چہرغمزدہ تھا۔ شاہ جیؒ کے احباب، عزیز و اقارب، ذاتی صحبتوں سے فیض یاب، عقیدت مند حتیٰ کہ مخالفین بھی غم ویاس کی تصویر بنے کھڑے تھے۔

قوائے بدن سب چُور ہوئے اک دل کے شہادت پانے سے
فوجوں میں تلاطم برپا تھا سالار کے مارے جانے سے

ابن امیر شریعت، محسن احرار سید عطاء المحسن بخاریؒ (متوفی ۱۲رنومبر ۱۹۹۹ء) حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، سید محمد کفیل بخاری، استاذِ محترم سید ذوالکفل بخاری، سید محمد یونس بخاری، ابنائے ابوذر بخاریؒ سید محمد معاویہ بخاری سید محمد مغیرہ بخاری اور شاہ جیؒ کے دیرینہ معتمد مستری محمد عبداللہ مرحوم صبر واستقامت کے پہاڑ بنے کھڑے تھے۔ اولوالعزمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کو صبر کرنے اور صفیں باندھنے کی تلقین کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد صفیں باندھی گئیں۔ شاہ جیؒ کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ حضرت مولانا مفتی عبدالستار مدظلہ (جامعہ خیر المدارس ملتان) نے پڑھائی۔ ہر طبقہ فکر کے ہزاروں افراد نے نمازِ جنازہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد حرار کارکن ایک دوسرے سے گلے مل کر دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ جنازہ سپورٹس گراؤنڈ سے قبرستان جلال باقری لایا گیا۔ جہاں مزارِ امیر شریعت کا احاطہ ہے۔ لوگوں کا ایک بے پناہ ہجوم پہلے ہی وہاں پہنچ گیا تھا۔ لحد تیار ہونے میں کچھ دیر تھی۔ کچھ لوگوں نے وہاں آخری دیدار کیا۔ جب لحد تیار ہوگئی تو حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، سید محمد کفیل بخاری، سید محمد معاویہ بخاری اور مستری محمد عبداللہ مرحوم نے اس عظیم انسان کو سپرد خاک کیا۔ اللہ اللہ! اس وقت زمین اپنے آپ کو کتنی خوش قسمت سمجھ رہی ہوگی کہ اس کی گود میں ایک عالم باعمل اور اللہ کا مومن بندہ آ رہا تھا۔ قبر نے خوش ہو کر استقبال کیا ہوگا۔ راقم' شاہ جی کی لحد کو دیکھ کر کچھ ایسے ہی سوچ میں گم تھا:

یہ سوچتا ہوں کہ خاکِ لحد کو بوسہ دوں
اُتر کے فرش پہ خورشیدِ زرفشاں کی طرح

شاہ جیؒ کے رفقاء اپنے عظیم سپہ سالار اور مخلص قائد کو منوں مٹی تلے دبا دیکھ کر غم و یاس کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے تھے، ایک عظیم انسان ابدی نیند سو چکا تھا:

شاہ جیؒ کے لیل ونہار کے ساتھی، اُن کے جاں نثار، مخلص رفقاء فکر' شاہ جیؒ کے تذکرے، حالات و واقعات اور کارنامے یاد کر کے رو رہے تھے۔ شاہ جیؒ سے وابستہ یادیں اُن کے دلوں کو پریشان اور غمگین کر رہی تھیں۔ لوگ اداس

چہروں کے ساتھ واپس پلٹ رہے تھے۔

تدفین کے بعد سید محمد کفیل بخاری نے اعلان کیا کہ دارِ بنی ہاشم میں نمازِ مغرب کے بعد شاہ جیؒ کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ ہوگا۔لوگ فوراً دارِ بنی ہاشم پہنچنا شروع ہو گئے۔نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد تعزیتی جلسہ ہوا۔جس میں شاہ جی کے رفقاءِ فکر، خطباء، علماء وکلا اور اہلِ قلم نے انہیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ان کے مشن اور موقف کو آگے بڑھانے کا عہد کیا گیا۔کسی مقرر نے کہا کہ شاہ جی کی روح ہم سے یہ کہہ رہی ہے کہ:

اک زمانے میں ہر بزم کی رونق تھی ہم سے
اب یہ حال ہے کہ ہم سا کوئی تنہا ہی نہیں

راقم خوشی ومسرت اور غم ودکھ کی ملی جلی کیفیت میں گھر واپس لوٹ رہا تھا۔خوش اس لیے کہ ایک ولی اللہ کی نمازِ جنازہ ادا اور آخری دیدار کیا۔غم اس لیے دامن گیر تھا کہ علم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو چکا تھا۔کارواں اپنی متاعِ عزیز لٹا بیٹھا تھا۔مجلس احرارِ اسلام اور امتِ مسلمہ اپنے عظیم قائد سے محروم ہو چکی تھی۔

ڈھونڈے ہے اس مغنّی ٔ آتش نفس کو جی
جس کی صدا ہو شعلۂ برقِ فنا مجھے

☆......☆......☆

جانباز مرزاؒ......حیات وادبی خدمات

تحریکِ آزادی کے نام ور کارکن اور ممتاز شاعر وادیب جانباز مرزا مرحوم پر محمد عمر فاروق، ایم فل (اردو) کا مقالہ بعنوانِ بالا کے تحت لکھ رہے ہیں۔(جس کی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے باضابطہ طور پر منظوری واجازت دے دی ہے۔)جو احباب جانباز مرزا کے حالاتِ زندگی اور اُن کی تخلیقات سے متعلق معلومات رکھتے ہوں۔نیز ان کے پاس جانباز مرحوم کی نظمیں، خطوط، مضامین اور ماہنامہ ''تبصرہ'' کے شمارے موجود ہوں، ازراہ کرم اُن کی کاپی عطا فرمائیں یا آگاہ فرمائیں۔خود حاضر ہو کر بصد شکریہ استفادہ کیا جائے گا۔

جانباز مرزا کی درج ذیل تصنیفات تاحال دستیاب نہیں ہو سکیں۔ان کے متعلق معلومات مطلوب ہیں:

(۱)''حبسیاتِ جانباز''(کلام)(۲)''اور دیکھتا چلا گیا''

(۳)''درسِ حریت''(کلام)(۴)''تارِ گریباں''(کلام)

رابطہ:　محمد عمر فاروق۔71/10 فیصل چوک تلہ گنگ، ضلع چکوال

پروفیسر نعیم مسعود

جواں فکر شورش

۲۵؍اکتوبر ۱۹۷۵ء آغا شورش کاشمیریؒ کا یوم وصال ہے۔ اُن کی یاد میں ذیل کی تحریر پیشِ خدمت ہے۔ (مدیر)

ہم وہ جنریشن ہیں، جنہوں نے صفِ اوّل کے ان اعلیٰ پایہ خطیبوں کو نہیں سنا جن کی لب کشائی کی دل نواز باز گشت اب بھی فضاؤں میں ہے اور جن کے حرفوں اور لفظوں کی بچی خوشبو اب بھی مسحور کن کیفیت کا احساس دلاتی ہے، ان کے لفظوں کی ساحری اور ان کے انداز کی دلبری کا پتہ ان لوگوں سے معلوم ہوتا ہے جنہوں نے خطابت کے ان شہنشاہوں کو مکمل ہوش وحواس اور پورے اُنس کے ساتھ سنا۔ یہ لوگ جب مولانا ابوالکلام آزادؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، ظفر علی خانؒ اور آغا شورش کاشمیریؒ کی تقاریر کی باتیں کرتے ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ واقعی اک کمی سی رہ گئی جوان لوگوں کی آوازوں سے کان محروم رہ گئے۔ ربِّ کعبہ ان عظیم لوگوں کو جنت الفردوس کا اعلیٰ مقام عطا کرے اور حوض کوثر کے جام بھر بھر کر پینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سنا ہے وہ لوگ شیریں بیان اور خوش الحان ہی نہیں تھے، بلکہ توحید پرستی اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی نعمت سے بھی سرفراز تھے۔ بلاشبہ وہ لوگ اپنی مثال آپ ہی تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان لوگوں نے بامقصد زندگی گزاری۔ عشق حقیقی سے تاجدارِ انبیاء ﷺ سے الفت تک وہ لوگ کھرے اور سچے تھے، جس تحریک کا حصہ بنے یا جس تحریک کو جنم دیا، اُسے اپنے خونِ جگر سے آبیار کیا۔ رب تعالیٰ نے بھی ان کے لیے علم وفضل کے دروا کیے ہوئے تھے۔ ان کی سیاست سے لے کر ریاضت تک نبی آخرالزماں ﷺ کے فرمان کے مطابق تھی:

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

ربِ العزت، شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی کی زندگی کو گل وگلزار کی تازگیوں اور خوشبوؤں سے بھر دے، جنہوں نے نئی نسل کو نہ صرف خطباتِ شورش سے متعارف یا تجدید محبت کا موقع فراہم کیا بلکہ تاریخ کے کئی اوراق کو سمجھنے اور پڑھنے کے علاوہ، ان پر نئے سرے سے غور وفکر کرنے کا ایک عمدہ موقع اور مواد فراہم کیا۔ ایسی زندہ وجاوید کتاب شائع کرنا بہرحال احرار فاؤنڈیشن ہی کا اعزاز ہوسکتا تھا اور انہوں نے شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی کی محنت کو یوں پیش کیا کہ حق ادا ہوگیا۔ زمانہ کہتا ہے شورش محفلوں کو روشن کرنے والی آخری شمع تھی، جس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی۔ شورش کی چمک کی روایت نے آزادؒ کی شخصیت سے جنم لیا تھا اور جس کی شعاعیں عام آنکھ کو چشم بینا کا نور بخشنے کے لیے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے

جذبات واحساسات سے نمودار ہوئی تھیں۔شورش کا اس جہان فانی سے جانا گویا خطابت کا کوچ اور ظفر علی خان کی صحافت کی رخصتی تھی:

اب شہر آرزو میں وہ رعنائیاں کہاں
ہیں گل کدے نڈھال بڑی تیز دھوپ ہے

خطابت کا فن بھی ربِ کائنات کسی مقدر کے سکندر ہی کو عنایت کرتے ہیں۔ یہ وہ فن ہے جس سے خطیب دلوں کو احساس کے سمندر سے بھر دیتے ہیں اور دماغوں کی رگوں کو احساس کے دریا کی روانی عطا کر دیتے ہیں۔سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ایک نفیس فرمان ’’خطباتِ شورش‘‘ کا دریچہ کھولتے ہی آنکھوں سے دل میں اترتا ہے اور دل و دماغ میں جا کر علم و ہنر کے خانے پر دستک دیتا ہے اور سوچنے اور سمجھنے پر مجبور کرتا ہے۔

’’خطابت انبیاء کی میراث ہے۔ ہر نبی بنیادی طور پر خطیب ہی ہوتا ہے‘ مصنف نہیں۔انبیاء کرام نے خطابت کے ذریعے ہی سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔خطابت اپنا کوئی موضوع نہیں رکھتی لیکن ہر موضوع کے ابلاغ کا نام ہے۔خطیب وہی کامیاب ہوتا ہے جو عوام کو ان کی سطح سے اٹھا کر اپنی سطح پر لے آئے۔خطابت فنون لطیفہ کی غیر مرئی آواز کے اجتماعی حسن کا نام ہے۔ چہروں کا حسن آنکھیں چنتی ہیں‘ آواز کا حسن کانوں سے چنا جاتا ہے۔‘‘

’’خطباتِ شورش‘‘ میں حبیب الرحمٰن بٹالوی صاحب نے ۱۹۶۳ء سے لے کر ۱۹۷۴ء تک ۱۲ خطبات یکجا کئے ہیں جو آغا شورش نے (اچھرہ، موچی دروازہ) لاہور، کوٹ ادو، مظفر گڑھ، دیپال پور، (قلعہ کہنہ) ملتان، چنیوٹ، (لائل پور) فیصل آباد، راولپنڈی اور گوجرانوالہ کے مقامات پر ارشاد فرمائے ہیں۔ یہ سارے خطبات اپنے اندر تاریخ، کردار اور جدوجہد کے جوہر سمیٹے ہوئے ہیں۔ان خطبات میں اگر آغا شورش کاشمیریؒ کی شخصیت کو تلاش کریں تو ایک بڑا قد آور لیڈر، ایک بے باک سخن ور، ایک علم شناس عالم، ایک نباض حکیم، ایک درد دل والا انسان، ایک انمول صحافی، ایک پر جوش ولولہ، ایک توانا رویہ، ایک روشن باب، ایک نڈر مجاہد اور تحریک تحفظ ختم نبوت کا سپہ سالار جذبوں میں امنگ پیدا کرتا، قلب میں ترنگ چھوڑتا، زمانے کی لہروں میں اپنا رنگ بھرتا اور کانوں میں رس گھولتا عظیم الشان مقرر ملے گا۔

(مطبوعہ:’’انصاف‘‘ لاہور۔ ۷؍اگست ۲۰۰۴ء)

ایک یادگار اشتہار

گزشتہ دنوں پرانے فائل کے مطالعہ کے دوران یہ تاریخی اشتہار سامنے آگیا۔ حسنِ اتفاق سے قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ بھی یکم ستمبر ۲۰۰۴ء کو مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب کی دعوت پر جامعہ حسینیہ شنکیاری تشریف لے گئے اور جلسہ سے خطاب کیا۔ ضروری خیال ہوا کہ اس اشتہار کے عکس کو ''نقیب ختم نبوت'' میں شائع کر کے محفوظ کر دیا جائے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ کئی تاریخی مغالطہ آرائیوں کی نفی کرتا ہے۔ ۱۹۵۲ء میں مجاہدِ ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ، مجلس احرار اسلام پنجاب کے ناظم اعلیٰ تھے اور یہ تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہے۔ ایسی اور بھی دستاویزات وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں گی۔ (مدیر)

شنکیاری میں

عظیم الشان تبلیغی کانفرنس

زیرِ صدارت

عزت مآب جلال الدین صاحب وزیر سرحد

۲۱، ۲۲، اگست ۱۹۵۲ء کو بروز جمعرات و جمعہ حسب اعلان سابق

بمقام شنکیاری تحصیل مانسہرہ جمعیت علماء اسلام پکھلی بالا کے زیر اہتمام علاقہ بھر کی عظیم الشان تبلیغ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں شریک ہونے اور اپنے مواعظ حسنہ سے اہل ایمان کے دلوں کو گرمانے کے لئے پاکستان کے سب سے بلند پایہ خطیب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور نے تشریف آوری کا وعدہ فرمالیا ہے۔ ان کے علاوہ فخر علماء پنجاب حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پنجاب و خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نیز مشہور قومی شاعر غلام نبی صاحب جانباز لائل پور و پنجابی شاعر سائیں محمد حیات صاحب پسروری کو بھی دعوتیں دی گئی ہیں۔ اجلاس میں حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی مفتی ہزارہ حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب ایبٹ آباد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی پشاور حضرت مولانا غلام غوث صاحب بفہ مولانا عبدالودود قریشی پشاور نیز دوسرے علماء سرحد و ہزارہ بھی رونق افروز ہوں گے — تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں شنکیاری کا یہ تبلیغی اجلاس تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ امید ہے کہ تمام اہل اسلام اس خالص مذہبی اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح تعاون فرماتے ہوئے ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھانے اور ایمان کی کھیتوں کو علم و عرفان کی بارش سے سیراب کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے —

نوٹ:۔ (۱) اجلاس کی کاروائی صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک اور شام کو ۲½ بجے سے ۵ بجے تک ہوتی رہیگی (۲) سائبان اور لاؤڈ سپیکر کا پورا انتظام ہوگا (۳) بلائے ہوئے مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مجلس استقبالیہ ہوگا۔

(حضرت مولانا) حضرت احمد ناظم
(خان) عبدالحنان خان صدر

مجلسِ استقبالیہ تبلیغ کانفرنس شنکیاری

سرحد پرنٹنگ پریس ایبٹ آباد

مولانا محمد مغیرہ
خطیب جامع مسجد احرار، چناب نگر

مرزا قادیانی کی حیرت انگیز تحریریں

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اٹھائیں اور پڑھنا شروع کریں تو عجیب سے عجیب تحریریں آپ کو ملیں گی۔ایک عقل مند شخص حیران بلکہ دنگ رہ جاتا ہے۔آیئے! آپ کو حیران کر دینے والی مرزا قادیانی کی چند تحریریں بلا تبصرہ پیش کرتے ہیں:

(۱)''یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے (یعنی اللہ کا بچہ)۔''(روحانی خزائن۔جلد ۲۲،صفحہ ۵۸۱)

قارئین اس کے ساتھ ملتی جلتی ایک تحریر اور ملاحظہ فرمائیں کہ وہ (نعوذ باللہ) عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟

(۲)''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے۔مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''(روحانی خزائن۔جلد ۱۹،صفحہ ۵۰)

(۳)''قادیانی جماعت کا ایک ذمہ دار شخص مرزا کے متعلق تحریر کرتا ہے:

حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی۔صفحہ ۱۲ ٹریکٹ نمبر ۳۴۔مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی)

(۴)''اور درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔''(روحانی خزائن۔جلد ۲۱،صفحہ ۶۳)

(۵)''مرزا قادیانی کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں:

کرمِ خاکی ہوں پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار (روحانی خزائن۔جلد ۲۱،صفحہ ۹۷)

(۶)''آپ کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی عرصہ سے آپ کو لگی ہوئی ہے۔اس زمانہ میں آپ

مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔‘‘

(حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات۔ صفحہ ۶۷ مرتبہ معراج الدین عمر)

(۷) ’’سوایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے، وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرتِ پیشاب سے جس قدر عوارض (بیماریاں) ضعف وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔‘‘ (روحانی خزائن۔ جلد ۱۷، صفحہ ۴۷۱)

(۸) ’’مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض دفعہ سو سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا ہے۔‘‘ (روحانی خزائن۔ جلد ۱۹، صفحہ ۴۳۴)

(۹) ’’ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔ کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔‘‘

(روحانی خزائن۔ جلد ۱۸، صفحہ ۶۱۳)

(۱۰) ’’میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ ’’یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ‘‘ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے۔ اس پر ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی۔ اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صفی اللہ سے مشابہت دی ہے تو اس بات کی طرف اشارہ تھا۔‘‘ (روحانی خزائن۔ جلد ۱۵، صفحہ ۴۷۹)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

☆ دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان ☆ 28 اکتوبر 2004ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی **سید عطاء المہیمن بخاری** دامت برکاتہم

(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم جامعہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان فون: 061-511961

ادارہ

ظلمت سے نور تک

قادیانیوں کا قبولِ اسلام

رحیم یار خان: قادیانی مبلغ کی بہو نے ۵ بچوں کے ہمراہ اسلام قبول کرلیا

رحیم یار خان (۵رستمبر) قادیانی مبلغ کی بہو اپنی دو بیٹیوں اور تین بیٹوں کے ہمراہ مشرف بہ اسلام۔ تفصیلات کے مطابق چناب نگر (ربوہ) کے قادیانی مبلغ محمد قاسم ایاز کی بہو یاسمین اپنی بیٹیوں سولہ سالہ سحرش منور، دس سالہ ثناء منور، اور تین بیٹوں بائیس سالہ محسن منور، بیس سالہ احسن منور اور سولہ سالہ حسن منور کے ساتھ گزشتہ روز حضرت میاں مسعود احمد دین پوری کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ محمد قاسم ایاز پچاس سال سے زائد عرصہ سے مرزا قادیانی کا مبلغ تھا۔ اس کے ننھیال قادیانی جبکہ ددھیال الحمدللہ مسلمان ہیں۔ مرزا قاسم ایاز کا بیٹا منور بھی قادیانی خلیفہ کے مصاحب میں شمار ہوتا تھا۔ مشرف بہ اسلام ہونے والوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں قادیانی مذہب کی کتابوں اور اسلامی تعلیمات سے دور رکھا گیا جب ہمارے خاندان کے مسلمان بزرگوں نے ہم تک دین کی روشنی پہنچائی تو ہمیں دین حق کے بارے میں جاننے کی جستجو ہوئی۔

کراچی: قادیانی خاندان نے اسلام قبول کرلیا

کراچی (نمائندہ خصوصی) چار افراد پر مشتمل ایک قادیانی خاندان نے مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ نومسلموں کے نام محمد یونس، نگینہ بیگم، ارسلان احمد اور خوشبو یونس ہیں۔ اس موقع پر نومسلموں نے اعلان کیا کہ وہ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی سمجھتے ہیں، جن کے بعد تا قیامت کسی کو تشریعی، غیر تشریعی اور ظلی یا بروزی نبوت نہیں ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے یا دعویٰ نبوت کرے خواہ وہ بلاواسطہ یا بالواسطہ یا تاویل کے ساتھ، وہ زندیق، کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔

سرگودھا: قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

سرگودھا (نامہ نگار) سرگودھا کے رہائشی علاقہ باجوہ کالونی میں قادیانی نوجوان نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا اور دینی تعلیم حاصل کرکے اسلام کی خدمت کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

عینک فریدی

زبان میری ہے بات اُن کی

☆ سابق ایم این اے، حاجی بوٹا، پانچویں مرتبہ بجلی چوری کرتے پکڑے گئے۔ (ایک خبر)

اب وہ اپنی کار پر ''ایک معزز شہری'' کا بورڈ لگا سکتے ہیں۔

☆ دینی مدارس میں بھی سائنسدان پیدا ہونے چاہئیں۔ (ڈاکٹر جاوید اقبال)

پھر کالج اور یونیورسٹیوں میں بھی علماء پیدا ہونے چاہئیں۔

☆ دو اور شرابی دم توڑ گئے، مرنے والوں کی تعداد ۱۵ ہوگئی۔ (ایک خبر)

بازار کی نالی میں اک ''جہاز'' پڑا تھا بازو تھے پھیلے ہوئے اور منہ بھی کھلا تھا

منہ میں کتے نے پیشاب کیا تو بولا ساقیا ! اور پلا ، اور پلا ، اور پلا

☆ پاکستان میں جمہوریت، ہمارے حالات کے مطابق ہے۔ (سپیکر چودھری امیر حسین)

پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

☆ ۳۱ دسمبر تک وردی اتارنے کی پابندی ثابت ہونے پر مستعفی ہو جاؤں گا۔ (شیر افگن)

''سکرین ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا'' (ایک اشتہار)

☆ تنگ ذہن لوگ، پاکستان کو پتھر کے دور میں لے جانا چاہتے ہیں۔ (شوکت عزیز)

جنہیں فضول سمجھ کر بجھا دیا تو نے وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

☆ تھانے کلچر بدل جائیں گے۔ (چودھری پرویز الٰہی، وزیر اعلیٰ پنجاب)

یعنی عوام پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ہوگا

☆ پاکستان کو روشن خیال اور ترقی پسند بنانا ہمارا ہدف ہے۔ (شوکت عزیز)

اللہ کرے قائد اعظم کے پاکستان کی تکمیل آپ کے ہاتھوں ہو۔

☆ سر! آپ کی آنکھوں میں کوئی چمک ہے، اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائے۔ (ایک خوشامدی اہلکار، اپنے افسر سے)

''میں تو رات کے اندھیرے میں بھی پڑھ لیتا ہوں۔''

☆ وزیر اعظم ہاؤس میں نماز استسقاء، مولانا طارق جمیل نے امامت کی۔ (ایک خبر)

اب نمازیں رائے ونڈ کی بجائے وزیر اعظم ہاؤس میں ہی ادا ہوں گی۔

ادارہ

اخبارالاحرار

مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

سیدعطاءاللہ شاہ بخاریؒ کا دل اسلام کے احیاء اور ملت کی بیداری کے لیے دھڑکتا تھا

رحیم یارخان(۲۱؍اگست)موسسِ احرار امیر شریعت سیدعطاءاللہ شاہ بخاریؒ برصغیر کے قافلہ حریت کے سالارِ اوّل تھے۔ان کی زندگی اتباع رسول میں گزری۔ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام کے رہنما حافظ عبدالرحیم نیاز چوہان نے مسجد ختم نبوت مسلم چوک رحیم یارخان میں یوم امیر شریعت کے سلسلہ میں ہونے والی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ سیدعطاءاللہ شاہ بخاریؒ اسلام کی شمشیر برہنہ تھے۔فرنگی سامراج ان کے نام سے تھراتا تھا۔وہ تحریک آزادی برصغیر،تحریک کشمیر،تحریک مدح صحابہ،تحریک کپورتھلہ،تحریک شاتم رسول،تحریک ختم نبوت اور تحریک حکومتِ الٰہیہ سمیت درجنوں ملی اور اسلامی تحریکات کے روح رواں تھے۔حافظ عبدالرحیم نیاز نے امیر شریعت کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ نامور خطیب،مایہ ناز ادیب،عظیم مفکر،قومی رہنما اور سچے عاشق رسول تھے۔سیدعطاءاللہ شاہ بخاریؒ کا دل قوم کی ہمدردی،ملت کی بقا اور اسلام کے احیاء کے لیے دھڑکتا تھا۔انہوں نے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کیا کہ حکومت امیر شریعت سمیت تمام مجاہدین آزادی کے کارنامے نصابِ تعلیم میں شامل کرے تاکہ نئی نسل کو بھی تحریک آزادی کے عظیم رہنماؤں کے بارے میں معلومات مل سکیں۔تقریب میں مولانا ابومعاویہ محمد فقیراللہ رحمانی،محمد یعقوب،مولوی محمد بلال سمیت دیگر احرار رہنماؤں اور کارکنوں نے بڑی تعداد میں اس تقریب میں شرکت کی۔

دینی مدارس کے تحفظ کے لیے ہر ممکن جدوجہد جاری رکھیں گے

مسئلہ ختم نبوت پر کسی کمزوری کا مظاہرہ نہیں کیا جائے گا

جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں ’’ختم نبوت کانفرنس‘‘ سے قائدِ احرار سیدعطاءالمہیمن بخاری اور دیگر مقررین کا خطاب

ساہیوال(۲۸؍اگست)جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے مقررین مجلس احرار اسلام کے قائد سیدعطاءالمہیمن بخاری،پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہدالراشدی،کالعدم ملت اسلامیہ کے قائد علامہ علی شیر حیدری،مولانا محمد احمد لدھیانوی مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ،جامعہ رشیدیہ کے ناظم اعلیٰ قاری سعید بن شہید،سید انعام اللہ شاہ بخاری اور مولانا خالد محمود سمیت دیگر رہنماؤں نے کہا ہے

کہ مسئلہ ختم نبوت سے غداری کرنے اور قادیانیوں کو پرموٹ کرنے والے حکمران کان کھول کرسن لیں کہ اس مسئلہ پر قوم کسی کمزوری کا مظاہرہ نہیں کرے گی اور اپنا سب کچھ لٹا کر ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کا فریضہ ادا کیا جائے گا۔ دینی مدارس اور مذہبی قوتوں کے خلاف سرکاری کارروائیاں مکمل طور پر ''پری پلانٹڈ'' ہیں اور ہم ہر ممکن جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ظلم کی انتہا کرنے والی قوتیں ظلم کے انجام بد کو بھی یاد رکھیں۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ امت کے اتحاد کا مظہر ہے اور چودہ سو سال سے پوری امت اس عقیدے پر پوری طرح متفق و متحد ہے کہ مسیلمہ کذاب سے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے ماننے والے کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس عقیدے کے ساتھ بے لچک وابستگی کو توڑنے کے لیے بڑا خطرناک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس کھیل کے بعض کرداروں نے ایوانِ صدر اور وزیر اعظم ہاؤس میں شیلٹر لے رکھا ہے۔ ہم حکمرانوں سے کہتے ہیں کہ ختم نبوت کے ڈاکوؤں کو پوری طرح لگام دی جائے۔ یہ آئین کا تقاضا بھی ہے اور ملک و ملت کے مفاد میں بھی ہے۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ جنوبی ایشیاء میں استعماری مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ختم نبوت کے دیوانے باہر نکل کر نہ ٹکراتے تو قادیانیوں کا پاکستان پر قبضہ ہو چکا ہوتا۔ کفر ہر دور میں بڑی طاقت کے ساتھ آیا ہے' تاریخ گواہ ہے کہ وسائل و قوت اور دہشت و خوف کے سامنے رکاوٹ دیوانے ہی بنے ہیں۔ سڑکوں پر گریبان چاک کر کے جام شہادت نوش کرنے والے کامیاب ہوئے اور ۱۹۷۴ء میں اللہ تعالیٰ نے صلہ دیا' جن ایوانوں سے قادیانی کا تحفظ ہوتا تھا انہی ایوانوں سے قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء کا امتناعِ قادیانیت آیا تو مرزا طاہر کو پاکستان سے فرار ہونا پڑا اور لندن پناہ لینا پڑی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم شوکت عزیز سیاست کی لہروں کو تو شاید دبا لیں لیکن عقیدۂ ختم نبوت کے مسئلہ پر کوئی ریورس گاڑی نہیں چلنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نئے وزیر اعظم نے ارد گرد قادیانی کمین گاہوں میں چھپے بیٹھے ہیں جو ضرور مشورہ دیں گے کہ اینٹی قادیانی قوانین ختم کر دیئے جائیں لیکن دیکھنا اس چھتے پر ہاتھ نہ ڈالنا۔

علامہ علی شیر حیدری نے کہا کہ داڑھیوں اور پگڑیوں والے انگریز کے کاسہ لیسوں کو اچھے نہیں لگتے۔ مدارس دینیہ کے بارے میں طوفان کے بعد دینی اداروں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی گرفت ہوتی ہے تو مینڈیٹ اور مضبوط کرسی بھی ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن کی چاپلوسی کے لیے دینی قوتوں کو ختم کیا جا رہا ہے' حکمران بتائیں کہ امریکہ نے اس سے پہلے چاپلوسوں اور نوکروں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ منکرین ختم نبوت اور منکرین صحابہ کے خلاف جدوجہد امت کو گمراہی وارتداد سے بچانے کی پرامن جدوجہد ہے۔ جامعہ رشیدیہ نے مجاور نہیں مجاہد پیدا کئے جو پوری دنیا میں حق و صداقت کے مبلغ ہیں۔

عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ڈالر خور مولوی ہو یا فوجی ہم دونوں سے بیزار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پانچ سو سے زائد قادیانی کلیدی عہدوں پر مسلط ہیں جو قادیانیوں کی اسلام و وطن دشمن کارروائیوں کا دفاع کر رہے ہیں۔ حکومت نے

قادیانیوں کوارتدادی سرگرمیوں کے لیے انہیں کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کوعملی جامہ پہنایا جائے۔سول اورفوج کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔امریکی احکامات کی بجا آوری بند کی جائے۔مدارس اسلامیہ کے خلاف کارروائیاں بند کی جائیں۔قبل ازیں جامعہ رشیدیہ میں دوختم بخاری شریف کی تقریب بھی منعقد کی گئی جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد یاسین صابر،مولانا زاہدالراشدی ،مولانا عبدالحمید تونسوی،مولانا شریف احمد طاہر،مولانا خالدمحموداورقاری سعید بن شہید نے خطاب کیا۔

ہم جانوں پرکھیل کر مدارس کا تحفظ کریں گے:سید عطاء المہیمن بخاری

شنکیاری(یکم ستمبر) توحید باری تعالیٰ ،رسالت اورختم نبوت ،صحابہ کرام اورفقہی اجماع سے اعتماد کا خاتمہ یہودونصاریٰ کا منصوبہ ہے۔مدارس دینیہ دنیوی علوم کے مراکز کے مقابلہ میں بہترین انسان پیدا کررہے ہیں۔ہم اپنی جانوں پرکھیل کرمدارس کا تحفظ کریں گے۔جامعہ حسینیہ شنکیاری کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے قائداحرارسید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ برسراقتدارعناصر کفار کے ایجنڈے کی تکمیل پر مامور ہیں اوراس ایجنڈے کے چارنکات میں سے پہلا نکتہ ذات باری تعالیٰ کے وجوداورتوحید ربانی کا عقیدہ ختم کرنا ہے تاکہ خدا کے وجوداور وحدانیت پرایمان نہ رہے۔دوسرا نکتہ رسالت ونبوت اورعقیدہ ختم نبوت پراعتماد کا خاتمہ ہے‘ جس کا مقصد نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اورنظام حیات سے اعتماد کا خاتمہ ہے۔تیسرا نکتہ نبی کریم ﷺ سے براہ راست فیض پانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پراعتماد ختم کرکے دینی تعلیمات کے تسلسل کی بیخ کنی ہے جبکہ چوتھا نکتہ صلحاء،علماءاوردین اسلام کے پڑھانے ،سکھانے ،پھیلانے والوں اوردینی مراکز کے ساتھ شعائر اسلام پر اعتماد اور ان کی اہمیت کم کرکے اسلام کا خاتمہ مطلوب ہے جبکہ دینی مدارس صحیح عقائد،معاملات اوراخلاقیات کا درس دینے اوران پرایمان پختہ کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔اجلاس سے جامعہ حسینیہ کے مہتمم مولانا سیدنواب حسین شاہ نے بھی خطاب کیا۔سیدنواب حسین شاہ نے قائداحرارسید عطاء المہیمن بخاری کی جامعہ آمد پران کا شکریہ ادا کیااوراسے اپنے لیے خوش نصیبی سمجھا۔

مدارس میں طلباءکودہشت گردی نہیں‘ایمانیات اوراعتقادات کی تعلیم دی جاتی ہے:سیدعطاءالمہیمن بخاری

ایبٹ آباد(۳ ستمبر) مدارس میں طلباءکودہشت گردی نہیں‘ ایمانیات ،اعتقادات اورمعاملات کی اصلاح کے لیے تربیت دی جاتی ہے۔انہی مراکز کی تربیت سے انسان‘ انسان بن کرنکلتا ہے۔ہمارا دنیا میں کوئی دشمن نہیں۔ہمارا وہ دشمن ہے جواللہ تعالیٰ اوراس کے رسول (ﷺ) کا دشمن ہے۔ان خیالات کا اظہارمجلس احراراسلام کے امیرابن امیرشریعت سید عطاءالمہیمن بخاری مدظلہ نے جامع مسجد مدنیہ زاہدیہ میں عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔اجتماع کی صدارت پیرطریقت حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی مدظلہ نے کی۔حضرت سیدعطاءالمہیمن بخاری نے جامعہ کے حفظ مکمل کرنے والے طلباءکی دستار بندی کی اورکامیاب طلبا میں اسناداورانعامات تقسیم کئے اور جامعہ کے طلبا کے لیے خصوصی دعائیں بھی

فرمائیں۔انھوں نے کہا کہ کفر کے ساتھ ہماری عقیدے کی جنگ ہے۔بش اوراس کے ایجنٹ مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اسلامی نظام کوختم کرنے کے درپے ہیں۔جامعہ مدنیہ زاہدیہ کے مہتمم حضرت قاضی محمدارشدالحسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا اہل اللہ کی صحبت میں چند گھڑی بیٹھ جانا بڑی سعادت اور بزرگوں کی زیارت نعمت ہے۔طالبانِ علم ان کی مجالس سے علم و عرفان کے موتی چنتے ہیں، روحانی فیض حاصل کرتے اور عمل کی دنیا کومنور کرتے ہیں۔علماء کی عزت اور دینی مدارس کے استحکام سے ہی اعمال کی اصلاح ممکن ہے۔

مدارس دینیہ کوالقاعدہ سے جوڑ کر مذموم عزائم کا سلسلہ بند کیا جائے

کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کا تسلط ملکی دفاع کے لیے انتہائی خطرناک ہے

چیچہ وطنی میں ''ختم نبوت سیمینار'' سے مقررین کا خطاب

چیچہ وطنی (رپوٹ: حبیب اللہ رشیدی ۳ رستمبر) ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ میں لاہوری وقادیانی مرزائیوں کوغیرمسلم اقلیت قرار دینے کے حوالے سے ''عشرہ ختم نبوت'' کے سلسلہ میں مجلس احرار اسلام کے زیراہتمام چیچہ وطنی پریس کلب میں ''ختم نبوت سیمینار''، پریس کلب کے سرپرست محمد اسلم شیخ کی زیرصدارت منعقد ہوا جس میں پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہدالراشدی، مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ اور حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد ارشاد، مرکزی انجمن تاجران کے صدر شیخ محمد حفیظ، انجمن تحفظ حقوق شہریان کے سرپرست شیخ عبدالغنی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مولانا محمد اکرم ربانی، مولانا عبدالباقی، جماعت اسلامی کے خان حق نواز خان، ماہر تعلیم پروفیسر محمود احمد محمود اور شاہد محمود نے خطاب کیا جبکہ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے صدر خان محمد افضل سٹیج پر موجود تھے۔

مولانا زاہدالراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت کا یہ مطالبہ علامہ اقبالؒ کے مؤقف پر مبنی تھا کہ قادیانیوں کومسلمانوں کا حصہ نہ سمجھا جائے۔تقسیم ہند سے پہلے برٹش گورنمنٹ سے اقبال نے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو مسلمان سے الگ تسلیم کیا جائے۔انھوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ میں منظور ہونے والی متفقہ قرارداد اقلیت کوقادیانیوں نے تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی ۱۹۸۴ء کے اینٹی قادیانیت ایکٹ کو جوتعزیرات پاکستان کا حصہ ہے تسلیم کیا ہے قادیانی پاکستانی بن کر تمام حقوق کے دعویدار تو ہیں لیکن وہ پاکستانی عوام واسمبلی کے دستوری وقانونی فیصلوں کوتسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں جس بنا پر قادیانی نہ صرف اسلام کے غدار ہیں بلکہ ریاست کے بھی باغی ہیں اور برطانیہ، جرمنی اور امریکہ میں بیٹھ کر پاکستان اور اسلام کے خلاف مورچہ بنائے ہوئے ہیں۔انھوں نے کہا کہ ملکی وقار ہمیں اوروں سے زیادہ عزیز ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ ہم اپنی اسٹیبلشمنٹ کے غلام ہیں اور ہماری اسٹیبلشمنٹ ورلڈ کی غلام ہے جس سے نکلے بغیر آزادی کا تصور معدوم ہے۔انھوں نے کہا کہ ورلڈ اسٹیبلشمنٹ ہمارے سیاستدانوں سے مایوس ہوکراب ''اور'' قسم کے لوگ آگے لائی ہے۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری نشر واشاعت عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ توحید کے بعد' ختم نبوت کا عقیدہ' دوسرا بڑا عقیدہ ہے جس کے لیے خلافت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں سینکڑوں حفاظ کرام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شہید ہو کر اس عقیدے کا دفاع کیا اور حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کا سر قلم کر کے امت کے لیے اسوہ چھوڑا، برطانوی سامراج نے مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور جذبۂ جہاد کو ختم کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا۔ مسلمانوں نے اکتوبر ۱۹۳۴ء میں برٹش گورنمنٹ کی پابندیوں کے باوجود احرار کی قیادت میں قادیان میں قادیانیوں کے تسلط غرور کو توڑا اور ختم نبوت کا پرچم بلند کیا پاکستان بننے کے بعد مسلم لیگ کو موقع فراہم کیا گیا کہ وہ دیئے گئے اپنے ایجنڈے پر عمل کرے لیکن موسیو ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ نے سرکاری وسائل سے قادیانیت وارتداد کی اندرون ملک اور بیرون ممالک تبلیغ کے اڈے قائم کرائے اور قادیانی پاکستان پر اقتدار کی پیش گوئیاں کرنے لگے۔ تب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے تمام مکاتبِ فکر کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے ۱۹۵۳ء میں تحریک چلائی جس میں سینکڑوں نہتے مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا، شہدا ختم نبوت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

سیمینار سے مولانا محمد ارشاد، محمد اسلم شیخ، شیخ محمد حفیظ، شیخ عبدالغنی، مولانا عبدالباقی، پروفیسر محمود احمد محمود، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر اور خان حق نواز خان نے بھی خطاب کیا۔

سیمینار میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ چناب نگر سمیت پورے ملک میں امتناعِ قادیانیت ایکٹ پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے، مدارس دینیہ کو القاعدہ سے جوڑ کر مذموم عزائم کا سلسلہ بند کیا جائے، سول اور فوج سے تمام قادیانیوں کو الگ کیا جائے، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور قادیانی اخبارات وجرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں۔

ختم نبوت سیمینار کی جھلکیاں

☆ پریس کلب کے احاطے میں نو تعمیر شدہ میٹنگ ہال میں یہ پہلا باضابطہ اجتماع تھا جس کو صدر سیمینار اور سرپرست پریس کلب محمد اسلم شیخ نے اپنے لیے اعزاز قرار دیا۔

☆ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جبکہ منتظمین کو ہال کے باہر اضافی نشستوں کا اہتمام کرنا پڑا۔

☆ سیمینار کا آغاز دارالعلوم ختم نبوت کے طالب علم شاہد محمود کی تلاوت کلام سے ہوا جبکہ نقابت کے فرائض حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر نے ادا کیے۔

☆ صدر مجلس محمد اسلم شیخ نے اپنی تقریر میں کہا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے کے حوالے سے کسی مقرر نے ذوالفقار بھٹو مرحوم کا تذکرہ تک نہیں کیا حالانکہ یہ سب کچھ بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں ہوا تھا۔ جس پر احرار رہنما عبداللطیف خالد چیمہ نے

کتاب ’’بھٹو کے آخری ۳۲۳ دن از کرنل رفیع الدین‘‘ سے یہ اقتباس پڑھ کر سنایا۔

’’احمدیہ مسئلہ یہ ایک مسئلہ تھا جس پر بھٹو صاحب نے کئی بار کچھ کہا ایک دفعہ کہنے لگے رفیع یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم ان کو پاکستان میں وہ مرتبہ دیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے یعنی ہماری ہر پالیسی ان کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایک بار انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی نے ان کو غیر مسلم قرار دیا ہے اس میں میرا کیا قصور ہے؟ ایک دن اچانک مجھ سے پوچھا کہ کرنل رفیع کیا احمدی آج کل یہ کہہ رہے ہیں کہ میری موجودہ مصیبتیں ان کے خلیفہ کی بددعا کا نتیجہ ہیں کہ میں کال کوٹھڑی میں پڑا ہوا ہوں۔ ایک مرتبہ کہنے لگے کہ بھئی اگر ان کے اعتقاد کو دیکھا جائے تو وہ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ہی نہیں مانتے اور اگر وہ مجھے اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دینے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو کوئی بات نہیں پھر کہنے لگے میں تو بڑا گنہگار ہوں اور کیا معلوم کہ میرا یہ عمل ہی میرے گناہوں کی تلافی کر جائے اور اللہ تعالیٰ میرے گناہ اس نیک عمل کی بدولت معاف کر دے۔ بھٹو صاحب کی باتوں سے میں یہ اندازہ لگایا کرتا تھا کہ شاید انہیں گناہ وغیرہ کا کوئی خاص احساس نہ تھا لیکن اس دن مجھے محسوس ہوا کہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔‘‘

☆ ممتاز سکالر اور روزنامہ ’’اسلام‘‘ کے کالم نویس مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کے بعد ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کو کامیابی نصیب ہوئی اب ۲۰ سال سے ڈیڈ لاک ہے۔ انہوں نے اپنے سمیت تحریک ختم نبوت کے ذمہ داران سے کہا کہ اس ڈیڈ لاک کی وجہ تلاش کر کے مزید پیش رفت کی ضرورت ہے۔

☆ پریس کلب کے ایک ذمہ دار نے ایک خفیہ ایجنسی کے اہل کار کو ہال کی بجائے باہر بیٹھ کر رپورٹنگ کے لیے کہا جس پر وہ ہال میں داخل نہ ہوا۔

☆ پریس کلب کو تحریک ختم نبوت کے مطالبات پر مشتمل بینروں اور احرار کے سرخ ہلالی پرچم سے سجایا گیا تھا۔

☆ سیمینار کے اختتام پر تمام شرکاء کی مشروب سے تواضع کی گئی۔

☆ سیمینار، مولانا زاہد الراشدی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

تحریک ختم نبوت کے قائد اوّل و آخر خود جناب حضور نبی کریم ﷺ ہیں

اسٹبلشمنٹ کے ذریعے قادیانی، سیاست و معیشت پر قبضہ کرنے کی خطرناک کوشش میں مصروف ہیں

پولیس چوکی چناب نگر کی پرانی جگہ پر بحالی ختم نبوت کا اعجاز اور مسلمانوں کی فتح ہے

سالانہ ’’تحفظ ختم نبوت کانفرنس‘‘ مقررین کا خطاب

لاہور (۷ رستمبر) ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ میں لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے تاریخی دن کے حوالے سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دفتر احرار نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں عظیم الشان ’’تحفظ ختم نبوت کانفرنس‘‘، تحریک آزادی اور تحریک ختم نبوت کے بزرگ رہنما چودھری ثناء اللہ بھٹہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، ممتاز عالم دین مولانا عبدالمجید ندیم، پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ منصور احمد خان، جسٹس (ر) میاں نذیر اختر، پاکستان مسلم لیگ (ن) پنجاب کے سیکرٹری جنرل ایم این اے خواجہ سعد رفیق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد کے فرزند صاحبزادہ رشید احمد، مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد، سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، ، چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، مولانا عبدالنعیم نعمانی، قاری محمد یوسف احرار، شیخ حسین اختر لدھیانوی، متحدہ مجلس عمل کے رہنما مولانا امجد خان، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا سیف الدین سیف، کالعدم ملت اسلامیہ کے رہنما مولانا شمس الرحمٰن معاویہ اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

مقررین نے کہا کہ برصغیر میں استعماری مقاصد کو آگے بڑھانے، مسلمانوں سے جذبۂ جہاد ختم کرنے اور امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا گیا۔ علماء امت نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے عوام کو با خبر کیا اور علامہ اقبالؒ نے برٹش گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ تسلیم کیا جائے۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں ہندوستان کی مذہبی قیادت مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام قادیان میں داخل ہوئی اور انگریز سامراج کا حصار اور قادیانیوں کا تسلط توڑ کے رکھ دیا۔

سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ پاکستان بننے کے بعد اکابر احرار نے مسلم لیگ کو موقع فراہم کیا تا کہ وہ اپنے دیئے گئے ایجنڈے پر عمل کر سکے لیکن وزیر خارجہ آنجہانی ظفر اللہ خان کی شہ پر قادیانی پاکستان پر اقتدار کی پیش گوئیاں کرنے لگے۔ تب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ان کے رفقاء اور دیوانے جبر و استبداد سے ٹکرا گئے لیکن اپنے مؤقف سے ذرہ برابر بھی پیچھے نہ ہٹے اور نہ ہی معافیاں مانگیں۔ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار فرزندانِ توحید اپنے مقدس خون کا نذرانہ پیش نہ کرتے تو پاکستان پر قادیانی ارتداد قبضہ کر چکا ہوتا۔

مولانا عبدالمجید ندیم نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کی صورت میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک ٹائم بم نصب کیا تھا جو ۱۹۷۴ء میں پھٹا۔ جس کے نتیجے میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ نوابزادہ منصور احمد خان نے کہا کہ یہودیوں کی طرح قادیانیوں نے زیر زمین ایک خطرناک جال بچھایا ہوا ہے اور اسٹیبلشمنٹ کے ذریعے قادیانی' سیاست و معیشت پر قبضہ کرنے کی خطرناک کوشش میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ اسٹیبلشمنٹ چاہتی ہے کہ لوکل اسٹیبلشمنٹ کے ذریعے پاکستان پر اپنے کنٹرول کا منصوبہ جلد تکمیل تک پہنچے اور ملک کا نظریاتی تشخص ختم ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۹۵ سی' کا تحفظ پوری قوم کے ایمان کا حصہ ہے۔ یہ قانون صرف حضور نبی کریم ﷺ کے منصب ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہود نصاریٰ کے ساتھ ہمارے حکمران مذاکرات کی بات کر رہے ہیں جبکہ جنوبی وزیرستان میں اقتصادی پابندیاں لگا کر اور قبائل رہنماؤں کو زیر عتاب لا کر فتح حاصل

کرنے کے موہوم جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔انھوں نے کہا کہ جنرل پرویز کا ایجنڈا پاکستانی نہیں بلکہ امریکن ہے۔

خواجہ سعد رفیق نے کہا کہ دین اسلام اور ختم نبوت کے عقیدے کے ساتھ ہماری بے لچک کمٹمنٹ کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کرسکتی۔حکمران پاکستان کو کمال اتاترک کا سیکولر تصور دینا چاہتے ہیں اور اس فکر کی پشت پر قادیانی فتنہ ہے۔انھوں نے کہا کہ کرب اور اذیت اس بات پر ہے کہ پاکستان میں داڑھی والوں کو دہشت گرد قرار دے کر القاعدہ سے نتھی کیا جارہا ہے۔پرویزی ڈکٹیٹرشپ سے ہمارا صرف اقتدار کا یا سیاسی جھگڑا نہیں بلکہ بنیادی اور فکری اختلاف بھی ہے۔جنرل پرویز یاد رکھیں کہ وانا سے وزیرستان اور گوادر سے تربت تک کے حریت پسند جن کو امریکی ایجنڈے کے مطابق دہشت گرد قرار دیا جارہا ہے، وہ لاوارث نہیں۔انھوں نے کہا کہ لائن آف کنٹرول پر باڑ لگا کر پاکستانی توپوں پر کپڑا اچڑھا دیا گیا ہے اور بھارتی توپوں کا رخ کشمیر کی طرف ہوگیا ہے۔انھوں نے کہا کہ امریکہ اور ایف بی آئی کے کتے یہاں دندناتے پھر رہے ہیں اور دینی سوچ کے حامل افسران زیر عتاب ہیں۔انھوں نے کہا کہ ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کی حفاظت کے اس لیے بھی دعوے دار ہیں کہ اس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔انھوں نے کہا کہ فوجی ڈکٹیٹر نے فوج کی اجلی وردی کو میلا کر رکھا ہے۔

جسٹس (ر) میاں نذیر اختر نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے قائد اوّل و آخر خود جناب حضور نبی کریم ﷺ ہیں۔جن کے بعد ہر مدعی نبوت نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں۔انھوں نے کہا کہ پاکستان بننے کے بعد وزیر خارجہ ظفر اللہ خان اور اس کے بھائی اسد اللہ نے اعلیٰ ملازمتیں اور حساس عہدے چن چن کر قادیانیوں کے سپرد کیے۔انھوں نے کہا کہ عقیدے کے محاذ پر قادیانیوں کو ہمیشہ شکست ہوئی ہے اور آئندہ بھی شکست ہی ان کا مقدر ہے۔انھوں نے کہا کہ پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے قادیانیوں کے خلاف تاریخ ساز فیصلے کیے اور ثابت کر دیا کہ دھوکہ دینے کا کسی کو حق نہیں دیا جاسکتا۔انھوں نے کہا کہ قادیانیوں نے بیوروکریسی، عدلیہ میں اثر و رسوخ حاصل کیا اور اب ملک کے بہت سے کلیدی عہدے بھی ان کے پاس ہیں۔لیکن ہمارا یقین ہے کہ عقیدے کی موجودہ جنگ میں بھی اہل ایمان ہی سرخرو ہوں گے۔

دیگر مقررین نے کہا کہ پولیس چوکی چناب نگر کی پرانی جگہ پر بحالی مسلمانوں کی فتح ہے اور ہم نے چناب نگر میں پرامن تحریک کے ذریعے جو کامیابی حاصل کی ہے، یہ صرف ختم نبوت کا اعجاز ہے۔مقررین نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت قادیانیوں کو باقاعدہ پرموٹ کر رہی ہے اور ایوان اقتدار کی کمین گاہوں میں قادیانی اور دین دشمن ڈیرہ ڈالے بیٹھے ہیں لیکن حکمران کان کھول کر سن لیں کہ قوم سب کچھ قربان کر کے بھی عقیدہ ختم نبوت پر ہونے والے ہر وار کا مقابلہ کرے گی۔انھوں نے کہا کہ ملت اسلامیہ کو اقتدار اور قوت کے زور پر ختم کرنے والے ہمیشہ یاد رکھیں کہ تاریخ میں جیت ہمیشہ دیوانوں اور موت سے پیار کرنے والوں کی ہوئی ہے۔انھوں نے کہا کہ مدارس اسلامیہ اور دینی تحریکوں کو دڑ کر دراصل مسلمانوں کا رشتہ اسلامی تعلیمات اور جہاد سے توڑنے کی خطرناک سازش کا حصہ ہے، جس کا مقابلہ بصیرت واستقامت اور جرأت سے کیا جاسکتا

ہے۔ مقررین نے کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ قادیانی پاکستان میں وہ حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔

کانفرنس میں متعدد قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ امتناع قادیانیت ایکٹ پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ ایک قرارداد میں چناب نگر کی پولیس چوکی کی بحالی کا زبردست خیر مقدم کیا گیا اور اس امر کا اعلان کیا گیا کہ مجلس احرار اسلام اپنی تاریخی روایات کے مطابق اپنا کردار ادا کرتی رہے گی اور نامساعد حالات کے باوجود ختم نبوت اور اسلامی دفعات کا پورا دفاع کیا جائے گا۔ ایک اور قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور تمام قادیانی اخبارات اور رسائل و جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ اور قادیانی پریس ضبط کیے جائیں۔ ختم نبوت کانفرنس میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ رسول پور تارڑ (پنڈی بھٹیاں) میں گرفتار کیے گئے ''را'' کے ایجنٹ مبشر احمد کی گرفتاری اور اے ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود کے سامنے جرم کے اقرار کے بعد یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے لیے اپنے مذہبی عقیدے کی روشنی میں کام کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی مبشر احمد سے ہونے والی تفتیش سے قوم کو آگاہ کیا جائے اور آزادانہ ماحول میں کیس کا ٹرائل کیا جائے۔

چناب نگر میں پولیس چوکی و مسلم مسجد کی واگزاری ختم نبوت کا اعجاز ہے

سید عطاء المہیمن بخاری کا اجلاس سے خطاب

چناب نگر (۸/ستمبر) چناب نگر میں پولیس چوکی کی سابقہ جگہ پر بحالی اور مسلم مسجد کی واگزاری ختم نبوت کا اعجاز ہے۔ قادیانیوں اور قادیانی نواز افسروں کو منہ کی کھانا پڑی ہے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت ہر حال میں جاری رہے گی۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت جامع مسجد احرار چناب نگر میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں کیا گیا۔ جس میں مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد، مولانا محمد مغیرہ، اور دیگر مرکزی و مقامی رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ دو ماہ کی تحریک کے دوران کئی نشیب و فراز آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو تاریخی کامیابی سے نوازا اور آئندہ بھی عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں امت خوشخبریاں سنتی رہے گی۔

احرار رہنماؤں نے کہا کہ چناب نگر (ربوہ) کی زمین قادیانیوں کو ایک سازش کے تحت کوڑیوں کے بھاؤ الاٹ کی گئی تھی اور قادیانی جماعت نے اس جگہ کو ملک و ملت سے غداری، اسلام سے دشمنی اور دہشت گردی کے اڈے کے طور پر استعمال کیا۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ قادیانی' پاکستانی ہونے کے ناتے حقوق کے دعویدار تو ہیں لیکن آئین اور پارلیمنٹ کے اپنے بارے میں فیصلوں کو ماننے سے انکاری ہیں۔ قادیانیوں کا یہ طرزِ عمل آئین ریاست سے صریحاً بغاوت کے مترادف ہے

۔انہوں نے کہا کہ جب تک قادیانیوں کو ان کی متعینہ اسلامی اور آئینی حیثیت کا پابند نہیں بنایا جاتا' اس وقت تک تناؤ کی موجودہ کیفیت کم نہیں ہوسکتی۔

دفاع صحابہ اور دفاع ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے

کراچی (۸ر ستمبر) ختم نبوت کا عقیدہ مرکز ایمان اور بنیاد ہے۔حضور ﷺ کا عمل ہی امتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم نمونہ ہے۔مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو حضور اکرم ﷺ نے مرتد کی سزا کو نافذ کرنے کے لیے منکرین ختم نبوت سے قتال کا حکم صادر فرمایا۔ان خیالات کا اظہار مفتی فضل اللہ الحمادی نے یوم معاویہؓ اور یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے جامع مسجد فاروقیہ ناظم آباد میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ وحشی بن حربؓ اور سیدنا معاویہؓ صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر منکر ختم نبوت، مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد میں شریک ہوئے اور بارہ سو حفاظ کرام اس جہاد میں شہید ہوئے اور مسیلمہ کذاب وحشی بن حرب کے ہاتھوں مارا گیا۔انہوں نے کہا کہ دفاع صحابہ اور دفاع ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام کراچی کے ناظم نشر واشاعت ابومحمد عثمان احرار نے کہا کہ قادیانی چوہے امریکی اور برطانوی کمین گاہوں میں بیٹھ کر جہادی سرگرمیوں کو ختم کرنے میں مصروف ہیں ۔انہوں نے کہا کہ حضرت معاویہؓ کے یوم وفات پر خوشیاں منانے والے دراصل یہودی اور ابلیسی ذہنیت کی عکاسی ہے مجلس احرار اسلام میں شامل ہوکر دفاع صحابہ اور تحفظ ختم نبوت کے جہاد میں ہمارے معاون بنیں۔

عقیدہ ختم نبوت سے انکار اسلام سے بغاوت اور غداری کے مترادف ہے: مجلس احرار اسلام کراچی

کراچی (۸ر ستمبر) مسلمانوں کا روپ دھار کر قادیانی یہود ونصاریٰ کے مفادات کے لیے سرگرم عمل ہیں۔مسیلمہ کذاب کے خلاف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا تھا۔ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ پاکستان کی سلامتی کے لیے ضروری ہے۔تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام کے پریس ریلیز کے مطابق عشرہ ختم نبوت کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مفتی عتیق الرحمٰن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت سے انکار اسلام سے بغاوت اور غداری کے مترادف ہے۔ برطانوی سامراج کے اقتدار کے تحفظ کی خاطر ملعون مرزا قادیانی کا انتخاب اس کے آباؤ اجداد کی مسلمانوں سے غداری' انگریزوں اور سکھوں سے وفاداری کے سبب کیا تھا۔انگریزی نبوت کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کو جہاد سے روکنا تھا۔انہوں نے کہا کہ مسیلمہ کذاب کا حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ دراصل یہودیوں کے مسلمانوں اور اسلام سے نفرت کا نتیجہ تھا۔وہ اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے درپے تھے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین ختم نبوت اور منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا اور ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ کر کے اسلام کو تحفظ اور تقویت بہم پہنچائی۔مولانا احتشام الحق احرار اور مولانا عبدالغفور مظفر گڑھی نے بھی جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا۔

حکومت مساجد اور مدارس کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی: قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری

جلال پور پیروالا (رپوٹ: عبدالرحمٰن جامی نقشبندی ۔۱۴ر ستمبر) جامعہ فاروقیہ صوت القرآن اسامہ کالونی جلال پور پیروالا میں تقریب ختم قرآن مجید سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ حکومت مدارس اور مساجد کو ختم کرنے کے درپے ہے ۔ وہ ان مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتی کیونکہ ان کی نسبت مسجد نبوی سے ہے ۔قرآن کریم سے وابستگی ہماری فلاح کا ذریعہ ہے ۔قرآن کریم کی برکت سے قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے ۔شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے ۱۸ سال تک گنبدِ خضراء کے سائے میں بیٹھ کر قرآن وحدیث کی تعلیم دی ۔اس تعلیم کی برکت سے آپ کو رحمتِ دوعالم ﷺ کا دیدار نصیب ہوتا تھا ۔انہوں نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے چودہ سوسال قبل انسانیت کو جینے کا شعور دیا ۔ نبی کریم ﷺ پوری دنیا کے لیے باعث رحمت ہیں وہ دنیا میں نفرتیں ختم کرنے کے لیے مبعوث ہوئے ۔ دینی مدارس کے طلباء خوش قسمت ہیں کہ وارث علوم نبوی ﷺ ہیں ۔مسلمان قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں تو ان پر آنے والی مصیبتیں ختم ہوسکتی ہیں ۔ دینی ادارے اسلام کے مضبوط قلعے ہیں اور اس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اسلام کے سپاہی ہیں ۔مسلمان اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کریں تو خوشحالی کی زندگی بسر کرسکتے ہیں ۔خلیفہ برحق امام الصحابہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی زکوٰۃ میں اونٹ کی رسی نہ دے تو تب بھی میں جہاد کروں گا ۔انہوں نے واضح کہا کہ انسان جب تک اہل اللہ کے ساتھ رہے تو وہ گمراہی سے بچتا رہتا ہے ۔ جب وہ دین سے دور ہوجائے تو گمراہی میں چلا جاتا ہے ۔لوگ زیادہ سے زیادہ اللہ والوں کے ساتھ تعلق رکھیں ۔نقیب محفل کے فرائض قاری عبدالرحیم فاروقی (مدیر مدرسہ جامعہ صوت القرآن) نے ادا کیے ۔

☆......☆......☆

جلال پور پیروالا (۱۴ر ستمبر) دارالعلوم موسویہ نقشبندیہ جلال پور پیروالا کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قائد احرار حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ کفار نے مرزا قادیانی کی نبوت اور دہشت گردی کا ڈرامہ جہاد کو ختم کرنے کے لیے رچایا ۔ نبی آخرالزماں ﷺ کی ختم نبوت اور آپ ﷺ کا ہر قول وفعل ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ناقابل تغیر قانون زندگی ہے ۔ گستاخ رسول کی سزا موت کے سوا اور کوئی نہیں ۔حکمران تحفظ ناموس رسالت اور حدود اللہ میں تبدیلی کا امریکی ایجنڈا ترک کردیں ۔انہوں نے فرمایا کہ جہاد ہی سے کفریہ طاقتوں کو ختم کیا جاسکتا ہے ۔کمال اتاترک یہودیوں کا ایجنٹ تھا ۔انہوں نے کہا کہ آج جو لوگ افغانستان ،عراق ،کشمیر ،فلسطین میں مسلمانوں پر ظلم کررہے ہیں، وہ اپنے انجام کو پہنچیں گے ۔اللہ تعالیٰ نے سوویت یونین کو مٹایا تو امریکہ بھی مٹ کررہے گا ۔ان حالات میں مسلمان جذبات کی بجائے نظم وضبط سے کام لیں اور دینی اداروں ،مجالس ذکر ،مساجد اور دینی تنظیموں کو مضبوط کریں ۔جب تک دینی ادارے مستحکم ہیں ۔کفریہ طاقتیں کچھ نہیں بگاڑسکتیں ۔

اجتماع سے مولانا عبدالخالق علی پوری ،مفتی محمد عثمان یحییٰ ،مولانا محمد عمر زکریا نقشبندی اور مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی

نے بھی خطاب کیا۔

مرزا قادیانی کو ایک شریف آدمی بھی ثابت نہیں کیا جاسکتا

قادیانی اپنی تعداد کے بارے میں مبالغہ اور جھوٹ سے کام لے رہے ہیں

شیخ راحیل احمد (سابق قادیانی لیڈر، جرمنی) کا دفتر احرار لاہور میں استقبالیہ سے خطاب

لاہور (۲۱؍ستمبر) قادیانی جماعت جرمنی کے سابق سرکردہ لیڈر شیخ راحیل احمد ایک ماہ کے دورے پر ۲۱؍ستمبر کی صبح لاہور پہنچے۔ علامہ اقبال انٹرنیشنل ائر پورٹ پر مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں سید محمد کفیل بخاری، عبد اللطیف خالد چیمہ اور متین خالد کی قیادت میں کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ اُسی روز مجلس احرار اسلام کے مرکزی دفتر لاہور میں اپنے اعزاز میں منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شیخ راحیل احمد نے کہا کہ امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ سیرت رسول اکرم ﷺ اور اسوہ صحابہ کرام پر عمل کرتے ہوئے فتنہ قادیانیت کا شعوری مقابلہ کرے قادیانی گروہ اپنی بڑھتی ہوئی تعداد کے بارے میں مبالغہ آمیزی اور جھوٹ سے کام لے رہی ہے اور یہی مرزا غلام قادیانی کے ماننے والوں کو وطیرہ ہے ،انہوں نے کہا کہ علماء اور دینی جماعتوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کے دجل وتلبیس سے امت کو بچانے کے لیے جدوجہد کر کے مسلمانوں کے چودہ سو سالہ متفقہ عقائد کا دفاع کیا ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اشتعال انگیزی اور قانون شکنی سے بچتے ہوئے اس فتنہ کو اس کی متعینہ حدود میں رہنے پر مجبور کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اسلام کے اسلوب میں قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیں اور دعوت کا حق ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ فتنہ ارتداد کے تدارک کے لیے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مرزا قادیانی کا ہرگز موازنہ نہ کیا جائے کیونکہ نبی تو بہت بڑی بات ہے مرزا قادیانی کو تو ایک شریف آدمی بھی ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں سید محمد کفیل بخاری، عبد اللطیف خالد چیمہ، مولانا الیاس چنیوٹی اور صاحبزادہ رشید احمد نے شیخ راحیل احمد کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ قادیانی غور وفکر کریں اور شیخ راحیل احمد کی طرح اسلام قبول کر کے جہنم کا ایندھن بننے سے بچیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت روبہ زوال ہے اور شیخ راحیل احمد جیسے ممتاز رہنما کا اسلام قبول کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ قادیانیوں کا پول کھلتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اندرون ملک اور بیرون ممالک قادیانیت کی حقیقت آشکار ہو رہی ہے اور قادیانی قیادت طفل تسلیوں کے ذریعے اپنی جماعت کے اندر ہونے والی بغاوت کو زیادہ دیر تک نہیں دبا سکتی۔ علاوہ ازیں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی جانب سے بھی شیخ راحیل احمد کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا جس میں سید محمد کفیل بخاری، متحدہ مجلس عمل کے رہنماء مولانا امجد خان، قاری محمد رفیق اور سید سلمان گیلانی نے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ اس ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ تمام طبقات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں۔ شیخ راحیل احمد نے کہا کہ قادیانی گروہ کو انگریز نے امت میں انتشار وافتراق اور جذبہ جہاد ختم

کرنے کے لیے پیدا کیا تھا اور آج یہ گروہ عالمی کفریہ طاقتوں کے ایجنڈے کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل ہے۔انہوں نے کہا کہ امن و عافیت کے گہوارے کا مرکز صرف اور صرف اسلام ہے۔دریں اثنا مجلس احرار اسلام کے مرکزی شعبہ اطلاعات کے مطابق شیخ راحیل احمد ۲۴ رستمبر کو مسجد محمدیہ ریلوے سٹیشن چناب نگر، یکم اکتوبر کو جامع مسجد احرار چناب نگر، ۲، ۳ راکتوبر کو دفتر احرار لاہور، ۵ راکتوبر کو دار بنی ہاشم ملتان، ۶ راکتوبر کو جامعہ رشیدیہ ساہیوال اور ۷ راکتوبر کو دارالعلوم ختم نبوت اور مرکزی مسجد عثمانیہ چیچہ وطنی میں اجتماعات، استقبالیہ تقریبات اور میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کریں گے۔ ۸ راکتوبر کو وہ میانوالی روانہ ہو جائیں گے۔ بعدازاں کراچی کا دورہ کریں گے۔ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے اس دورے کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد اور مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری سے ملاقات اور تبادلہ خیال کریں گے۔

اللہ تعالیٰ دینی مدارس کی خود حفاظت فرمائیں گے: سید عطاء المہیمن بخاری

وہوا (۲۲ رستمبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے مدرسہ محمودیہ محلّہ اندرکوٹ وہوا (تونسہ) کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت دنیا میں دو نظام چل رہے ہیں: الٰہی نظام اور انسانی نظام۔الٰہی نظام وحی کے تابع ہے اور انسانی نظام عقل کے تابع ہے۔مخلوق میں کامیاب وہی ہے جو عقل کو وحی کے تابع کر کے زندگی گزارتا ہے اور جو وحی کو عقل کے تابع کرتا ہے' ناکام ہے۔ دینی مدارس نظام الٰہی کی ترویج و اشاعت کے مراکز ہیں۔ان کی حفاظت بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود فرمائیں گے۔حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے حفظ قرآن کریم کی تکمیل کرنے والے طلبہ کی دستار بندی کی اور انہیں قرآن وسنت کے مطابق عملی زندگی گزارنے کی نصیحت کی۔اجتماع سے مولانا غلام مصطفیٰ علی پوری، حافظ ضیاء اللہ دانش، مولانا عبدالمجید قیصرانی اور حافظ سمیع اللہ نے بھی خطاب کیا۔

عبداللطیف خالد چیمہ کی برطانیہ روانگی

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم نشریات عبداللطیف خالد چیمہ ان شاء اللہ تعالیٰ اکتوبر کے وسط میں برطانیہ جائیں گے۔ جہاں وہ دیگر امور کے علاوہ تحریک ختم نبوت کے کام کا جائزہ، سرکردہ علماء کرام اور دینی رہنماؤں سے ملاقاتیں اور ''اسلام اور مغرب کی کشمکش'' کے حوالے سے منعقدہ نشستوں میں بھی شرکت کریں گے۔وہ نومبر کے پہلے عشرے میں واپس آئیں گے۔ برطانیہ میں اُن سے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

لندن: **0208-5500104**

گلاسگو: **0141-9443018**

دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کے سابق طلباء متوجہ ہوں

دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد چیچہ وطنی سے گزشتہ سالوں میں حفظ قرآن کریم مکمل کرنے والے حفاظ کرام کا ایک اہم اجلاس ان شاء اللہ 7 / اکتوبر 2004ء بروز جمعرات منعقد کیا جارہا ہے۔ تمام سابق طلباء کو بذریعہ ڈاک دعوت نامہ ارسال کردیا گیا ہے۔ جن ساتھیوں کو دعوت نامہ موصول نہ ہوا ہو وہ اس اعلان کو ہی دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے لازماً تشریف لائیں اور فی الفور رابطہ کر کے اپنی آمد سے مطلع فرمائیں۔ شکریہ!

پروگرام ان شاء اللہ

مہمان خصوصی **جناب شیخ راحیل احمد** (سابق قادیانی لیڈر جرمنی)

7 اکتوبر 2004ء بروز جمعرات // دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد بلاک 12 چیچہ وطنی

پہلی نشست بعد نماز فجر	دوسری نشست بعد نماز ظہر	تیسری نشست بعد نماز عشاء
• درس قرآن کریم: بعد از نماز فجر جناب حافظ عابد مسعود ڈوگر • ناشتہ: 8 بجے صبح • تعارف، مشاورت، تجاویز 10 تا 12 بجے • وقفہ کھانا و نماز ظہر 12 بجے دوپہر تا 3 بجے	• بیان وخطاب حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) • گفتگو عصر حاضر میں ہماری ذمہ داریاں عبداللطیف خالد چیمہ (ناظم نشریات مجلس احرار اسلام پاکستان)	سالانہ تقریب ختم قرآن و تقسیم اسناد مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی نوٹ تمام طلباء کرام 6/ اکتوبر کی شام تک لازماً تشریف لے آئیں

انچارج پروگرام: حکیم محمد قاسم فون: 0445-484853

الداعی (قاری) محمد قاسم صدر مدرس دارالعلوم ختم نبوت جامع مسجد چیچہ وطنی ✆ 0445 482253

ساغر اقبالی

آخری صفحہ

☆''یوسفی صاحب راوی ہیں کہ انہیں کسی نے ایک بڑا خوبصورت، قیمتی اور اعلیٰ نسل کا کتا بطور تحفہ دیا۔ جبکہ انہیں کتوں سے کوئی رغبت نہیں تھی۔ ایک دن ان صاحب کی موجودگی میں وہ کتا یوسفی صاحب کی گود میں چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا تو انہوں نے اپنے کپڑے بچانے اور ان صاحب کی خوشنودی کے لیے اسے جوتے سے سہلانے کی کوشش کی۔ وہ صاحب تڑپ کر اٹھے اور کتے کو گود میں لے کر ایک طرف جاتے ہوئے بولے: ''معاف کیجئے گا آپ اس کتے کے قابل نہیں ہیں۔''

☆''حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار پر دیکھا، یہاں بھی ہمارے یہاں مزاروں کی طرح لوگ صاحب قبر سے براہ راست مدد طلب کر رہے تھے۔ اس طرح کے منظر دیکھ کر کبھی کبھی مجھے عربوں کی انتہا پسندی اچھی لگنے لگتی ہے کہ وہ خدا کے علاوہ کسی بھی اور سے کچھ مانگنے کی اجازت نہیں دیتے۔

نہ اِس خدا سے مانگ، نہ اُس خدا سے مانگ
شورش جو مانگنا ہے، اپنے خدا سے مانگ

خدا اور رسول اللہ ﷺ دونوں نے غیر اللہ سے مانگنے اور قبر پرستی سے منع کیا ہے لیکن یہ شاید تمام زوال پذیر قوموں کا خاصہ ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کرنے کے بجائے کسی غیبی مدد کی منتظر رہتی ہیں۔ ہمارے لوگوں کی اکثریت بھی زندہ اور مردہ پیروں کی نخچیر ہے۔ ہماری سیاست اور مذہب پر ان متوّلیوں اور سجادہ نشینوں کا قبضہ ہے۔ جن کے اعمال کا ان بزرگوں کی پاک روحوں سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ جن کی قبریں ان کی کمائی اور استحصال کا مرکز بنی ہوئی ہیں...... تاریخ کی کتابوں میں پڑھا تھا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ سے سجدہ تعظیم کروانے کے لیے شہنشاہ جہانگیر نے بہت کوشش کی تھی مگر اس مرد درویش نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور غیر اللہ کے سامنے نہ جھک کر، ایمان اور شرک کا فرق واضح کر دیا تھا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے لوگوں نے ان سے یہ راستہ سیکھنے کے بجائے الٹا ان کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیا ہے اور ان سے وہ سب کچھ مانگتے ہیں جس کا اختیار صرف اور صرف خالقِ کائنات کے پاس ہے۔''

(''سات دن''۔ امجد اسلام امجد)

lassic Line

جنت میں
گھر بنائیے!

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام
چیچہ وطنی کے زیر انتظام

مرکزی مسجد عثمانیہ

ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی کی تعمیر مسلسل جاری ہے۔ تقریباً دو کنال رقبے پر مشتمل مسجد اور ملحقات کا فرش اور چھتیں مکمل ہو چکی ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ ماہ ایلومینیم کے دروازوں کا کام شروع ہونا ہے جس کا تخمینہ تقریباً پانچ لاکھ روپے سے زائد ہے۔ اب تک پچاس لاکھ سے زائد خرچ ہو چکا ہے جبکہ تکمیل تک تقریباً پندرہ لاکھ روپے مزید درکار ہیں۔ تعمیر کا کام جاری رکھنے اور خصوصاً دروازوں کے لیے فوری توجہ اور تعاون کی ضرورت ہے۔

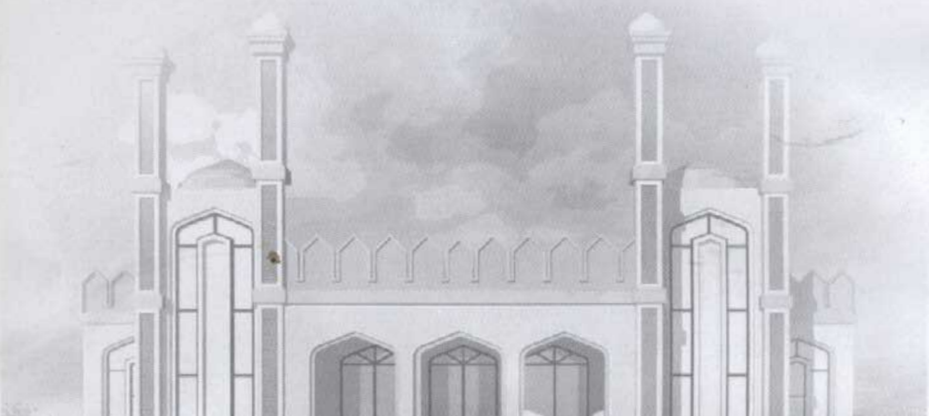

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 2324-9 نیشنل بینک جامع مسجد بازار چیچہ وطنی
اکاؤنٹ بنام: مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی

منجانب انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) ای بلاک لوانکم ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی
©0445 482253

ادارہ گرافکس

Monthly" Naqeeb-e-Khatm-e-Nabuwwat"Multan, Regd. M#32
ISSN:1811-5411

بیاد مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ معمورہ ملتان

بانی: سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ — قائم شدہ: 28 نومبر 1961ء

کی توسیع کے لیے مدرسہ سے ملحق مکان 26 لاکھ روپے میں خرید کر تعلیم شروع کر دی گئی ہے۔ مدرسہ 7 لاکھ روپے کا مقروض ہے۔ ادائیگی قرض کے سلسلے میں اہل خیر احباب و متعلقین فوری توجہ فرمائیں اور اس کارِ خیر کی تکمیل میں بھرپور تعاون فرمائیں۔

بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری (مدرسہ معمورہ)
کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان

✪ الحمدللہ درجہ حفظ و ناظرہ تعلیم قرآن کریم، درجہ کتب درس نظامی اور شعبہ پرائمری میں اس وقت 150 طلباء زیر تعلیم ہیں ✪ 7 اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں ✪ 50 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں ✪ طالبات کے لیے جامعہ بستانِ عائشہ قائم ہے۔ جس میں حفظ قرآن کریم اور دورۂ حدیث تک تعلیم دی جاتی ہے ✪ مدرسہ معمورہ، مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تعلیم "وفاق المدارس الاحرار" سے ملحق ہے ✪ ملک کے مختلف شہروں میں 36 دینی مدارس' وفاق المدارس الاحرار کے زیر انتظام چل رہے ہیں ✪ 15 مدارس کے اخراجات وفاق المدارس کے ذمہ ہیں ✪ مدرسہ معمورہ اور جامعہ بستانِ عائشہ کا "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" سے بھی الحاق ہے اور اسی کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جا رہی ہے۔

الداعی الی الخیر
سید عطاء المہیمن بخاری (ابن امیر شریعت) مہتمم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
فون: 061-511961

To, Syed Muhammad Kafeel Bukhari (MADRASAH MAMURAH
Dar-e-Bani Hashim,Mehrban Colony, Multan.Pakistan. Tel:061-511961
Current Account#3017-2.U.B.L.Kutchery Road Multan.